Presented by: https://jafrilibrari.com

امام زمانہ

کے متعلق اہم شبہات کے جوابات

مولف : فدا حسین حلیمی

سنہ : 1434

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

جیساکہ کہا جاتا ہے(فإنّ السؤال مفتاح لأبواب الکمالات و شفاء لأسقام الجھالات [1] سوال ترقی کی کنجی اور جہالت کی بیماریوں کے لیے شفا ہے چونکہ انسان فطری طور پر ایک ایسا موجود ہے کہ جسکی سرشت میں جستجو اور پوچھ گچھ رکھی گئ ہے اور اسی راہ سے ہی جھل و نادانی کے پردے انسان کے آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جاتے ہیں اور علم و معرفت کے دروازے کھل جاتے ہیں؛اور کمال کی منازل طے کر جاتے ہیں۔ دنیا میں بہت سارے علوم اور اہم نظریات ایک چھوٹے سوال سے شروع ہوے ہیں اور آہستہ آہستہ یہی ایک چھوٹا سا سوال رشد کرتا ہوا ایک مکمل علم اور نظریہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

اور چونکہ مھدویت اور مصلح اعظم؛ منجی عالم بشریت جو کہ آخری زمانہ میں ظاہر ہو کر ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا میں عدل وانصاف قائم کرئے گا اور ہر قسم کے ظلم وستم اور بربریت کا خاتمہ کرئے گا یہ ایک ایسا عالمی طرز فکر اور نظریہ ہے جس پر دنیا کے الھی ادیان والے اربوں افراد بھرپور عقیدہ رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر غیر دینی اور فلسفی مکاتب فکر بھی اس نظریہ کا قائل ہیں علاوہ براین یہ ایک ایسا نظریہ ہے جسکا انسان کے حال اور مستقبل کے ساتھ مکمل مرتبط ہے' اسیلے علماء اسلام نے حضرت حجت کی ولات سے پہلے ہی اس موضوع پر اہل بیت اطہار کی فرمائشات پر مشتمل جامع تالیفات تحریر کی ہیں یوں تو تاریخ اسلام میں آپکی شخصیت کے اُپر سب سے زیادہ مضامین' تالیفات 'اور تحقیقات لکھے گئیں ہیں کہ جنکی تعداد کئی ہزار تک پہونچتی ہے۔

----

(1):-شرح الکافی-الاصول والروضۃ(للمولی صالح المازندرانی)/ج2/ص:6

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اسکے باوجود اگرچہ خاندان نبوّت کاہر فرد مظلوم ہیں کسی کو زہرا جفا سے تو کسی کو نوک نیرہ سے شہید کردیا گیا لیکن امام زمانہ ان سب سے زیادہ مظلوم اور غیریب ہیں چونکہ آپ زندہ ہیں اور لوگوں کے درمیان زندگی کرتے ہیں لیکن لوگ آپ کو پہچانتے نہیں' ساری دنیا آپ کی برکت سے آباد ہے لیکن انکے ساتھ غیروں جیسا سلوک رکھتا ہے' جن وانس انکی طفیل سے رزق کھاتے ہیں لیکن انکے مقام ومنزلت کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

اس حالت ایک مؤمن کے لیے اس طرح نالہ وفغان کرنا چاہے: یا بن فاطمہ الکبری بابی انت وامّی لک الوقاء والحمی :اے فاطمہ کبری کافرزند مھدی آپ پر قربان ہو میرے ماں باپ اور میری جان آپکے لیے فدا ہے: عزیز علیّ ان ابکیک ویخذلک الوری: مجھ پر گراں ہے کہ میں آپ کیلیے روؤں اور لوگ آپکو چھوڑے رہیں۔ عزیز علیّ ان یجریَ علیک دونھم ماجری فھل من معین فاطیل معہ العویل والبکاء ھل من جزوعٍ فاساعد جزعہ اذاخلا گراں ہے مجھ پر کہ لوگوں کی طرف سے آپ پر گزرے جو گزرے کیا کوئی یا تھی ہے جسکے ساتھ مل کرآپ کے لیے گریہ وزاری کروں کیا کوئی بے تاب ہے کہ تنھائی میں اسکے ہمراہ نالہ وفریاد کروں۔

خلاصہ یہ کہ ایک طرف امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف حتی کہ اپنے چاہنے والے دوستوں کے محفلوں میں بھی بے کس و تنہا ہیں؛ دن رات گزر جاتی ہے لیکن یک لمحے کے لیے انکو یاد کرنے کی زحمت نہیں کرتا' زندگی ختم ہوتی ہے لیکن انکی معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا جبکہ وہ دن رات ہمارے ساتھ ہیں اور ہمیں ایک لحظے کے لیے بھی فراموش نہیں کرتے اور ہمیں ہر کٹھن مراحل میں اکیلا نہیں چھوڑتے: انا غیر مھملین لمراعاتکم ولا ناسین لذکرکم[1]: ہم نے تمھارے بارے کبھی کوتاہی نہیں کی اور نہ ہی تمھیں ایک لحظے کے لیے اکیلا چھوڑے

----

(1):-بحارالانوار (ط-بیروت)/ج53/175 ص:150

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

تو دوسری جانب استعماری طاقتیں اور دشمن انسانیت اپنی نام ونہاد اور انسانی اقدار سے متصادم تہذیب وثقافت کو بچانے اور لوگوں کی ذہنوں کو نظریہ مھدویت اور حضرت امام زمانہ ارواحنا لہ الفداء کی ارمانی عدل جھانی حکومت سے دور رکھنے کے خام خیال کے تحت شب وروز بڑے پیمانے پر شبہ افگنی میں مصروف ہیں۔

تو اس گریہ کنان حالت کو سامنے رکھتے ہوے اس چھٹی سی کتابچے میں حتی الامکان مستدل انداز میں حضرت مھدی کے متعلق اہم ترین شبہات اور سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی گئ ہے امید ہے مولی کے صدقے میں یہ ناچیز کاوش نسل جدید کے لیے مفید ثابت ہو جاے اور پروردگار عالم اس بندہ عاصی کو عفو در گزر فرماے۔

آمین !

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

مہدویت اور امام مہدی

سوال نمبر 1 : مہدویت کیا ہے اور کہاں سے شروع ہوئی ہے؟

جواب : مہدویت سے مراد مصلح اعظم ؛ منجی عالم بشریت ؛ سلالہ پاک ختم نبوّت (ص)؛ فرزند صدیقہ کبری ؛ قائم آل محمدؑ حضرت مھدی موعود کا آخری زمانہ میں حتمی طور پر ظہور کرنے اور تمام بشریت کو ظلم وجور سے نجات دلا کر پورے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینے پر عقیدہ رکھنا اور انکے ظھور کی انتظار میں زندگی بسر کرنا ہے۔اور یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جسکے تمام اسلامی فکری اور فقہی مذاہب پابند ہیں اور قرآنی آیات اور متواتر آحادیث کی روشنی میں مہدویت پر عقیدہ رکھنے کو ضروریات اسلام میں سے سمجھا جاتا ہے اور اس عقیدے کے انکار کرنے والے کو منکر اسلام اور کافر جانا جاتا ہے۔

اسی طرح مھدویت پر عقیدہ اسلام اور آسمانی ادیان کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ جس طرح بعض مشہور غربی مفکرین اور فلاسفر جیسے برٹرینڈ راسل ؛ اینشٹائن ؛ برنادڑ شو ؛ ولیام لوکاریسون؛ کانت اور دیگر افراد کے کہنے کی مطابق حتی کہ غیر دینی اور مادی مکاتب فکر بھی آخری زمانہ میں ایک مصلح اعظم قیام کرکے عالم بشریت کو نجات دلانے اور زمین پر عدل وانصاف پھیلا کر تمام انسانوں کے لیے ایک سعادت مند زندگی کا زمینہ فراہم کرنے پر عقیدہ رکھتے ہیں [1]

لیکن دین مبین اسلام نے اس آفاقی اور فطری نظرے کی تائید کرنے کے ساتھ ساتھ اسکی اہمیت؛ ضرورت اور حتمی طور پر تحقق پانے پر زور دیا ہے اور اس عقیدے کی تفصیلات اور جزئیات تک بتا دی ہے۔لہٰذا یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس عقیدے کا اصل منشاء انسانی فطرت ہے چنانچہ تمام امتوں نے اس عقیدے کو اپنے زندگی میں تجربہ کیا ہے۔

----

(1) :- اسد اللہ ہاشمی : ظہور مہدی از نگاہ اسلام ومذاہب وملل جھان : ص 413-415؛ چھاپ اول؛ ناشر؛ مسجد جمکران؛1380ھ ش۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 2: عقیدہ مھدویت اور امام مہدی کے درمیان کیا رابطہ ہے؟

جواب: پہلے بھی اشارہ ہوا کہ کوئی بھی اسلامی مذاہب امام مہدی کے وجود کی ضرورت کوانکار نہیں کرتا لیکن مکتب آھلبیتؑ کے ماننے والے اور دوسرے اسلامی فرقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اہل سنت برادران کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک مھدی نامی شخص نسل پیغمبر اکرم (ص) اور فاطمہ زہراؑ کی اولاد میں پیدا ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی لیکن وہ شخص کون ہوگا اب تک نہیں معلوم۔ جسے عام اصطلاح میں مہدویت نوعی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

لیکن مکتب اہل بیتؑ کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی ایک معین شخص کا نام ہے جو پیدا ہو چکے ہیں اور پیغمبر اکرم (ص) کے ارشاد کے مطابق وہ شخص فرزند حضرت حسن العسکری ابن ھادی النقی ابن تقی الجوادؑ ابن علی الرضاؑ ابن موسی الکاظمؑ ابن جعفر الصادقؑ ابن محمد الباقرؑ ابن علیؑ ابن حسینؑ ابن علی ابن ابی طالب فرزند فاطمہ زہراؑ بنت محمد (ص) بن عبداللہ ہے اور اب تک پردہ غیبت میں زندہ ہیں۔ جسے عام اصطلاح میں مہدویت شخصی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

لہٰذا آخری زمانہ میں امام مہدی منتظر قائم آل محمدؐ کے ظہور کا حتمی اور ناقابل تغیر ہونا تمام مسلمانوں کا مشترکہ عقیدہ اور ضروریات اسلام میں شمار ہوتا ہے لیکن شیعوں اور دیگر مذاہب کے درمیان اختلاف صرف مصداق کے معین ہونے میں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 3: کیا اہل سنت علماء امام مہدی کے متعلق احادیث کے صحیح اور متواتر ہونے کا قائل ہیں؟

جواب: جی ہاں ہر دور میں بڑے بڑے علماء؛ محدثین اور حفاظ نے امام مہدی کے متعلق احادیث کی صحیح اور متواتر ہونے کا اعتراف کیا ہے ہم چند اہم شخصیات کو انکے بیانات کے ہمراہ یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔

1: امام الحافظ ابوالحسن الآبری السنجری متوفی 363 ہجری اپنی کتاب مناقب شافعی میں لکھتے ہیں: قد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة رواتها عن المصطفی(ص) بخروجه وانه من اهل بیته وانه یملا الارض عدلاً[1] امام مهدیؑ سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرت عام کے درجہ پر پہنچ گئی ہیں کہ وہ اہل بیت رسول (ص) سے ہونگے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے[2]

2: ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب فتح الباریمیں لکھتے ہیں: روایتی درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں کہ امام مہدیاسامت سے ہیں اور حضرت عیسی آسمان سے اتریں گئےاور انکے پیچھے نماز پڑیں گئے[3]

3: شیخ ناصر الدین البانی اس بارے میں کہتا ہے: انّ عقیدة خروج المهدی ثابته متواترة عنه یجب الایمان بها[4]

----

(1): -ابن حجر ہیثمی: الصواعق المحرقہ: ج2؛ص480

(2): - حافظ آبری کے اس قول کو ابن قیم نے؛المنار المنیف اور سفارینی نے؛لوائح الانوار البھیہ اور مراعی بن یوسف للکرمی کی کتاب فوئد الفکر کے حوالے سے اور ابن حجر ھثمی مکی نے؛الصواعق المحرقہ ج2ص480 میں نقل کیا ہے۔

(3): - ابن حجر عسقلانی: فتح الباری؛ج7؛ص169

(4): - مجلّہ التمدن الاسلامی؛ شمارہ نمبر22؛ص643؛ چھاپ دمشق۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

4: شیخ محمد البرنجی المدنی متوفی 1103 ہجری اپنی کتاب؛الاشراط الساعۃ میں لکھتے ہیں : محقق طور پر معلوم ہے کہ مھدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں انکا ظہور اور وہ آنحضرتؐ کی نسل اور فاطمہ زہراءؑ کی اولاد میں سے ہونگے تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہے لہٰذا انکے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد ہیں ہے (1)

امام مھدی کے ظہور پر عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو حضور (ص) سے متواتر احادیث کے ذریعے سے ثابت ہے جس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

5 : محمد نواب صدیق خان قونجی ہندی اپنی کتاب ؛الازاعۃ میں لکھتے ہیں : امام مھدی کے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں (2) پھر اسی کتاب کے کسی اور صفحے میں لکھتے ہیں : اس بات میں ادنیشک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں امام مھدی ظہور کریں گے کیونکہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے (3)

6:اسی طرح مسلک دیوبند کے مستند عالم شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی نے جو کتابچہ عربی میں امام مہدی کے متعلق صحیح احادیث کی جمع آوری کی ہیں اس میں فرماتے ہیں : ان احادیث کو جمع کرنے کا ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکہ نہ کھاجائیں جنہیں علم حدیث سے لگاو نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد ومستند ہیں ؛ لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے (4)

----

(1):-محمد البرنجی المدنی؛الاشارد لاشراط الساعۃ؛ص 112۔

(2):-محمد نواب صدیق خان قونجی ہندی: الازاعۃ لماکان ویکون بین یدی الساعہ : ص 53۔

(3):-محمد نواب صدیق خان قونجی ہندی: الازاعۃ لماکان ویکون بین یدی الساعہ : ص 126۔

(4):-سیّد افتخار حسین نقوی: عصر ظہور کا اردو ترجمہ؛ ص 25۔31 ناشر؛ادارہ منہاج الصالحین؛ چھاپ اول 2002۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

7: وہابی مسلک کے اہم دینی مرکز؛رابطة العالم الاســـلامی ؛نے اہل کینیا کے رہنے والے کسی سائل کے جواب میں جو بیانیہ دیا ہے وہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں:و هوآخر الخلفاء الراشدین الاثنی عشر الّذین اخبر عنهم النبیّ (ص) فی الصحاح ؛واحادیث المهدی واردة عن الکثیر من الصحابه یرفعونها الی رسول الله (ص) وقدنصّ علی انّ احادیث المهدی انها متواترة جمع من الاعلام قدیماً وحدیثاِونصّ الحفّاظ والمحدّثون علی انّ احادیث فیها الصـــحیح والحســـن ومجموعها متواتر مقطوع بتواتره وصحته ؛وانّ الاعتقاد بخروج المهدی واجب وانه من عقائد اهل الســنه والجماعه ولا ینکرها الاّ جا هل بالســنه ؛ والمبدع فی العقیدة [1] امام مھدی ان 12 خلفاے راشدین میں سے آخری ہیں جنکے بارے میں نبی اکرم (ص) نے خبر دی ہے جس طرح کتب صحاح میں آیا ہے؛اور امام مھدی سے متعلق احادیث کو 20 سے اوپر اکابر صحابہ اور دیگر اصحاب رسول نے رسول اللہ (ص) سے نقل کیا ہے۔اسی طرح سلف اور خلف کے بعض بڑے بڑے بزرگوں نے اپنے تالیفات میں ان احادیث کے متواتر ہونے کا اقرار کیا ہے۔۔۔

اسی طرح علم حدیث کے ماہرین؛حفاظ؛ محدثین امام مھدی سے متعلق احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں اگرچہ بعض احادیث ضعیف اور بعض دیگر حسن ہیں لیکن مجموعی طور پر درجہ تواتر تک پہنچی ہیں انکے صحیح اور متواتر ہونے میں کو شک نہیں ہے۔اور امام مھدی کا ظہور پر اعتقاد رکھنا واجب ہے اور یہ اہل سنت جماعت کی عقائدی مسائل میں شامل ہے جسکا کوئی انکار نہیں کرتا سوائے سنت رسول (ص) سے جاہل اور عقیدے میں بدعت گزار شخص کے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

پس معلوم ہوتا ہے اہل سنت کے بڑے بڑے علماء اور محدثین نہ صرف ان احادیث کے متواتر ہونے کا قائل ہیں بلکہ پوری امت اسلامیہ کے اس عقیدہ پر متفق ہونے کو کہا ہے۔

----

(1):- گنجی شافعی : البیان : چھاپ پنجم ؛ناشر؛موسسہ نشر اسلامی قم 1415ھ ق اس کتاب کے آخر میں اس فتوے کو مکمل طور پر نقل کیا گیا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 4: کیا مہدویت پر اسلام کے علاوہ دوسرے دینی اور مادی ادیان اور مکاتب فکر بھی عقیدہ رکھتے ہیں کیا دلیل ہے؟

جواب: علمی تحقیقات کے مطابق یہ بات ماننا پڑتا ہے مہدویت اور آخری زمانہ میں منجی اور مصلح اعظم کے ظہور کرنے کا انتظار اور موجودہ حالت سے عالم بشریت کو نجات دلانا اسلام اور آسمانی مکاتب فکر کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ غیر آسمانی اور مادی و فلسفی مکاتب فکر بھی اس نظریۃ پر عقیدۃ رکھتے ہیں لیکن ہم انہی ؟ن دو گروہوں میں تقسم کرتے ہیں۔

پہلا گروہ: ان مکاتب فکر کا ہے جو حقیقت میں فلسفی اور مادیّ توجہات کے حامل ہیں اور انھیں علمی اصطلاح میں غیر دینی اور مادی مکاتب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ راسل کہتا ہے: آخری زمانے میں منجی کا انتظار اور اسکا آخری زمانہ میں ظہور کرنا عالم بشریت کو نجات دینا یہ آسمانی ادیان سے مخصوص نہیں ہے بلکہ غیر دینی اور مادی مکاتب فکر بھی تمام عالم بشریت کو نجات دلانے والے اور عدل وانصاف پھلانے والے کے ظھور کے انتظار میں زندگی بسر کر رہے ہیں:

1: هندو اور مہدویت پر عقیدہ

1: هندوں کی مقدس کتاب اونیشاد:

هندومذہب کی مقدس کتاب اونیشاد میں آیا ہے: یہ ویشینو (مظہر دھم) کا مظہر عصر آہنی میں سفید گوڑے پر سوار ہو کر ننگے شمشیر ہاتھ میں لیے ظہور کریں گے اور تمام ظالموں کو ہلاك کریں گے اور خلقت پھر سے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں پلٹا دیں گے اور وہ زمانہ دنیا کا آخری زمانہ ہو گا [(1)]

----

(1):- محمد دادا شکوہ: ترجمہ اوپانیشا: ج 2 ص 637۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2: هندوں کی کتاب باسک :

اس کتاب میں آیا ہے: دنیاکے آخری زمانہ میں ایک عادل بادشاہ ظہور کرے گااور وہ تمام انسانوں؛ملائکہ اور جنّوں سب کاآقااور رہنما ہوگا حق اسکے ساتھ ہوگااور زمین؛ دریا؛ پہاڑ سب اپنے اپنے خزانوں کواُگل دے گااسے افضل اس روئے زمین پر نہ کوئی گزراہےاورنہ کوئی آے گااور وہ زمین سے آسمان سے غیبی خبر دے گا[(1)]

ان عبارات میں منجی کی جو خصوصیات۔ مثال کے طور پر۔1: آخری زمانہ میں ظہور کرنا۔2:ظالموں اور اشرار سے زمین کو پاک کرنا۔3: ظلم وجور کی بساط جمع کرکے اسکی جگہ عدل وانصاف کوفروغ دینا۔4: زمین وآسمان اپنی مخفی خزانوں کو اُگل دینا۔ 6: غیب سے خبر دینا 7: زمین کاآباد ہونا۔اسی طرح اور بعض دیگر خصوصیات بھی مثلاً۔ ناموس آخرالزمان (یعنی پیغمبر اعظم (ص)) کابیٹا ہونا۔ رہنما؛استوا (قائم) جسکے القاب میں سے ہونا۔پیشن (علی ابن ابی طالبؑ) کے اولاد میں سے ہونا[(2)]۔ وارد ہوئی ہیں یہ وہی خصوصیات اور صفات ہیں جوامام مھدیؑ کے بارے میں ہماری دینی نصوص میں آئی ہیں۔

2: زرادشت اور مہدویت پر عقیدہ

مکتب زرادشت کی دینی کتابوں میں مہدویت کے بارے میں بہت ساری گفتگو ہوئی ہے اور مختلف مقامات پر منجی عالم کے ظہور کرنے کی بشارت دی ہے یہاں تک انکے بعض کتابوں میں پیغمبر اعظم (ص) کی خاتم نبی ہونے اور انکے فرزند امام مہدی کے ہاتھوں انکے لائے ہوے دین کا پورے ادیان پر غالب آنے اور مؤمنین کے ایک گروہ کاآخری زمانہ میں رجعت کرنے کی خبر دی ہے۔

----

(1):- بشارات عھدین ص 246اور لمعات النوار فی کیفیۃالظھور: ج 1ص 19۔ 3.

(2):- کرمانی: علائم الظھور ص 17۔ 20۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جاماسب اپنی کتاب (جاماسب نامہ) میں لکھتا ہے عربی پیغمبرؑ جو کہ آخری پیغمبر ہونگے مکہ کے سنگلاخ خوشک چٹانوں کے درمیان مبعوث ہونگے سادگی کی یہ حالت ہوگی وہ شتر سوار ہونگے جس طرح اسکی قوم شتر سواری کے لیے استفادہ کرتی ہے ؛اپنے غلاموں کے ساتھ ملکر ایک دستخوان پر کھانا تناول کریں گے کبھی غلاموں کو سواری کے طور پر استفادہ نہیں کریں گے۔ پیچھے اسی طرح دیکھ سکھیں گے جس طرح آگے کو دیکھ سکھتے ہیں انکالایا ہوادین پورے ادیان کی نسبت بہترین اور کامل ترین دین ہوگا اور کتاب دوسرے تمام کتابوں کو منسوخ کرگی اسکی حکومت حکومت عجم کو نابوت کرئے گی اور دین مجوس کو ختم ؛آتشکدوں کو خاموش اور خراب کریں گے اس پیغمبر کی بیٹی خورشید عالم اور سیدہ نساء انکا نام ہوگا جسکا فرزند اس پیغمبر کا آخری جانشین مکہ میں قیام کرے گا اور پوری دنیا پر قیامت تک حکومت کرے گا۔۔۔اور وہ وقت دنیا کا آخری زمانہ ہوگا۔[1]

اسی طرح بعض مادی اور الحادی افکار کے حامل افراد نے بھی اس عقیدے کا ایک عالمی نظریہ ہونے اور اسلام کے ساتھ مختص نہ ہونے کا اعتراف کیا ہے :

جیسا کہ راسل کہتا ہے : آخری زمانے میں منجی کا انتظار اور اسکا آخری زمانہ میں ظہور کرنا عالم بشریت کو نجات دینا یہ آسمانی ادیان سے مخصوص نہیں ہے بلکہ غیر دینی اور مادی مکاتب فکر بھی تمام عالم بشریت کو نجات دلانے والے اور عدل وانصاف پھلانے والے کے ظہور کے انتظار میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

دوسرا گروہ : ان مکاتب فکر کا ہے جنہیں عام اصطلاح میں آسمانی ادیان سے تعبیر کیا جاتا ہے مثال کے طور پر :

----

(1) :- لمارت الانوار : ج 1 ؛ص 23۔۔25۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

1: عہد عتیق اور عقیدہ مہدویت

کتاب مقدس عھد عتیق (توریت) میں بہت ساری نصوص ایسے ہیں جو عقیدۂ مہدویت پر پوری طرح روشنی ڈالتی ہیں اور آخری زمانہ میں مسیحا یا منجی بشریت کی آمد اور اس کائنات کو عدل و انصاف سے بھر دینے اور بشریت کو ظلم وجور سے نجات دینے کی بشارت دی ہے[1] چناچہ تورات میں ہم مطالعہ کرتے ہیں: اشرار اور ظالمون کے وجود سے کبھی ناامید نہ ہو اس لیے کہ ظالموں کی نسل زمین سے مٹادی جائے گا، اور عدل الٰہی کا انتظار کرنے والے زمین کا وارث بنیں گے، جو افراد جن پر خدا نے لعنت کی ہے ان کے درمیان اختلاف پیدا ہوگا اور صالح افراد وہ ہونگے جو زمیں کے وارث بن چکے ہونگے، اور تاریخ کے اختتام تک زمین پر زندگی بسر کریں گے[2] اسی طرح اشعیا نے ایک آرام اور تسلی بخش مسیحا کی قوم یہود کے درمیان اس کی پیشنگوئیوں میں سے ایک کی تصور کشی کی گئ ہے وہ ایک آرزومندانہ اور عادلانہ حکومت کو پھیلادے گا اور زمانہ میں کائنات معرفت الٰہی سے پر ہو جائے گی جیسے پانی دریا کو ڈھانپ لیتا ہے"[3] اسی لیے امریکا کا مسیحی شہرت یافہ مؤلف اپنی کتاب قاموس المقدس میں یہودیوں کی مہدویت پر عقیدے کے متعلق یوں لکھتا ہے: یھودی نسل در نسل عہد قدیم تورات کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی پر مشقت طویل تاریخ میں ہر قسم کی ذلتوں؛ اذیتوں؛ رسوایوں اور شکنجوں کو صرف اس اُمید کے ساتھ تحمل کیا کہ ایک دن مسیحا منجی یہودیت۔ آینگے اور انہیں ذلت وخوارای و رنج و مصیبت کے گرداب سے نجات دلائیں گے، اور انھیں پورے کائنات کا حاکم بنایں گے[4] لیکن اس انتظار سوزان کے بعد جب جناب مسیح اس دنیامیں آئے تو انھون نے ان میں کچھ وہ صفتیں نہیں پایے جنکے مسیحامیں ہونا ضروری سمجھتے تھے چنانچہ انھوں انکی مخالفت شروع کی یہان تک انکو سولی پر چڑایا اور قتل کیا۔

----

(1):-اسداللہ ہاشمی: ظہور مہدی از نگاہ اسلام ومذاہب وملل جھان: ص 413-415؛ چھاپ اول؛ ناشر؛ مسجد جمکران؛1380ہ ش۔

(2):-کتاب مقدس: سفر مزامیر داود، نمبر ۳۷

(3):- اشعیا؛ 11: 10 صفنیاء؛ 3؛ 9۔

(4):- قاموس مقدس: مسٹر ہاکس، ص ۸۰۶

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2: عہد جدید اور عقیدہ مہدویت

انجیل یوحنا میں حضرت عیسیٰؑ مسیح کا قول نقل ہوا ہے "اور عنقریب جنگون اور اسکی افواہون کو سنیں تو کبھی ایسا نہ ہو کہ اسکی وجہ سے بے صبری کا اظہار کریں، اس لیے کہ اسکے علاوہ کو اور چارہ نہیں ہے، لیکن وہ دن وقت تاریخ کا اختتامی زمانہ نہیں ہے[(1)]

اسی طرح یوحنّا اپنے مکاشفہ بیان کرتے ہوے کہتا ہے : اچانک آسمان کے دروازے کھولے گے ایک سفید گھوڑے کو دیکھا جسکے سواری کا نام امین اور حق تھا وہ عدل کے ساتھ قضاوت اور جنگ کرے گا اور سورج کے دروازے پر ایک فرشتے کو دیکھا جو تمام مرغابیوں کو بلا رہا تھا آجاو پروردگار عالم کے اس عظیم مہمانی میں شرکت کرو تاکہ بادشاہوں؛ ظالموں اور انکے فوجی کمانڈروں کے گوشت کھایا جائے۔[(2)]

لیکن انجیل کے مفسرین ان آیات کے متعلق لکھتے ہیں : جس شخص کے بارے میں یہ خبر دی گئی ہے وہ ابھی وجود میں نہیں آیا ہے بلکہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اکثر خصوصیات اس مسیحا کے عہدین میں ذکر ہوئی ہیں وہ حضرت مسیح پر صدیق نہیں آتی بلکہ امام مہدی پر صدق آتی ہے چنانچہ اسی نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوے قاموس المقدس کا مؤلف کہتا ہے : انجیل میں منجی عالم بشریت کو فرزند انسان کے نام سے ۸۰ جگھون پر پکارا ہے ان میں سے صفر ۳۰ مورد حضرت مسیح پر صدق آتا ہے باقی ۵۰ مورد ان پر صدق نہیں آتا بلکہ یہاں ایک ایسے مصلح اور منجی جہانی کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے جو آخری زمانہ میں ظھور کریں گے۔[(3)]

----

(1) :-کتاب مقدس : یوحنا اصحاح ۲۴ نمبر ۶

(2) :-کتاب مقدس : یوحنا اصحاح ۲۴ باب نمبر 19:11۔

(3) :- قاموس مقدس : ص ۲۱۹ : وہ آجاے گا، والی کتاب سے نقل کیا ہے، ص ۳۳

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 5: کیا اہل سنت علماء میں سے کوئی امام مہدی کے امام حسن العسکریؑ کے بیٹا ہونے اور انکی ولادت کے قائل ہیں؟

جواب: اگر چہ اہل سنت کے اکثر علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی سلالہ پاک نبی اعظم (ص) فرزند فاطمہؑ اور امام حسین کے نسل سے ہونگے اور آخری زمانہ میں پیدا ہونگے لیکن ان میں سے بعض علماء جن میں بڑے بڑے محققین؛ مورخین اور حفاظ بھی شامل ہیں انھوں نے یہ اعتراف بھی کیا ہے اور صریح الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ امام مہدیؑ وہی شخص ہیں جو 255 ہجری قمری کو امام حسن العسکری کے بیت السرا میں دنیا میں آے ہیں جسکے بارے میں شیعہ انکے بارہویں امام ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں یہ اسلیے کہ امام مھدی کے متعلق مجموعہ احادیث جسے اہل سنت کے بڑے بڑے علماء نے نقل کیا سوائے اس شخص کے کسی اور پر صدق نہیں آتی ہیں انھی علماء اور مؤرخین میں سے بعض کا قول مختصر انداز میں ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

1: ابن ابی ثلج بغدادی متوفی 326 ہجری۔

ابن ابی ثلج بغدادی امام عصر کے نوّاب خاصّہ کے ہم عصر ابوالحسن دارالقطنی کے استاد؛ امام حسن العسکری کے اولاد کا تذکرہ کرتے ہوے لکھتا ہے: ـــ جب محمد بن حسن الحجہؑ (امام مھدیؑ) دنیا میں آے تو امام حسن العسکری نے اپنی گفتگو کے ضمن میں فرمایا: ظالم دشمنوں نے میرے قتل کا منصوبہ بنایا تاکہ اس نو مولود کا خاتمہ ہو جاے لیکن انھوں نے قدرت خدا کو دیکھ لیا اور اسکا نام موئل رکھا ـــ اور امام حسن العسکریؑ کی بہن حکیمہ خاتون وہ شخص ہے جس نے حضرت حجت کی ولات کا واقعہ نقل کیا ہے[1]

----

(1):- موالید الائمہ: ص9ـ10ـ

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2: علی ابن حسین مسعودی؛ متوفی 346 ہجری۔

جناب مسعودی اپنی مشہور تاریخی کتاب مروج الذھب میں لکھتا ہے: ابو محمد حسنؑ بن علیؑ۔۔۔۔۔۔بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب نے 29 سالہ عمر میں سنہ 260 ہجری کو وفات پائی اور آپ شیعوں کا بارورہوین امام؛ حضرت مہدی کا والد گرامی تھے[1]

اسی طرح اپنی زندگی کی آخری کتاب (التنبیہ والاشراف) میں لکھتا ہے: شیعوں کا باروین اما جسکے ظہور کے انتظار میں ہیں وہ محمد بن حسن العسکری۔۔۔۔۔ابن علی ابن ابی طالب ہیں۔[2]

3: احمد بن حسین بیھقی شافعی متوفی 458 ہجری۔

جناب بیھقی اپنی کتاب (شعب الایمان) میں لکھتا ہے: لوگ امام مہدی کے بارے میں اختلاف کا شکار ہیں؛ ایک گروہ اس بارے میں تردد کا شکار ہے اور اسکا علم خدا پر چھوڑتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مھدی پیغمبر خدا کی اکلوتی بیٹی حضرت زہرا کی نسل سے ہیں اور پرودگار عالم اپنے دین کی نصرت کے لیے اسے پیدا کرے گا اور وہ قیام کریں گے۔

جبکہ دوسرا گروہ کا کہنا ہے مہدی موعود 255 ہجری 15 شعبان معظم کو جمعہ کے دن دنیا میں آے ہیں اور وہی امام حجت؛ قائم؛ منتظر محمد بن الحسن العسکریؑ ہیں شہر سامرا میں غائب ہوے ہیں آیند ظہور کریں گے اور جھان کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح ظلم وجور سے بھر چکا ہو گا۔۔۔ انکے طول عمر کے متعلق بھی کوئی عقلی مانع موجود نہیں ہے جس طرح حضرت عیسی اور خضر دونتوں زندہ ہیں اور یہ شیعہ امامیہ اور اہل کشف والوں کا عقیدہ ہے[3]

----

(1):- مسعودی: مروج الذہب: ج 4 ص 112۔

(2):- مسعودی: التنبیہ والاشراف: ص 198۔۔199۔

(3):- المہدی المنتظر: ج 1 ص 182 اور کشف الاستار: ص 98۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

4: فخر الدین رازی متوفی 606 ہجری۔

علامہ فخر رازیاپنی کتاب (الفرق) میں شیعہ مختلف فرقوں کا تذکرہ کرتے ہوے لکھتاہے: تیرویں قسم منتظرین کی ہے جو کہتے ہیں امامت امام حسن العسکری کے بعد انکے فرزند کی ہے جو ابھی غیبت میں ہیں اور ایک دن ظہور کریں گے ہمارے زمانے میں شیعہ امامیہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں[(1)]

5: محی الدین عربی متوفی 638 ہجری۔

عالم اسلام کے مشہور عارف محی الدین عربی امام مہدیؑ بارے میں لکھتا ہے: مھدیؑ رسول اکرم (ص) کی عترت فاطمہ کے نسل سے ہیں انکا جد امام حسینؑ اور والد گرامی امام حسن العسکریؑ بن امام علی نقی ------امام علیؑ بن ابی طالب ہیں[(2)]

6: شیخ عبد الرحمٰن صوفی۔

شیخ عبد الرحمٰن صوفی؛ صوفی مسلک کے مشہور شیوخ میں ہیں امام مہدی کے بارے میں اپنی کتب (مرآت الاسرار) میں لکھتاہے: وہ دین ودولت کے آفتاب وہ تمام امتوں اور حکومتوں کو راہ دیکھانے والا وہ قائم مقام پاک احمدی وہ امام برحق ابولا قاسم محمد بن حسن اہلبیت عصمت کے امامت کی بارویں کڑی 255 ہجری 15 شعبان جمعہ کی رات کو سِر من ری کے مقام پر دنیامیں آے جب انکے والد مکرم امام حسن العسکری اس دنیاسے رخصت ہوے اس وقت انکی عمر 5 سال کی تھی ۔۔۔ حسثرت محی الدین عربی نے (فتوحات) میں؛ مولانا عبد الرحمان جامی نے (شواہد النبوّہ) میں؛ سعد الدین حموی نے اپنی کتاب میں انکے حالات؛ کمالات؛ غیبت اور ولادت کے بارے میں مفصل بحث کی ہے[(3)]

----

(1):- فخر الدین رازی: الفرق ص---------

(2):- عبد الرحمٰن صوفی: کشف الاستار: ص 49---50۔

(3): عبد الرحمٰن صوفی: کشف الاستار: ص 49۔ااور المہدی الموعود المنتظر: ج 1 ص 205۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

7: کمال الدین محمد بن طلحه شافعی متوفی 650 ہجری۔

اہل سنت کے مشہور عالم اور نامور فقیہ اپنی کتاب (مطالب السؤول) میں امام حجتؑ کے بارے میں لکھتا ہے: ابو محمد حسن عسکری 231 ہجری میں دنیا میں آے انکی سب سے بڑی منقبت اور خصوصیت جسے پروردگار عالم نے انکے ساتھ مختص کیا وہ یہ تھی کہ امام مہدیؑ انکے نسل سے اور انکے فرزند ہیں[1]

8: حافظ محمد بن یوسف گنجی شافعی متوفی 658 ہجری۔

جناب گنجی شافعی اپنی کتاب (کفایہ الطالب) میں لکھتا ہے: ابو محمد حسن العسکریؑ سامراء کے مقام پر اپنے گھر کے اندر مدفون ہوے انکا ایک بیٹا تھا وہ امام منتظر ہیں ہم اپنی اس کتاب کا اختتام انکے نام پر کریں گے اور انکے متعلق بحث کریں گے[2]

9: شمس الدین محمد ذہبی متوفی 748 ہجری۔

ذہبی اپنی کتاب (دول الاسلام) میں لکھتا ہے: حسن بن علی بن---اثنا عشریہ کے اماموں میں ایک ہیں 260 ہجری میں وفات پائی اور آپ منتظر محمد بن حسن کے والد ہیں۔[3] اسی طرح تاریخ الاسلام میں لکھتا ہے: محمد بن حسن العسکری ابو القاسم علوی حسینی شیعوں کا آخری امام ہیں اور انکا عقیدہ ہے آپ امام مہدی اور احبالزمان ہیں[4] اسی طرح دوسرے بہت سارے علماء جیسے: قاضی جواد ساباطی حنفی متوفی 1250 ہجری[5]: شمس الدین بن طولوں دمشقی متوفی 953 ہجری[6]: شیخ عبداللہ شبراوی شافعی متوفی 1172[7]: شبلنجی مصری[8]: قندوزی[9] اور بھی بہت سارے اہل سنت علماء نے امام مہدیؑ کی ولادت کا اعتراف اور فرزند امام حسن عسکری ہونے کا تصدیق کیا ہے۔

----

(1):-ابن طلحه شافعی: مطالب الؤول فی مناقب آل رسول: ص 311309 (2):- گنجی شافعی: کفایۃ الطالب: ص 458 (3):- ذہبی: تاریخ الاسلام: ج 19 ص 113 حواد شمبر 51-60 ہجری (4):- ذہبی: تاریخ الاسلام: ج 19 ص 113 حواد شمبر 6051 ہجری۔ (5):- عبد الرحمٰن صوفی: کشف الاستار: ص 49۔50 (6) ابن طولوں دمشقی: الائمۃ الاثنی عشر ص 117 (7):-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

شبراوی:الاتحاف بحب الاشراف ص 179 (8):- شبلنجی: نور الابصار:ص 185 چھاپ دار الفکر 1399 ہ ق (9):- قندوزی: ینابیع المودۃ:ج3ص206

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 6: کیا قرآن کریم میں مھدویت اور امام مھدیؑ کے متعلق کوئی صریح گفتگو ہوئی؟

جواب: قرآن کریم ہر دور اور ہر نسل کے لئے پیغمبر اکرم (ص) کا تا ابد زندہ معجزہ ہے جس میں انسانیت؛ اسلام اور مسلمانوں کی زندگی اور مستقبل کے متعلق گفتگو ہوئی ہے چنانچہ امام مہدی کا نام گرامی کسی مصلحت کی بنا پر صریح الفاظ کے ساتھ قرآن کریم میں نہیں آیا ہے لیکن انکی؛ انکے یاران کی صفات اور انکی آفاقی حکومت کی خصوصیات قرآن کریم میں وارد ہوئی ہے جس کی معرفت کے بعد ایک بیدار اور آگاہ شخص حقیقی مہدیؑ اور جھوٹے مہدویت کے دعوا کرنے والوں میں تشخیص دے سکتا ہے مزید یہ کہ علماء اسلام اور مفسرین کرام نے احادیث اور ارشادات اہل بیت اطہارؑ کی روشنی میں سو {1000} سے اُپر قرانی آیات کو نظریہ مہدویت اور امام مھدیؑ کے متعلق جانتے ہیں اور مجموعی طور پر ان آیات کی تفسیر اور تاویل میں 5000 سو سے اوپر احادیث رسول اکرم (ص) اور ائمہ طاہرین سے نقل کی ہے تاہم یہاں چند قرآنی آیات کے ساتھ بعض روایات نقل کرتے ہیں۔

1: وَ لَقَدْ كَتَبْنا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُها عِبادِيَ الصَّالِحُونَ [1] اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔امام محمد باقر سے روایت ہے کہ اس آیت میں بندگاں صالح سے مراد حضرت امام مہدی اور انکے یاران ہیں [2]

----

(1):-انبیاء: 105۔

(2):- قندوزی: ینابیع المودۃ: ص425۔اور طبرسی: مجمع البیان: ج7ص66۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2: وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوارِثِينَ & [1]

اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین میں بے بس کر دیا گیا ہے ہم ان پر احسان کریں اور ہم انہیں پیشوا بنائیں اور ہم انہی کو وارث بنائیں۔امیر المؤمنین فرماتے ہیں: جو لوگ زمین پر مظلوم واقع ہوے ہیں وہ خاندان پیغمبر ہیں سختیاں جھلنے کے بعد پروردگار عالم انکے مہدیؑ کو مبعوث کرے گا تاکہ انھیں عزت اور انکے دشمنوں کو ذلیل وخوار کیا جائے۔[2]اسی علامہ قندوزی کسی روایت کے ضمن نقل کرتا ہے: ابو محمد حسی العسکری اپنے بیٹے مہدی کی ولادت کے ساتویں دین اسے کہا اے میرے چھوٹا بیٹا بولنا شروع کرو اس وقت امام مہدی نے شھادتین کو زبان پر جاری کیا اور اپنے آباواجداد پر ایک کرکے درود بیجھا پھر اسی آیت کی تلاوت کی۔ ونرید ان نمنّ ـــ ـــ ـــ[3]

3 : هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُون *[4]

وہ خداوہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجاتاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ عبایہ ربعی روایت کرتا ہے امیر المؤمنین نے اس آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: خدا کی قسم مھدیؑ کے ظہور کے بعد زمین کا کوئی تکڑا ایسا نہیں رہے گا مگر جہاں سے صبح وشام کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا بلند نہ ہو۔اسی طرح ابن عباس اسی آیت کی تفسیر میں کہتا ہے اس دن کوئی یہود؛ نصاری اور دیگر ادیان کے ماننے والے باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ دین حنیف اسلام سے مشرف ہوگا

----

(1):- قصص: 5۔

(2):- طوسی: الغیبہ: ص 113۔اور قندوزی: ینابیع المودۃ: ص 496۔

(3):- قندوزی: ینابیع المودۃ: ص 302؛ باب نمبر 79۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(4):-توبہ:33۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

یہاں تک بھیڑ؛ بھیڑیا ؛شیر ؛انسان ۔۔۔سب امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کریں گے اور یہ ہے اس آیہ شریفہ کی تفسیر اور یہ اس وقت کی بات ہے جب قائم آل محمد (ص) قیام کریں گے۔[1] یہ آیہ مبارکہ قرآن مجید میں تین جگوں پر آئی ہے اور سورہ فتح کی آیت نمبر 28 کی ذیل میں حافظ ابو عبد اللہ گنجی اور علامہ شبلنجی دونوں نے سعید بن جبیر سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا اس آیت سے مهدی موعودؑ؛ فرزند فاطمہؑ مراد ہیں[2]

4: وَ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا* اور کہہ دیجئے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا، باطل کو تو یقیناً مٹنا ہی تھا۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں جب امام زمانؑ ظہور کریں گے تو تمام باطل حکومتیں مٹ جائے گی[3] اس آیہ مبارکہ میں دو نکتے کی طرف توجہ بہت ہی ضروری ہے: ایک یہ کہ اس آیت پروردگار عالم نے تمام باطل کے مٹ جانے کا وعدہ دیا ہے جبکہ تاریخ گواہ ہے یہ وعدہ ابھی تک تحقق نہیں پایا۔ دوسری یہ کہ امام مہدی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے جب آپ ظہور کریں گے تو تمام باطل حکومتیں مٹ جائے گی اور یہ خود امام غائب کے وجود پر بہترین دلیل ہے۔

5: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

*[4] جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں نیز جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ آٹھویں ہجری کے مشہور سنی عالم اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتا ہے: المراد بالغیب المهدی المنتظر الذی وعد الله فی القرآن. وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ [النور: 55]

----

(1):- مجلسی: بحار الانوار: ج 51 ص 61۔

(2):- گنجی شافعی: البیان: باب نمبر 25 اور شبلنجی: نور الابصار ص 186۔

(3):- کلینی: کافی: ج 8 ص 287 اذا قام القائم۔

(4):- بقرة: 3۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

وورد فی الخبر «لو لم یبق من الدنیا إلا یوم واحد لطول اللہ ذلک الیوم حتی یخرج رجل من أمتی یواطیء اسمہ اسمی و کنیتہ کنیتی یملأ الأرض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما»[1] غیب سے مراد امام مہدی منتظر ہیں جس کے بارے میں پروردگار عالم نے سورہ نور کی 55 آیت میں قطعی وعدہ دیا ہے اور پیغمبر اکرم (ص) سے بھی روایت ہے اگر دنیا کی عمر سے ایک دن بھی باقی رہ جاے تو پروردگار عالم اس دن کو اتنا طول دے گا یہاں تک میری امت سے ایک شخص ظہور کرے گا جسکا نام میرے نام جسکی کنیت میری کنیت پر ہو گی اور وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکا ہو گا۔[2]

اسی طرح پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ سے مراد وہ افراد ہیں جو امام زمانہؑ کے طول غیبت کے دوران مختلف قسم کے سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں: قَالَ(ص) طُوبَى لِلصَّابِرِينَ فِي غَيْبَتِهِ طُوبَى لِلْمُقِيمِينَ عَلَى مَحَجَّتِهِمْ أُولَئِكَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ.[3] خوش ہیں وہ لوگ جو اس کی غیبت کے زمانہ میں صبر سے کام لیں خوش ہیں وہ لوگ جو اسکی محبت پر ثابت قدم رہیں، ان ہی لوگوں کی تعریف میں اللہ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے، اور وہ لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں....- یہ بعض قرآنی آیات اور احادیث اہل بیت اطہارؑ جس میں نظریہ مہدویت اور امام مہدی کے متعلق اصولی اور کلی گفتگو ہوئی ہے۔

----

(1):-اس حدیث کو؛ ابو داود نے اپنی کتاب المہدی باب 1 میں. ابن ماجہ: نے اپنی کتاب الفتن باب 34 میں؛ اور امام احمد نے مسندہ؛ 99/1؛ 28/3 میں۔ نقل کیا ہے۔

(2):- نیشابوری نظام الدین حسن بن محمد: غرائب القرآن و رغائب الفرقان: ج 1، ص: 144؛ ناشر؛ دار الکتب العلمیہ؛ چھاپ: 1416ق: بیروت

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(3):- مجلسی: بحارالانوار، ج۵۲، ص ۱۴۳

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 7 : امام مہدیؑ کا پیغمبر اکرم (ص) کے وصی اور خلیفہ ہونے پر کیا دلیل ہے ؟

جواب : امام مہدی کے اس وصی پیغمبر اعظم (ص) اور اس روئے زمین پر خلیفۃاللہ ہونا تقریباً مسلمات اسلام میں سے شمار ہوتا ہے اور جو شخص مہدویت اور امام مہدی پر عقیدہ رکھتے ہیں انکے امام اور پیغمبر اکرم (ص) کی عترت طاہرہ ہے وصی ہونے پر عقیدہ رکھتا ہے اور اس بارے میں پیغمبر اکرم (ص) اور ائمہ معصومینؑ سے سینکڑوں احادیث فریقین کی قابل اعتماد حدیثی اور دیگر کتابوں میں نقل ہوئی ہیں ؛ ہم یہاں اختصار کی بناپر دو تین حدیث نقل کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 1:

امیر المؤمنین علی اور عبد اللہ ابن مسعود دونوں سے مشہور روایت ہے جس میں آنخضرت (ص) فرماتے ہیں :لو لم يبق من الدنيا إلا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم حتى يخرج رجل من أمتي يواطيء اسمه اسمي و كنيته كنيتي يملأ الأرض قسطا و عدلا كما ملئت جورا و ظلما[1] اگر دنیا کی عمر سے ایک دن بھی باقی رہ جائے تو پروردگار عالم اس دن کو اتنا طول دے گا یہاں تک میری امت سے ایک شخص ظہور کرے گا جسکا نام میرے نام ؛ جسکی کنیت میری کنیت پر ہو گی اور وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکا ہو گا۔

حدیث نمبر 2:

کسی اور حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔مہدی موعود میری عترت اور فاطمہ کے اولاد سے ہونگے [2]

----

(1) :-ابوداوود : سنن : ج 2 ص 207 اور ترمذی : سنن : ج 4 ص 505 باب نمبر 52 اور حموی جوینی : فوائد السمطین : ج 2 ص 325 اور اسی طرح ابو داود نے اپنی کتاب المهدی باب 1 میں . ابن ماجہ : نے الفتن باب 34 میں ؛ اور امام احمد نے مسندہ ؛ 1/ 99؛ 28/3 میں۔اور نیشابوری نے غرائب القرآن ج 1، ص : 144 میں اور جناب شیخ صدوق نے کمال الدین ص 287 میں نقل کیا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):-ابن صبّاغ مالکی: فصول المہمہ ص294۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

عصر غیبت

سوال نمبر 8: غیبت امام عصر کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہاں سے شروع ہوئی؟

جواب: غیبت مادہ غاب سے ہے جس کا معنی (نگاہوں سے مخفی ہونا ہے) نہ کہ حاضر نہ ہونا جیساکہ عام طور پر لفظ غیبت کے سننے سے اسی غلط معنی کا تصور ذہن میں آتا ہے لہٰذا امام غائب کے متعلق گفتگو اس امام حاضر کے متعلق ہوگی جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لوگوں کی نظروں سے مخفی ہیں یعنی لوگ عام حالت میں انہیں نہیں دیکھ پاتے جبکہ آپ لوگوں کے درمیاں رہتے ہیں اور ان ہی کے درمیاں زندگی بسر کرتے ہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین علی_امام زمانہ کی حالت غیبت کی طرف اشارۃ کرتے ہوے فرماتے ہیں: صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ يَتَرَدَّدُ بَيْنَهُمْ وَ يَمْشِي فِي أَسْوَاقِهِمْ وَ يَطَأُ فُرُشَهُم .... وَ لَا يَعْرِفُونَهُ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يُعَرِّفَهُمْ نَفْسَهُ[1] قسم ہے خداوند عالم کی حجت خدا لوگوں کے درمیاں ہوتی ہے راستوں میں گلیوں میں چلتی پھرتی ہیں لوگوں کے گھروں میں آتی جاتی ہے؛ زمین پر مشرق سے مغرب کو آمد ورفت کرتی ہے لوگوں کی باتوں کو سنتی ہے اور ان پر سلام بھجتی ہے وہ دیکھتی ہے لیکن انکو دیکھا نہیں جاسکتا ایک معیّن وقت تک کہ جب خدا کا وعدہ پورا نہیں ہو جاتا۔

اسی لیے معصومین نے انکی وجود مقدس کو اس سورج سے تشبیہ دی ہے جو بادل کے پیچھے چھپے ہوے ہے یہ غیبت کا ایک معنی ہے جو بعض رواریات میں آئی ہے لیکن بعض دیگر روایات میں امام زمانہ کی غیبت کا ایک اور معنی بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کے درمیاں زندگی بسر کرتے ہیں اور لوگوں کو دیکھائی دیتے ہیں لیکن آپ کو پہچانتے نہیں ہیں یعنی آپ غائب نہیں ہیں بلکہ نقص لوگوں میں ہے ان میں یہ قابلیت نہیں کہ وہ انھیں دیدار کریں

----

(1):-الغیبہ ج3/ص164: کمال الدین/ج2/ باب 33/ح46/ ص28

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

امام صادق فرماتے ہیں: وَ أَمَّا سُـــنَّةُ يُوسُـــفَ فَإِنَّ إِخْوَتَهُ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ وَ يُخَاطِبُونَهُ وَ لَا يَعْرِفُونَه :اس صاحب امر میں انبیاء کی سنن پائی جاتی ہیں۔۔۔حضرت یوسف کی سنت ان میں مخفی ہونا ہے اللہ تعالی انکے اور لوگوں کے درمیان ایک حجاب قرار دے گا کہ لوگ ان کو دیکھیں گے لیکن پہچانیں گے نہیں-اسی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشرف کا حالت غیبت میں زندگی گزارنا ایک ایسا واقعہ نہیں ہے جو پہلی بار صرف امام مہدی کے لیے واقع ہوا ہو بلکہ قرآن کریم اور روایات میں ایسے موارد بیاں ہوے ہیں جہاں معجزانہ انداز میں لوگ ایک قابل دید مخلوق کو مشاہدہ نہ کر سکتے چنانچہ سورہ یس میں ارشاد باری تعالی ہوتا ہے:*وَ جَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِـــرُون [(1)]*اور ہم نے ان کے آگے دیوار کھڑی کی ہے اور ان کے پیچھے بھی دیوار کھڑی کی ہے اور ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے لہٰذا وہ کچھ دیکھ نہیں پاتے: اسی آیت کے ذیل میں عبداللہ بن مسعود نقل کرتا ہے قریش والے آنحضرت (ص) کے گھر کے دروازے پر جمع ہوے آپ گھر سے باہر تشریف لے آئیں اور انکے سروں پر خاک پھر دیے لیکن وہ لوگ آپکو نہیں دیکھ پاے [(2)] بلکہ بہت سی روایات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ ایک سنت الہی ہے جو متعدد انبیاء کی زندگی میں واقع ہوئی ہے اور بہت سے انبیا کی زندگی کا حصہ مخفی اور غیبت میں بسر ہوا ہے جیسے حضرت ادریس؛نوح؛صالح؛ابراہیم؛یوسف؛موسی؛شعیب؛الیاس؛سلیمان؛دنیال؛عیسی؛وغیرہ [(3)] اور یہ چیز خداوند عالم کی مصلحت اور حکمت کی بناپر ہوتی ہے-

----

(1):-یس 79

(2):-مجمع البیان ج8ص 416

(3):-رجوع کریں علی اصغر رضوانی: امامت اور غیبت مترجم فروز حیدر ص/186 طبع 2008 بحار الانوار (ط-بیروت)؛ج52؛

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اسی وجہ سے امام مہدی کی غیبت کی روایتوں میں غیبت کو انبیاء کی سنت کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور امام مہدی کی زندگی میں انبیاء کی سنت کا جاری ہونا غیبت کی دلیلوں میں شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ امام صادق فرماتے ہیں: قَالَ إِنَّ لِلْقَائِمِ ع مِنَّا غَيْبَةً يَطُولُ أَمَدُهَا فَقُلْتُ لَهُ وَ لِمَ ذَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَبَى إِلَّا أَنْ يُجْرِيَ فِيهِ سُنَنَ الْأَنْبِيَاءِ ع فِي غَيْبَاتِهِمْ[1] بے شک ہمارے قائم امام مہدی غیبت اختیار کریں گے جس کی مدت طولانی ہوگی راوی کہتا ہے اے فرزندے رسول (ص) اس غیبت کی وجہ کیا ہے؟ امام نے فرمایا خداوند عالم کا ارادہ یہ ہے کہ انبیاء کی غیبت کی سنت آپ میں ظاہر ہو۔

سوال نمبر 9: فلسفہ غیبت کیا ہے؟

جواب: اس سوال کے جواب دینے سے پہلے اس حقیقت کی طرف متوجہ رہنا انتہائی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح امیر المؤمنین فرماتے ہیں: مَا أَعْظَمَ اللَّهُمَّ مَا نَرَى مِنْ خَلْقِكَ وَ مَا أَصْغَرَ عَظِيمَهُ فِي جَنْبِ مَا غَابَ عَنَّا مِنْ قُدْرَتِكَ[2] پاك وپاکیزہ ہے تو؛ تیری وہ مخلوق کتنی عظیم ہے جو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے اور اس کی عظمت کتنی چھوٹی ہے تیری اس قدرت کے مقابلے میں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے۔ لہٰذا کسی کی مجال کی بات نہیں کہ وہ اس عظیم کائنات کی کسی بھی مخلوق کی خلقت کا راز معلوم نہ ہونے پر اسکے وجود کے بارے میں اعتراض شروع کردے یا اس کے وجود سے انکار کردے مثال کے طور پر آج کے ترقی یافتہ دور میں کروڑں کی تعداد میں کہکشانیں کشف ہوئے ہیں تو کیا حق بنتا ہے کہ مزید اور کہکشانوں کا اس فضا میں موجود ہونے سے انکار کرے؟

ہر گز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے سے قریب ترین چیزوں کی حقیقت کو جانے سے قاصر ہے کیونکہ اسکی روح سے زیادہ کوئی اور چیز اسکے نفسانی غرائض اسکی فطری امور جیسے عشق؛ذوق؛ لذت ؛ محبت ۔۔۔ان تمام فطری امور کی حقیقت ہمارے سامنے مجھول ہیں لیکن ہم کبھی بھی ان چیزوں کو انکار نہیں کر سکتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):- بحار/ج52/ص90

(2):- عیون الحکم والمواعظ (للیثی)/483/الفصل الثالث\ص: 475

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اس تمہیدی گفتگو کے بعد یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک طرف غیبت امام عصر اسلامی نقطہ نگاہ سے مسلمات اسلام میں سے شمار ہوتا ہے اور اہل بیت اطہار نے وقتاً فوقتاً ہر دور میں اس خدائی حتمی فیصلے کی خبر دے چکے ہیں، تو دوسری طرف جب ہمارا عقیدہ ہے کہ اس کائنات کے چھوٹے سے چھوٹا ذرات سے لے کر بڑے سے بڑا کام حکمت اور مصلحت کے بغیر انجام نہیں پاتا چاہیے ہم ان مصلحتوں کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں نیز کائنات کا ہر چھوٹے سے چھوٹا واقعہ خداوند عالم کی تدبیر اور اسی کی ارادہ سے انجام پاتا ہے جن میں سے اہم ترین واقعہ امام مھدی کی غیبت کا واقعہ ہے لھذا آپکی غیبت کا مسئلہ بھی حکمت اور مصلحت کے مطابق واقع ہوئی ہے اگر چہ ہم اسکے فلسفہ اور راز سے آشنا نہ بھی ہو اور اگر ہم اس حادثے کی حکمت اور راز سے آشنا نہ ہونے پایے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس حتمی واقعے کے جو کہ قطعاً واقع ہوا ہے متعلق شک وتردید کا شکار ہو جائیں یا اسے سرے سے ہی انکار کرنے لگے جبکہ اھل بیت اطہار نے متعدد روایات میں آپکی غیبت کے متعلق شک کرنے والوں کی تردید کرتے ہوے سخت مذمت کر چکے ہیں۔ چنانچہ امام صادق فرماتے ہیں: شک صاحت العصر کے لیے ایک ایسی غیبت ہے جس میں ہر اھل باطل شک وتردید کا شکار ہو جائے گا غیبت کی وجہ ایک ایسا امر ہے جس کو تمھارے سامنے بیاں کرنے کی اجازت نہیں، غیبت اسرار الھی میں سے ایک راز ہے لیکن چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خداوند عالم صاحب حکمت ہے اور ہ یہ قبول کرتے ہیں کہ اسکے کاموں میں حکمت ہوتی ہے اگر چہ ہمیں ان کاموں کی وجوہات کا علم نہ بھی ہو[1] تاہم اھل بیت اطہار ہماری اطمینان قلبی کے خاطر امام مھدی کی غیبت کے کچھ اسرار اور حکمت بیاں کیے ہیں ان میں سے بعض ہم یہاں مختصراً ذکر کرتے ہیں:

----

(1):- کمال الدین/ج1/ص204/باب44مذید معلومات کے لیے مراجعہ کریں منتخب الاثر/صافی گلپائی گانی باب/28/فصل 2

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

الف: عوام کی تادیب وتنبیہ

جب ایک امت اپنے نبی اور امام کہ جسکا وجود اقدس بقاء اور ہدایت کے لیے ضروری ہے اسکی قدر نہ کرے اور اسکے حقوق اور فرائض انجام نہ دے بلکہ اسکے احکام کی نافرمانی کرے اور انھیں ختم کرنے کی درپے ہو جاے اور ھدایت تکوینی اور فطری کا راستہ اپنے اپر بند کردے تو پھر سنت الھی یہ ہے کہ پروردگار عالم انکے اوپر ہدایت تشریعی کا راستہ بھ بند کردیتا ہے اور انکے درمیان سے ھادی برحق ولی عصر کو اٹھالیتا ہے تاکہ امت اس حقیقی رہبر کی قدرو قیمت کو درک کر سکھیں اور اسکی برکت کو سمجھ سکھیں۔ جسکی مثال ہم قرآن مجید اور روایات معصومیں میں امم سابقہ کے متعلق دیکھ سکتے ہیں: چنانچہ اما محمد باقراسی نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوے فرماتے ہیں: جب پروردگار عالم کسی قوم میں ہمارے وجود اور ہماری ہم نشینی سے خوش نہ ہو تو پھر ہیں ان سے اٹھالیتا ہے إِنَّ اللَّهَ إِذَا كَرِهَ لَنَا جِوَارَ قَوْمٍ نَزَعَنَا مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِم(1)

ب: لوگوں کا امتحان

اس کائنات پر محیط سنن الھی میں سے ایک ناقابل تغیر سنت پروردگار عالم کا لوگوں سے امتحان لینا ہے یہ ایک ایسا راستہ ہے جس حتمی طور پر سب کو گزرنا ہے۔خداوند متعال اپنے بندوں کو مختلف طریقوں سے أزماتا ہے تاکہ راہ حق میں ان کی پابت قدم رہنا معلوم ہو جاے اور انکی شخصیت؛ صبر؛ ایمان استقامت اور فرمان الھی کے سامنے درجہ تسلیم کو پہچان سکھے۔اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مھدی کی غیبت سب سے اہم امتحان الھی ہے جیساکہ جناب جابر انصاری پیغمبر اکرم (ص) سے نقل کرتے ہیں أپ (ص) نے فرمایا:

----

(1):-ابن بابویہ،، علل الشرائع؛ج1؛ص244- قم، چاپ: اول، 1385ش/1966م

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ذلک الذی یغیب عن شیعته واولیاء ھ وہ اپنے پیروکاورں اور چاہنے والوں کی نظروں سے غائب ہو جاے گا اور اس شخص کے علاوہ اسکی امامت کا کوئی قائل نہ رہ جاے جسکے دل کا خداوند عالم نے ایمان کے لیے امتحان لے رکھا ہے۔ کسی اور رایت میں ابن عباس أنحضرت (ص) سے یوں نقل کرتا ہے أپنے فرمایا :........ وَ الَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ بَشِیراً إِنَّ الثَّابِتِینَ عَلَى الْقَوْلِ بِهِ فِي زَمَانِ غَيْبَتِهِ لَأَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لِلْقَائِمِ مِنْ وُلْدِكَ غَيْبَةٌ قَالَ إِی وَ رَبِّی وَ لِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ يَمْحَقَ الْكَافِرِينَ يَا جَابِرُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَمْرٌ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَ سِرٌّ مِنْ سِرِّ اللَّهِ مَطْوِيٌّ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ فَإِيَّاكَ وَ الشَّكَّ فِيهِ فَإِنَّ الشَّكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كُفْرٌ .[1] ان کی غیبت کے زمانے میں ان کی امامت کے عقیدے پر ثابت قدم رہنے والے سرخ سونے سے بھی زیادہ نایاب ہونگے یہ سن کر جناب جابر کھڑے ہوگے اور عرض کیا یارسول للہ (ص) أپ کی اولاد میں سے قائم کے لیے غیبت ہے؟ فرمایا (ص) ہاں میرے پرودگار کی قسم ایسی غیبت جو ایماں کو خالص کردے اور کفار کو محو کردے اے جابر ! یہ خداکے امور میں سے ایک امر اور خداکے رازوں میں سے ایک ایسا راز ہے جو بندوں کے اوپر پوشیدہ ہے لہٰذا اسمیں شک کرنے سے آرے رہنا کیونکہ خداوند عالم کے کاموں میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔اسی طرح امام موسی کاظم سے بھی روایت ہے أپنے فرمایا: جب میرا پانچواں فرزند غائب ہوگا تو تم لوگ اپنے دین کی حفاظت کرنا تاکہ کوئی تمہیں دین سے خارج نہ کر پاے کیونکہ اس امر کے صاحب یعنی امام مھدی کے لیے غیبت ہوگی جس میں اسکے بعض ماننے والے اپنے عقیدے سے پھر جائیں گے اور یہ غیبت ایک امتحان ہے جس کے ذریعے خدا اپنے بندوں کا امتحان لے گا[2] اس حقیقت کو بیان کرتے ہوے متعدد روایات معصومین سے وارد ہوے ہیں واضح رہے امتحان کی شدت کے بارے میں بہت ساری حدیثیں اھل بیت اطہار سے بہت سی احدیث نقل ہوئے ہیں[3]

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):-. کمال الدین و تمام النعمۃ/ج1/288/25 باب ص:286

(2):-غیبت طوسی/فصل 5/ح 284:ص 234

(3):-ملاحظہ کریں صافی کی کتاب/ان و ید امن وامان/ص140

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ج: امام کی جان کی حفاظت:

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر انبیاء کرام کے انکی جان کی حفاظت اور قتل کے خوف سے انکو انکی قوم سے مخفی رکھنے کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے تاکہ ایک مناسب موقع پر اپنی رسالت اور ذمہ داری کو ادا کر سکیں جیسا کہ حضرت موسی کے بارے میں انکی والدہ گرامی کو وحی ہوئی: وَ أَوْحَيْنا إِلى أُمِّ مُوسى أَنْ أَرْضِعيهِ فَإِذا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقيهِ فِي الْيَمِّ وَ لا تَخافي وَ لا تَحْزَني إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَ جاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلينَ*[1] اور ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ انہیں دودھ پلائیں اور جب ان کے بارے میں خوف محسوس کریں تو انہیں دریا میں ڈال دیں اور بالکل خوف اور رنج نہ کریں، ہم انہیں آپ کی طرف پلٹانے والے اور انہیں پیغمبروں میں سے بنانے والے ہیں اسیطرح پیغمبر اکرم (ص) مکہ معظّمہ سے نکل کر ایک غار میں مخفی ہو گئے البتہ یہ سب خداوند عالم کے حکم اور ارادہ سے ہوتا تھا۔ حضرت مھدی کی غیبت کے بارے میں بھی متعدد روایات یہی وجہ بتاتی ہے جیسا کہ امام صادق سے روایت ہے روای کہتا ہے امام نے فرمایا: امام منتظر قیام کرنے سے پہلے ایک مدت غیبت میں رہیں گئے میں نے عرض کیا کس لیے؟ فرمایا اسلیے کہ انہیں جان کا خطرہ ہے[2] اس حقیقت کو ہم تاریخ کی آئینے میں بھی دیکھ سکتے ہیں چونکہ بنی عباس کے حکمران بخوبی جانتے تھے کہ پیغمبر اکرم (ص) کے خاندان میں امیر المؤمنین اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نسل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جسکے ہاتھوں ظالموں اور جابروں کی حکومت کا خاتمہ ہو جاے گا۔ اور وہ بچہ امام حسن العسکری کا فرزند ہوگا لھذا انھوں نے آپ کو شھید کرنے کی قصد سے امام حسن العسکری کو عرصہ دراز تک فوجی چھاونی میں نظر بند رکھا تھا اور باقاعدہ طور سے پھرا لگا کر رکھا تھا لیکن پروردگار عالم نے جس طرح جناب موسی کو فرعون کے ہاتھوں سے بچالیا اسی طرح حجت خدا امام حجت کو بنی عباس کے ظالم حکمرانوں کے ہاتھوں سے بچالیا۔

----

(1):-القصص.7

(2):-کمال الدین.ج.2.ح7

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

د : فاسق اور فاجر حکمرانوں سے آزادی

روایات کے مطابق آپکی شخصیت ایک ایسی شخصیت ہو گی جو مظہر تام اسماء الھی (الغالب؛العادل ؛الحاکم)ہونگے نہ ہی اٌپکے گردن پر کسی ظالم اور ستمگر حاکم کی بیعت ہے اور نہ ہی جب اٌپ ظھور کریں گے تو سوائے ذات پروردگار کے اور کسی کے سامنے جکیں گے۔اٌپ وہ عظیم مصلح ہونگے جو عالمی نظام عدل کی قیام کے لیے زمینہ فراہم نہیں ہوتی اس وقت تک اٌپ غیبت میں رہیں گے تاکہ آپکے گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو اور خداکے علاوہ کسی کی حکومت کو قبول نہ کیا ہو۔چنانچہ امام صادق فرماتے ہیں : صاحب ہذاالامر تغیب ولادتہ عن ھذا۔۔۔۔۔حضرت صاحب الامر کی ولادت کولوگوں کی نگاہوں سے مخفی رکھیں گے تاکہ جب ظھور کریں توانکی گردن میں کسی بیعت نہ ہواور پروردگار عالم انکی امر کوایک رات میں اصلاح کرے گا[1] اسی طرح خود امام زمانہ اپنے نائب دوئم محمد بن عثمان کے سوالات کے جواب میں جس میں انھوں نے غیبت کی حکمت کے بارے میں سوال کیا تھاتواٌپ نے فرمایا: إنّه لم يكن أحد من آبائى إلّا و قد وقعت فى عنقه بيعة لطاغية زمانه، و إنّى أخرج حين أخرج و لا بيعة لأحد من الطواغيت فى عنقى،[2] میرے تمام اٌباواجداد مجبور تھے کہ اپنے زمانے کی طاغوتیوں کی بیعت میں رہے لیکن میں ایک اسی حالت میں قیام کروں گا جبکہ میرے گردن پر کسی ظالم اور ستمگر کی بیعت نہ ہو گی۔

روایات معصومیں مین غیبت کے دیگر اسباب اور حکمت بیاں ہوئی ہیں لیکن ہم یہاں اختصار کی بناپر انھی چند اُمور کے ذکر کرنے پراکتفا کریں گے لیکن دوبارہ تاکیداًعرض کروں گا کہ غیبت امام زمانہ ایک خدائی راز ہے جس کی اصلی فلسفہ اور راز امام زمانہ کے ظھور کے بعد ہی واضح ہوگا۔

----

(1):-بحار/ج/ص96

(2):-الزام الناصب/ج1/391/الص: 387

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 10: اگر حضرت مھدی امام عصر اور حجت خدا ہیں تو امام اور ہادی کو چاہیے لوگوں کے درمیاں رہیں تاکہ لوگ انکی امامت کی سایے میں ہدایت حاصل کرسکے لیکن جو امام مخفیانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو تو ایسے امام اور ہادی کے ہونے سے نہ ہونا بہتر نہیں ہے؟

جواب: یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی معاشرہ سنکڑوں سال سے حجت خدا کی ظھور کے فیض اور انکی ہدایت سے محروم ہے اور بشر اس آسمانی رہبر کے حضور میں مشرف ہونے سے قاصر ہے تو یہاں پر بسا اوقات مجھ جیسے ضعیف الایمان لوگوں کے اذھان میں ایسے سوالات پیدا ہوتے ہیں بلکہ ایسے سوالات اور شبہات دین ومذہب کے دشمن عناصر سوچھے سمجھے سازش کے تحت لوگوں کے ایمان کو سست کرنے کے خاطر ایجاد کرتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسے سوالات اور شبہات ان کے اذھان میں حجت خدا کے مقام کی صحیح پہچان اور شناخت نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، جبکہ امام معصوم کے مقدس وجود کے اثرات اور فوائد انکے ظھور اور ہدایت ظاہری تک محدود نہیں بلکہ ھدیت ظاہری انکے بابرکت وجود کے اثرات میں سے ایک چھوتا سا اثر ہے انکے وجود مقدس کے ایک اور فائدہ مخلوقات کو تباہی سے بچانا ہے، خدا کی اپنے بندوں کی اوپر حجت تمام ہونا ہے، تمام موجودات پر خدا کے فیض کا واسطہ بھی ہے۔ ہم یہاں انکے وجود اقدس کے چند فوائد بطور اختصار فھرست وار بیان کرتے ہیں۔

1: امام واسطہ فیض ہوتا ہے

دینی تعلیمات کی روشنی میں عقلی اور نقلی دلائل سے استفادہ ہوتا ہے کہ حجت خدا کائنات کے تمام مخلوقات اور خدا کے درمیان واسطہ فیض ہوتا ہے (جسکے بارے مین تفصیلی گفتگو بعد مین ہوگئی) نظام کائنات میں محور اور مرکز کی حیثیت رکھتا ہے لھذا ھر دور میں حجت خدا کا روٴے زمیں پر تا صبح قیامت باقی رہنا ضروری ہے ورنہ انسان ،جنّات ،ملائکہ ، حیوانات اور جمادات کا نام نشان تک مٹ کر رہ جاے گا۔ اور یہ مطلب مختلف احادیث جنھین شیعہ سنی دونوں علماء نے اہل بیت اطھار سے نقل کیا ہے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

انسے استفادہ ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبر اکرم فرمات ہین: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّــمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّــمَاءِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ.[1] ستارے اہل آسمان کے لیے باعث نجات ہین چنانچہ اگر ستارے چلے جائے تو آسمان والے بہی ختم ہو جائین گے اسی طرح میرے اہل بیت زمین والون کے لیے ذریعہ نجات ہین چنانچہ اگر میرے اہل بیت زمین چھوردے تو اہل زمین بہی ختم ہو جائین گئے

نیز متقی ھندی اپنی سند مالک بن انس سے نقل کرتا ہے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: لن یزال ھذا الدین قائماً الی اثنی عشــر من قریش ،فاذا ھلکو ماجت الرض [2] یہ دین قائم دائم رہے گا یہاں تک قریش میں بارہ افراد لوگوں کے درمیان امامت اور خلافت کریں گے اور جب یہ سب ختم ہو جائیں گے تو زمین بھی اپنے اھل کے ساتھ ختم ہو جاے گی ـــ اسی طرح امام علی ابن حسین فرماتے ہین: وَ بِنَا يُمْسِــكُ الْأَرْضَ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ بِنَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ تُنْشَــرُ الرَّحْمَةُ وَ تَخْرُجُ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ وَ لَوْ لَا مَا فِي الْأَرْضِ مِنَّا لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا[3] ہمارے ذریعہ سے زمین اپنی اہل کے ہمراہ پابر جاہے اور ہمارے ذریعہ سے آسمان بارش برساتا ہے اور اسکی رحمتین پھیل جاتی ہین اور زمین سے برکات نکل آتی ہین """""

ان روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمیں اور اھل زمیں کے وجود کی بقا حجت خدا کے وجود کے ساتھ مربوط ہے اور انھی کی وجہ سے باقی ہے۔ اسی طرح زیارت جامعہ میں ہم پڑھتے: اے خداے قادر کی حجتیں، خدا نے آپسے آغاز وانجام کیا ہے وہ آپ کے ذریعے بارش برساتا ہے آپ کے ذریعے آسماں کو روکے ہوے ہے تا کہ زمین پر نہ آگرے مگر اسکے حکم سے، وہ آپ کے ذریعے غم دور کرتا ہے اور سختی ہٹاتا ہے۔

----

(1): -ابن بابویہ، محمد بن علی، کمال الدین و تمام النعمۃ، 2 جلد، اسلامیہ - تہران، چاپ: دوم، 1395ق.

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):- محمد تقی ہندی کنزالعمال/اس حدیث کو بخاری نے بھی نقل کال ہے

(3):- کمال الدین و تمام النعمۃ/ج1/207/21ص:201

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

معصومین علیھم السلام کے ان جمالت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام عصر زمان غیبت میں بھی تمام مخلوقات کے لیے سرچشمہ حیات ہیں اور تمام برکات الٰھی انہی کے واسطے مخلوقات تک پہنچتی ہے اسی لیے خود پیغمبر اکرم نے انکے وجود مقدس کو غیبت کی حالت میں اس سورج سے تشبیہ دی ہے جو بادل کے پیچھے چھوپا ہوا ہے لیکن اسکے وجود سے مخلوقات زمین مسلسل استفادہ لے رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ جابر الانصاری پیغمبر گرامی اسلام (ص) سے نقل کرتے ہیں: فقلت: یا رسول الله هل لشیعته انتفاع به فی غیبته؟ فقال صلّی الله علیه و آله: إی و الذی بعثنی بالحقّ إنّهم یستضیئون بنوره و ینتفعون بولایته فی غیبته کانتفاع الناس بالشمس و إن علاها السحاب[1] اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت پر مبعوث کیا ہے وہ لوگ انکے نورانی وجود سے منور اور انکی ولایت سے زمان غیبت مین ایسے ہی استفادہ کریں گے جس طرح لوگ بادل کے پیچھے چھوپے ہوے سورج سے استفادہ کرتے ہین۔

2: زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں ہوتی

متعدد روایات کے مطابق جسے شیعہ سنی دونوں طرفین کے علماء نے نقل کیا ہے زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں ہوتی خواہ وہ لوگوں کے درمیاں ظاہر ہو یا خوف کی وجہ سے پوشیدہ ہو: امیر المؤمنین فرماتے ہیں: بَلَی لَا تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ قَائِمٍ لِلَّهِ بِحُجَّةٍ إِمَّا ظَاهِراً مَشْـــــهُوراً وَ إِمَّا خَائِفاً مَغْمُوراً لِئَلَّا تَبْطُلَ حُجَجُ اللَّهِ وَ بَیِّنَاتُهُ خدا کی قسم زمین کبھ حجت خدا جو خدا کے لیے قیام کرے سے خالی نہیں ہو سکتی چاہیے وہ ظاہرا اور آشکار ہو یا خائف و مخفی تا کہ خدا کی حجتیں اور براہین تمام نہ ہونے پائیں[2] اسی طرح متعدد روایات مین ائمہ اطہار فرماتے ہیں:

----

(1):-الزام الناصب/ج1/385/ص:380" قندوزی حنفی ینابیع المودۃ/ج3/ص17

(2):- نہج البلاغہ خ147

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سَـأَلْتُ أَبَا الْحَسَـنِ الرِّضَـا ع فَقُلْتُ أَ تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ حُجَّةٍ فَقَالَ لَوْ خَلَتْ مِنْ حُجَّةٍ طَرْفَةَ عَيْنٍ لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا[1]قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع يَمْضِي الْإِمَامُ وَ لَيْسَ لَهُ عَقِبٌ قَالَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ قُلْتُ فَيَكُونُ مَا ذَا قَالَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَغْضَـبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى خَلْقِهِ فَيُعَاجِلَهُم[2]أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهَا حُجَّةٌ عَالِمٌ إِنَّ الْأَرْضَ لَا يُصْلِحُهَا إِلَّا ذَلِكَ وَ لَا يُصْلِحُ النَّاسَ إِلَّا ذَلِكَ.[3]اگر زمین ایک لحظے کے لیے امام زمان سے (جو کہ حجت خدا ہے) خالی رہ جاے تو برباد ہو جاے گی۔

3: امام زمانہ کی غیبت ظاہری کی ذمہ دار ہم خود ہیں

اگر آج امت محمدی اس الھی رہبر کے حضور کے فیض سے محروم ہیں تو اسکے ذمہ دار امام نہیں بلکہ خود عوام ہیں جو آپ کی رہبری قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اور مخالفت پر کمربستہ ہیں جیسا کہ آپ کے آباء واجداد طاہرین کی اطاعت کے بجائے مخالفت کی گئ اگر لوگ اطاعت پر آمادہ ہوتے تو امام ظاہر ہی رہتے چنانچہ اس بارے میں خود امام زمانہ فرماتے ہیں وَ لَوْ أَنَّ أَشْـيَاعَنَا وَفَّقَهُمُ اللَّهُ لِطَاعَتِهِ عَلَى اجْتِمَاعٍ مِنَ الْقُلُوبِ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ عَلَيْهِمْ لَمَا تَأَخَّرَ عَنْهُمُ الْيُمْنُ بِلِقَائِنَا وَ لَتَعَجَّلَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ بِمُشَاهَدَتِنَا عَلَى حَقِّ الْمَعْرِفَةِ وَ صِدْقِهَا مِنْهُمْ بِنَا فَمَا يَحْبِسُنَا عَنْهُمْ إِلَّا مَا يَتَّصِلُ بِنَا مِمَّا نَكْرَهُهُ وَ لَا نُؤْثِرُهُ مِنْهُمْ[4]

----

(1) :-ابن بابویہ، محمد بن علی، کمال الدین و تمام النعمۃ، 2 جلد، اسلامیہ - تہران، چاپ: دوم، 1395ق.

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2) :-ابن بابویہ، محمد بن علی، کمال الدین و تمام النعمۃ، 2 جلد، اسلامیہ - تہران، چاپ: دوم، 1395ق.

(3) :-ابن بابویہ، محمد بن علی، کمال الدین و تمام النعمۃ، 2 جلد، اسلامیہ - تہران، چاپ: دوم، 1395ق.

(4) :-الاحتجاج علی اہل اللجاج (للطبرسی) / ج2/ 499/ ص: 479

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

لھذا اگر لوگ اس عظیم نعمت سے بہرہ مند نہ ہوں اور آفتاب ہدایت کی شعاعوں کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں تو اسے امام کے وجود پر اعتراض نہیں ہو سکتا جیسا کہ اگر لوگ دوسری نعمتوں سے استفادہ نہ کریں اور ان نعمتوں کے فوائد ہی ظاہر نہ ہونے دیں یا اسے غلط استعمال کریں تو اس رویہ کے باعث ان نعمتوں کی خلقت پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ انھیں کیوں خلق کیا گیا؟

کسی کو یہ حق نہیں ملتا کہ یہ کہے کہ جب لوگ ان نعمتوں سے درست استفادہ نہیں کر رہے تو ان نعمتوں کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے بلکہ لوگوں کی توبیخ کرنا چاہے کہ کیوں ان نعمتوں سے صحیح استفادہ نہیں کر رہے اور ان مین یہ صلاحیت پیدا کرنی چاہے تاکہ ان نعمتوں سے بر پور استفادہ کر سکے۔

سوال نمبر 11 : بعض روایات میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کو عصر غیبت میں خورشید پنہان سے تشبیہ دی ہے اس تشبیہ کے کیا راز ہو سکتی ہے؟

جواب : یہ حدیث شریف کو خود پیغمبر اکرم (ص) اور امام زمانہ دونوں سے نقل ہوا ہے آپ فرمات. ہین :

، و إنّی أخرج حین أخرج و لا بیعة لأحد من الطواغیت فی عنقی، و أمّا وجه الانتفاع بی فی غیبتی فکالانتفاع بالشـــمس إذا غیّبها عن الأبصـار السـحاب، یقیناً اس حدیث شریف میں بہت سے نکات پاے جاتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں ان نکات میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

ا : جس طرح سورج نظام شمسی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور دوسرے تمام سیارے اسی کے گرد حرکت کرتے ہیں، سورج اگر چہ دیکھنے میں بادلوں کے پیچھے چھپا ہوتا ہے لیکن کائنات کا ہر جنبندہ اسکے وجود سے مستفید ہوتا رہتا ہے اگر فرضاً سورج ایک لحظے کے لیے صفحہ ہستی سے ناپدید ہو جاے تو تمام جاندار مخلوق منجمد ہو کر بے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جان ہو جاے۔ اسی طرح امام عصر کا وجود گرامی بھی کائنات کے نظام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ دعا عدلیہ میں ہم پڑتے ہیں

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

: ببقائه بقيت الدينا و بيمنه رزق الورى و بوجوده ثبتت الارض و السماء [1]اسی ہستی کے وجود سے دنیا باقی ہے اور اسی کی برکت سے کائنات کے ہر موجود کو روزی ملتی ہے اور اسی کے وجود کی خاطر زمین اور آسمان مستحکم باقی ہیں۔

2 سورج ایک لحہ کے لیے بھی نور افشانی سے دریغ نہیں کرتا اور ہر چیز سورج سے جتنا رابطہ رکھتی ہے سورج کے نور سے اسی قدر فیضیاب ہوتی ہے۔چنانچہ حضرت ولی عصر کا وجود بھی تمام مادّی اور معنوی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے واسطہ ہے۔ کمالات کے اس سرچشمہ سے جس شخص کا جتنا رابطہ استوار ہے وہ اتنا ہی اس سے فیضیاب ہوتا ہے۔چنانچہ آپ شیخ مفید کے ایک خط میں اس طرح خطاب فرماتے ہیں : إنّا غير مهملين لمراعاتكم، و لا ناسين لذكركم، و لو لا ذلك لنزل بكم اللأواء و اصطلمكم الأعداء[2]۔ہم نے ہر گز تم کو اپنے حال پر نہیں چھوڑا ہےاور ہر گز تمھیں نہیں بھولے۔اگر ہماری توجہ نہ ہوتی تو تم پر بہت سی سختیاں اور بلائیں نازل ہوتیں اور دشمن تم کو نیست و نابود کر دیتے۔

سوال نمبر 12 : یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک انسان ہزار سال سے زیادہ زندہ رہے؟

جواب : حضرت حجت کی زندگی سے مربوط بحثوں میں سے ایک بحث آپ کی طولانی عمر کے بارے میں ہے بعض لوگوں کے ذھوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے ایک انساں ہزار سال سے ذیادہ زندگی کرے جبکہ عام طور انساں کی عمر 80 سے 150 سال کی ہوتی ہے؟ اور اس شبہ کی وجہ بھی انسان کی متوسط عمر 70 سے 100 سال کے درمیاں ہوتا ہے۔ ورنہ عقلی اور سائنسی اعتبار سے انسان کس عمر کے طولانی ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ سائنسی اعتبار سے طول عمر کے لیے کی جانے والی انسانی کوشیش نتیجہ خیز ہین اور اس میں کامیابی کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

----

(1) :- مفاتیح الجنان، دعای عدلیہ

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):- مفید، محمد بن محمد،، 1جلد، ص8- قم، چاپ: اول، 1413ق

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور دنیا کے سائنسداں حضرات آج تک انسان کی طبیعی عمر کے لئے کوئی حتمی سرحد معین نہیں کرسکے ہیں [1] خاص طور پر ایک مسلمان فرد جو قرآنی حقائق پر عقیدہ رکھتا ہے اسے کے لیے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ قرآن مجید نے طولانی عمر کے مالک افراد کے ایسے نمونے بیان کیے ہیں جو سیکڑون سال سے اب بھی زندہ ہے۔ چنانچہ حضرت عیسی کے بارے میں ارشاد باری ہوتا ہے وَ مَا قَتَلُوهُ يَقِينًا*بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَ كَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا *[2] اورانھوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا اور بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانون کا عقیدہ ہے کہ نہ صرف حضرت عیسی بلکہ جناب خصر ؛ جناب الیاس؛ جناب ادریس سب اب بھی زندہ ہیں اور حضرت عیسی آخری زمانہ میں امام عصر کے ظھور کے بعد زمین پر تشریف لائیں گئے اور حضرت ولی عصر کی اقتداء میں ں‌ماز ادا کریں گے انکی نصرت کریں گے ۔ لہٰذا ابو خاتم سجستانی اپنی کتاب (المعمرون) میں مستند تاریخی حوالے سے سینکڑوں افراد کو ان کے عمر کے ساتھ بیاں کیے ہیں ان میں سے حضرت اٰدم کی 912 سال؛ حضرت نوح کی 2500 سال؛ بیاں کیے ہیں۔ لیکن حضرت حجت کی طولانی عمر کے متعلق ہم سینکڑوں احادیث رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمارا عقیدہ ہے جسے ہم فلسفہ غیبت کے موضوع میں بیان کرچکے ہیں کہ انکی غیبت عمر میں طولانی قدرت خدا اور ارادہ خاص پروردگار سے انجام پایا ہے اور قدرت خدا لامحدود ہے اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ پروردگار عالم جب ارادہ کرے تو کسی کو قیامت تک زندہ رکھ سکتا ہے جیسا کہ شیطان ھزاروں سال سے اب بھی زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا خود پروردگار عالم قرآن مجید میں حضرت یونس کے متعلق بیان فرماتا ہے : فَلَوْ لَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ * لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ *[3] اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، 144۔ تو قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہ جاتے

----

(1) :-اس بارے میں مزید معلومات کے لئے مراجعہ کریں نوید امن وامان ص 261

(2) :-نساء: 175

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(3):- صافات: 144 (اور خوشی کی بات یہ ہے آج مڈگاسکر کے ساحلی علاقے میں 400 ملین سال کی ایک مچھلی ملی ہے۔ (روزنامہ کیہان ش 4413؛ 22؛ 1343ہ ق نقل از محور کائنات ص 112)

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 13: غیبت کبری کی دور میں جب حجت خدا غیب کی پردے میں ہیں تو ہماری کیا کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

جواب: اس موضوع کے متعلق قرآنی آیات اور روایات سے بخوبی یہ واضح ہوتا ہے کہ عصر غیبت میں لوگون کے گردن پر بہت ہی سنگین اور بڑی زمہ داری ہے اور جب تک ان زمہ داریوں اور وظائف پر عمل نہ کریں حقیقی اور سچے مسلمان شمار نہیں ہوتا

لہٰذا واقعی اور سچے مسلمان بنے کے لیے ان زمہ داریوں کو اچھی طرح جاننا اور اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

ہم یہاں چند اہم زمہ ڈاریوں کو اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ تشنۂ معرفت حضرات کے لیے ان وظائف اور زمداریوں کو جاننے میں آسانی ہو جائے

1: امام حجہ کی معرفت اور شناخت:

ایک مؤمن مسلمان جو امام کے وجود کو ضروری سمجھتا ہے اسکی سب اہم ذمہ داری اور پہلا وظیفہ ہر دور کے امام کی معرفت اور انکی شناخت ہے، چونکہ فریقین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) نے امام زمانہ کی معرفت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا ہر مسلم فرد کی شرعی اور عقلی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کرلے چنانچہ اس بارے پیغمبر اکرم سے مشہور اور متواتر حدیث ہے جسے شیعہ سنی سب نے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا: من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ[1] جو شخص اپنے امام زمانہ کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے" یعنی جب تک امام زمانہ کو نہ پہچانے کہ وہ کون ہیں وہ شخص حقیقی مسلمان نہیں ہے اور وہ ایمان کی دائرے میں نہیں مرتا۔

----

(1):- تفتازانی: شرح مقاصد: ج2 ص275-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جبکہ اسلامی تعلیمات کے روشنی میں تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس ہستی کے آمد کے ہم سب منتظر ہیں وہ ایسی شخصیت ہیں جن کو پروردگار عالم نے اسی دن کے لیے ذخیرہ کیا ہے، اس روئے زمین پر امام زمانہ اور حجت خدا ہونگے اور انکی بابرکت وجود کے ذریعے سے مقصد بعثت انبیاء کامل اور خلقت کا نتیجہ حاصل ہو گا لیکن خصوصیت کے ساتھ مکتب تشیّیع کے نزدیک وہ ذات ابھی بھی ہمارے درمیان زندگی کر رہی ہے اگر چہ الٰہی مصلحت کی بنا پر انکی شخصیت کی زیارت سے ہم سب محروم ہیں، آپ پردہ غیب سے ہماری مسلسل سرپرستی کر رہے ہیں ،انھیں کے وسیلہ سے اللہ تعالی لوگوں کو رزق فراہم کرتا ہے اور زمین وآسمان اپنی جگہ ثابت وبرقرار ہیں آپ خدااور مخلوق کے درمیان واسطہ فیض ہیں تمام انبیاء واوصیاءؑ کے علوم اور اوصاف حمیدہ کے وارث ہیں اورآپ ہی کی ذات کو اللہ تعالی کی ارادہ واجازت سے نفوس پر تصرف کرنے کا حق حاصل ہےاور حق و حقیقت کی طرف ہدایت کرتی ہے۔

اگر آج مسلم سوسائٹی معیشتی؛ اجتماعی اور ثقافتی لحاظ سے اضطراب؛ تنزّل اور خفقان کا شکار ہے، تو یہ سب آنخضرتؑ سے غفلت؛ بے توجہی اور انکی معرفت حاصل کرنے میں کوتاہی کے وجہ سے ہے،اور فطری طور پر جب انسان کسی موضوع کو کماحقہ نہ پہچانتا ہواسکے بارے میں وہ اپنے وظیفے کو دلی لگاو سے انجام نہیں دے سکتا لھذاایک حقیقی منتظر کی ظہور سے پہلے سب سے بڑی اوراہم ذمہ داری حضرت حجت امام منتظر کی معرفت اور شناخت ہےاوریہی سعادت و نجات کا باعث اوراسے دوری دنیوی نقصان اور خسران ابدی کا باعث ہے لہٰذا صادق آل محمد فرماتے ہیں: يَقُولُ اعرِفِ الْعَلَامَةَ فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُـــرَّكَ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْـطَاطِ الْمُنْتَظَرِ ع[1] تم اپنے امام کو پہچانیں جسکے تم منتظر ہے کیونکہ جب تم انکو پہچانیں گے تو پھر وہ ظھور کرئے یا نہ کرئے تمھیں کچھ نقصان نہیں ہو گا یعنی تم نے اپنے ذمہ داری انجام دیا اور حقیقی منتظرین میں سے ہو گۓ

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(1):- مجلسی: مرآۃالعقول: ج۴ ص۱۸۶—اور اصول الکافی: ج۱"ص۲۷۳-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اب انکے ظھور سے پہلے اگر تم اس دنیا فوت کر جائے تو یہی معرفت تمھاری نجات اور سعادت کا باعث بنے گی تو پھر تمھارے لیے کیا نقصان کہ وہ ظھور کرے یا نہ کرے، لیکن یہ اسکے لیے نقصان ہے جو اپنے امام کی معرفت نہ رکھتا ہے۔

اسی طرح فضیل بن یسار نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے: يَقُولُ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٍ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ (1) "آپ فرماتے ہیں جو شخص اس حالت میں مرے جبکہ وہ اپنے امام کو نہیں پہچانتا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے، اور وہ شخص جو اس دنیا سے چلے جائے جبکہ وہ اپنے امام زمانہ کی صحیح معرفت رکھتا ہو تو امام زمانہ کے ظھور میں تاخیر اسے نقصان نہیں دے گا، اور جو شخص مر جائے جبکہ اپنے امام کی معرفت کے ساتھ مرے تو گویا وہ اپنے امام کے ہمراہ جہاد میں انکے خیمے میں ہے۔"

اسی طرح کسی اور حدیث میں جناب شیخ صدوق نقل فرماتے ہیں: ولا يكون الإيمان صحيحاً إلاّ من بعد علمه بحال من يؤمن به، كما قال الله تبارك وتعالى "إلاّ من شهد بالحق وهم يعلمون(2)" فلم يوجب لهم صحة ما يشهدون به إلاّ من بعدعلمهم ثم كذلك لن ينفع ايمان من آمن بالمهدى القآئم عليه السلام حتى يكون عارفاً بشأنه فى حال غيبته (3) "کسی مؤمن کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک جس چیز پر ایمان رکھتا ہے اس کے بارے میں پوری شناخت نہیں رکھتا ہوں" جس طرح خداوند متعال کا ارشاد ہے الّا من شھد بالحق وہم یعلموں مگر ان افراد کے جو علم و شناخت کے ساتھ حق کی گواہی دیں پس

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

حق پر گواہی دینے والوں کی گواہی قبول نہیں ہو گی مگر یہ کہ وہ علم رکھتا ہو۔اسی طرح مہدی قائم عجل اللہ پر ایمان رکھنے والوں کا ایمان انھیں فائدہ نہیں دے گا

----

(1):۔ کلینی: اصول الکافی: ج۱"ص۲۷۳

(2):۔زخرف:۸۶۔

(3):۔ صدوق: کمال الدین اتمام النعمۃ: ج1 ص19

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(یعنی انکے ظہور اور قیام پر اجمالی ایمان اور انکے ظہور کا انتظار انھیں فائدہ نہیں دے گا) مگر انکی غیبت کے دوران انکے متعلق اور انکی شان و منزلت کے بارے میں صحیح معرفت رکھتا ہو۔
اور امام زمانہ کی معرفت کے لیے بعض چیزون کو جاننا ضروری ہے ان میں سے بعض اہم موارد یہاں ذکر کرتے ہیں کہ ان امور کو جانے بغیر کسی امام کی معرفت کامل اور مفید واقع نہیں ہو سکتی

ا: آپ کائنات کی پہلی مخلوق ہیں

صحیح روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام زمانہ اور رسول اکرم (ص) اور دیگر بارہ معصومینؑ کے پاکیزہ انوار کو اللہ تعالی نے کائنات کی تمام مخلوقات سے پہلے خلق فرمایا ہے چناچہ نبی اکرم (ص) اس بارے آنحضرت میں فرماتا ہے

لما اسری بی الی السماء .... [1] جس رات مجھے آسمان کی سیر لے جایا گیا تو عرش پر میری نظر پڑی کہ وہاں لکھا ہوا تھا "لا إله الاّ اﷲ محمد رسول اﷲ أیده بعلی...."
اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے محمّد اسکے رسول ہیں اور علیؑ کے زریعے ہم نے انکی تایئد کی ہے،اور میں نے عرش پر علیؑ و فاطمہؑ اور باقی گیارہ معصومینؑ کے مقدس انوار کو دیکھا جنکے درمیان حضرت حجتؑ کا نور کوکب درّی کی مانند درخشان اور چمک رہا تھا میں نے عرض کیا پروردگار یہ کس کا نور ہے،اور وہ کن کے انوار ہیں؟ آواز آئی یہ تیرے فرزندان ائمہ معصومینؑ کے انوار ہیں اور یہ نور حجت خداؑ کا نور ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی۔

----

(1): - سید ہاشم بحرینی: مدینۃ المعاجز ص ۱۵۳-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اسی طرح امیر المومنین فرماتے ہیں رسول خدا (ص) نے مجھ سے فرمایا : لمــا عرج بی إلی السـمـاء....... فقلت یا رب و من أوصـیائی فنودیت یا محمد أن أوصـیاءك المکتوبون علی سـاق العرش فنظرت و أنا بین یدی ربی إلی ساق العرش فرأیت اثنی عشر نورا فی کل نور سطر أخضر مکتوب علیه اسـم کل وصـی من أوصـیائی أولهم علی بن أبی طالب و آخرهم مهدی أمتی [1] ''جب مجھے آسمان کی سیر پر لے جایا گیا..... تو میں نے عرض کیا پروردگارا کون ہیں میرے اوصیا ، ندا آئی یا محمد (ص) تمھارے اوصیا کے نام ساق عرش پر لکھے گیے ہے میں نے عرش کی طرف نظر کی تو گیارہ انوار ایسے دیکھا ہر نور میں ایک سبز لکیر ہے جس پر میرے ہر ایک وصی کے اسم گرامی لکھا گیا ہے سب سے پہلے علی ابن ابی طالبؑ کا اسم گرامی اور آخر میں میری امت کا مہدیؑ کا نام تھا۔

ب: آپؑ خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ فیض ہیں

بعض روایات کے روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ امام زمانہ واسطہ فیض و برکت ہیں۔ جناب شیخ مفید ابن عباس کے واسطے رسول خدا (ص) سے نقل کرتے ہیں: قال رسـول الله ص ذکر الله عز و جل عبادة و ذکری عبادة و ذکر علی عبادة و ذکر الأئمة من ولده عبادة و الذی بعثنی بالنبوة و جعلنی خیر البریة إن وصیی لأفضل الأوصیاء و إنه لحجة الله علی عباده و خلیفته علی خلقه و من ولده الأئمة الهداة بعدی بهم یحبس الله العذاب عن أهل الأرض و بهم یمسك السماء أن تقع علی

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

الأرض إلا بإذنه و بهم يمســـك الجبال أن تميد بهم و بهم يســـقى خلقه الغيث و بهم يخرج النبات أولئك أولياء الله حقا و خلفائى صـــدقا عدتهم عدة الشهور و هى اثنا عشر شهرا.....[2]

----

(1):- صدوق: كمال الدين ج: 1 ص: 25٦

(2):- شيخ مفيد: الاختصاص ص: 22٢

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

آنحضرت (ص) نے فرمایا: اللہ کا ذکر اور میرا ذکر عبادت ہے، اور علیؑ کا ذکر اور انکے فرزندان ائمہؑ کا ذکر بھی عبادت ہے، قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبوّت پر مبعوث کیا ہے-......... اور میرے بعد علی ابن ابی طالبؑ اور انکے فرزندان ائمہ ھداءؑ ہونگے انھیں کے واسطے ض اللہ تعالی اہل زمین سے عذاب کو ٹال دے گا اور انھیں کی برکت سے آسمان ٹوٹ کر زمین پر آنے سے بچالے گا، اور انھیں کی خاطر پہاڑوں کو بکھر جانے نہیں دے گا اور انھین کے طفیل سے اپنی مخلوقات کو باران رحمت سے سیراب کرے گا اور زمین سے سبزہ نکالے گا، وہی لوگ ہیں جو اللہ کے حقیقی دوست اور جانشین ہیں ...... نیز امام علی ابن حسین فرماتے ہین : وَ بِنَا يُمْسِكُ الْأَرْضَ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ بِنَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ تُنْشَرُ الرَّحْمَةُ وَ تَخْرُجُ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ وَ لَوْ لَا مَا فِي الْأَرْضِ مِنَّا لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا[1] ہمارے ذریعہ سے زمین اپنی اہل کے ہمراہ پابرجا ہے اور ہمارے ذریعہ سے آسمان بارش برساتا ہے اور اسکی رحمتین پھیل جاتی ہین اور زمین سے برکات نکل آتی ہین اسی طرح دعاے عدلیہ کا فقرہ ہے جس میں آیا ہے: ''ثم الحجة الخلف القائم المنتظر المھدی المرجی .....ببقائه بقيت الدّنيا وبيمنه رُزق الورى وبوجوده ثبتت الأرض والسماء وبه يملاء الله الأرض قسطاً وعدلاً بعد ما ملئت ظلماً وجوراً '' میں گواہی دیتا ہوں انکے فرزند حجت خدا وجانشین وامام؛ قائم منتظر مہدی عجل اللہ فرجہ جن کے ساتھ عالم کی اُمید وابستہ ہے انکے وجود سے دنیا باقی ہے اور انکی برکت سے مخلوق روزی پارہی ہے، اور انکے وجود سے زمین وآسمان قائم ہیں اور انھیں کے زریعے خدا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی

پس ان روایات کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ اس دور میں امام زمانہ خالق و مخلوق کے درمیاں واسطہ فیض ہیں اور انکے واسطے سے زمیں وآسمان اپنی جگہ ثابت اور حرکت میں ہیں اور انکے واسطے سے تمام مخلوقات تک رزق پہنچتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):- کمال الدین وتمام النعمۃ/ج1/207/21ص: 201

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ج: آپؑ کی معرفت کے بغیر خدا کی معرفت کامل نہیں ہے

امام حسین سے خدا کی معرفت کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت نے فرمایا: "معرفة اھل کلّ زمان امامھم الذّی یجب طاعته"[1] ہر زمانہ میں لوگوں کے اپنے امام کی معرفت مراد ہے جنکی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا ہے۔اسی طرح امام محمد باقر نے فرمایا: "انما یعرف اللہ عزوجل ویعبدہ من عرف اللہ وعرف امامہ منّا اہل البیت"؛ صرف وہ شخص خدا کی معرفت حاصل کر سکتا ہے اور اسکی عبادت کر سکتا ہے جس نے اللہ اور ہم اہل بیتؑ میں سے اپنے امام کو پہچان لیا ہو یا اہل بیت اطہارؑ کی امامت کا انکار کو کفر سے تعبیر کیا ہے (یعنی خدا کے انکار) اگرچہ وہ شخص کلمہ گو ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ چھٹے امام سے روایت ہے آپ فرماتے: "من عرفنا کان مومنا ومن انکرنا کان کا فراً"[2] جس نے ہماری معرفت حاصل کرلی وہ مومن ہے اور جس نے ہمارا انکار کیا وہ کافر ہے۔اسی طرح بعض روایت میں آیا ہے کہ امام خدا اور مخلوقات کے درمیان پرچم ہدایت ہے لہٰذا انکی معرفت کے بغیر اللہ تعالی کی معرفت ممکن نہیں ہے۔

د: آپ تمام انبیاءؑ کے کمالات کا مظہر ہیں

متعدد روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی شخصیت جامع ترین شخصیت ہے اور آپ میں تمام انبیاء کے کمالات پائے جاتے ہیں جس طرح آپکے آباواجداد کی ذوات مقدسہ تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات کی حامل تھی سلمان فارسی نے آنحضرت (ص) سے روایت نقل کہ ہے آپ فرماتے ہیں:

----

(1):- مجلسی: بحار انوار، ج ۴۳، ص ۲۲۔

(2):- کلینی: کافی، ج 1، 181۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْأَئِمَّةُ بَعْدِی اثْنَا عَشَرَ عَدَدَ شُهُورِ الْحَوْلِ وَ مِنَّا مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهُ هَيْبَةُ مُوسَى وَ بَهَاءُ عِيسَى وَ حُكْمُ دَاوُدَ وَ صَبْرُ أَيُّوبَ .[1] میرے بعد بارہ امام سال کے بارہ مہینوں کے برابر امام ہونگے اور اس امت کا مہدیؑ بھی ہم سے ہی ہوگا جس میں موسی کی ہیبت، عیسی کی عزت وبہاء، داود کی قضاوت، اور ایوب کا صبر سب موجود ہوگا

اسی طرح چھٹے امام فرماتے ہیں: إنّ قائمنا اهل البيت عليهم السلام اذا قام لبس ثياب علي وسار بسيرة علي عليه السلام [2] ہمارے قائم جب قیام کریں گے، تو اپنے جد علی علیہ السلام کے لباس زیب تن کریں گے، اور انکی سیرت پر چلیں گے

کسی اور روایت میں امام رضا (ص) انکی مثالی شخصیت کے بارے میں فرماتے ہیں: للإمام علامات يكون أعلم الناس و أحكم الناس و أتقى الناس و أشجع الناس و أسخى الناس و أعبد الناس .... [3] "حضرت ولی عصر لوگوں میں سب سے زیادہ دانا؛ حلیم، بردبار اور پرہیزگار ہونگے وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والا؛ عابد اور عبادت گزار ہونگے ...."

ھ: آپ تمام انبیاء اور ائمہ کی اُمیدوں کو زندہ کریں گے

قرآن مجید نے مختلف مقامات پر واضح طور پر بیاں کیا ہے کہ پروردگار عالم نے تمام انبیاء کو دو بنیادی مقصد کے خاطر بیجھے، ایک شرک وبت پرستی کو صفحہ ھستی سے مٹا کر توحید و یکتاپرستی کو رائج دینے اور دوسرا یہ کہ سماج سے ظلم و تربریت کی ریشہ کنی کرکے اسکی جگہ عدل و پاکدامنی کو رواج دینا تھا- لیکن ہم دیکھتے ہیں اب تک روئے زمین پر یہ مقصد تحقق نہیں پایا ہے

----

(1):- کلینی: کافی، ج1، ص 181-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):- صافی گلپائی گانی: منتخب الاثر فصل ا ص ۲٦- علی بن محمد خزاز قمی: کفایۃ الاثر ص: 4

(3):- مجلسی: مرآۃ العقول ج ۴ ص ۳٦۸-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جبکہ تمام علماء، دانشور حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ تمام انبیاء کے بعثت کا مقصد اور ہدف حضرت ولی عصر اروا حنا لہ الفداءؑ کے مبارک ہاتھوں سے انکے آفاقی قیام کے سائے میں تحقق پائے گا، اور انھیں کے زریعے کفر وشرک کا ریشہ خشک ہو جائے گا، اور ظلم بربریت کے اس تاریک دور کا خاتمہ ہو کر عدل وتوحید کا سنہری دور پورے زمین پر غالب آئے گا- چناچہ سورہ توبہ کے ۳۲ اور ۳۳ آیات کے ذیل میں تمام شیعہ مفسرین نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ آیہ مبارکہ یہ ہے: يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔواْ نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ يَأْبىَ اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَفِرُونَ٭ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں حالانکہ خدا اس کے علاوہ کچھ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ اپنے نور کو تمام کر دے چاہیے کافروں کو یہ کتنا ہی بُرا کیوں نہ لگے- هُوَ الَّذِى أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقّ لِيُظْهِرَهُ عَلىَ الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ٭ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول (ص) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہیے مشرکین کو کتنا ہی نا گوار کیوں نہ ہو۔

ان قرآنی آیات اور روایات کی روشنی میں آپکی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے، کہ آپکی شخصیت تنہا وہ ذات ہیں جو انبیاء وائمہؑ کی کوششوں کو نتیجہ خیز بنائیں گی اور تمام آسمانی رہبرون کی اُمیدوں کو تحقق بخشیں گے اسی طرح پیغمبر اعظم (ص) انکے وجود اقدس کی برکت سے مؤمنین کے تشفی قلوب اور دلی تمناوں کے (جو کہ حقیقت میں تمام انبیاء اور ائمہ علیہ السلام کی بھی دلی آرزو تھی) پورا ہونے و آپکے علمی مقام و آپکے آنحضرت (ص) کے ساتھ نسبت اور آپ سے دشمنی رکھنے والوں اور تکلیف پہنچانے والوں کی سوء عاقبت بیان کو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قال رسول الله ص الأئمة بعدى اثنا عشر ثم قال كلهم من قريش ثم يخرج قائمنا فيشفى صدور قوم مؤمنين إلا أنهم أعلم منكم فلا تعلموهم

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ألا إنهم عترتی من لحمی و دمی مـا بال أقوام يؤذونی فيهم لا أنالهم الله شفاعتی[1]

----

(1):- محقق طبرسی: الاحتجاج ج: 2ص: 437

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

رسول اللہ (ص) نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہونگے؛ پھر فرمایا سب کے سب قریش سے ہونگے پھر ہمارے قائم ظہور کریں گے جسے مؤمنین کے دلوں کو تشفی ملے گی؛ لیکن یاد رکھنا وہ (یعنی بارہ امام) تم سے بہتر اور زیادہ علم رکھتے ہیں؛ کبھی انھیں سمجھانے کی کوشش نہ کرنا! خبر دار! وہ لوگ میری عترت؛ میرے گوشت اور خون سے ہیں کیا حال گا ان قوموں کا جو مجھے اذیت دے ان کے حق میں خدا انھیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

اسی لیے روایت میں آیا ہے کی انکی معرفت اور اطاعت رسول اللہ (ص) کی اطاعت اور معرفت ہے اور انکے ظہور کا انکار نبی اکرم (ص) کی رسالت کے انکار کرنے کا برابر ہے اگرچہ وہ شخص مسلمان ہونے کی بنا پر انکی نبوّت کا اعتراف ہی کیوں نہ کرے، چنانچہ آپ (ص) فرماتے ہیں: قال رسول الله ص القائم من ولدی اسمه اسمی و کنیته کنیتی و شمائله شمائلی و سنته سنتی یقیم الناس علی ملتی و شریعتی یدعوهم إلی کتاب الله ربی من أطاعه أطاعنی و من عصاه عصانی و من أنکر غیبته فقد أنکرنی و من کذبه فقد کذبنی و من صدقه فقد صدقنی إلی الله أشکو المکذبین لی فی أمره و الجاحدین لقولی فی شأنه و المضلین لأمتی عن طریقته وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ :.[1] قائم میرا فرزند ہے انکا نام میرے نام پر انکی کنیت میری کنیت پر انکے شکل و شمائل میری شکل و شمائل جیسی ہوں گی اور انکی سنت میری سنت پر ہوگی لوگوں کو میرے دین اور میری شریعت پر پلٹا دیں گے انھیں میرے پروردگار کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے جو انکی اطاعت کرے اس نے میری اطاعت کی ہے اور جو انکی نافرنانی کرئے اس نے میری نافرمانی کی ہے، اور جو انکی غیبت کا انکار کرئے اس نے مجھے انکار کیا ہے اور جو انھیں جھٹلائے اس نے مجھے جھٹلایا ہے اور جس نے انکی امامت اور غیبت کی تصدیق کرئے اسنے میری رسالت کی تصدیق کی ہے....

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):- علی بن محمد خزاز: کفایۃالاثر ص: 45

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اس جیسے بہت سارے روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکی معرفت اور اطاعت نہ صرف رسالت مآب (ص) کی معرفت اور اطاعت ہے اور انکا انکار نہ صرف آنحضرت (ص) کی رسالت کا انکار ہے بلکہ وعدہ الٰھی کا انکار ہے مُقصد خلقت بشریت جو کہ عبادت کاملہ کے پورے انسانی معاشرے میں وجود میں لانا ہے اس مقصد کا انکار ہے

اور دوران غیبت میں ہمارا معاملہ دو مطلب سے خارج نہیں ہے یا یہ کہ ہم کلی طور پر امام زمانہ سے بے گانہ اور اجنبی ہو جائین تو اس صورت میں کل قیامت کے دن میں ہمیں اپنی حسرت کی انگلی مھنہ میں لیتے یہ کہنا ہوگا (یا حسرتا !علی ما فرّطنا فیھا)اے کاش ہم نے اس بارے میں کوتاہی نہ کیا ہوتا !، یا تھوڑی بہت معرفت اور آشنائی امام کی اپنی اندر پیدا کریں۔

اور امام زمانہ کی یہ معرفت جسے ہم نے مختصر انداز میں بیان کیا آپ کی شکل وصورت دیکھے بغیر بھی حاصل کی جا سکتی ہے، لٰہذا ایک مؤمن منتظر کی سب سے بڑی ذمہ داری اپنے وقت کی امام اور حجت خدا کی معرفت اور پہچان ہے کہ جسکے وجود کے بغیر زمین ایک لحظہ بھی اپنی جگہ ثابت نہیں رہ سکتی "لو خلت الأرض ساعة واحدة من حجة الله ،لساخت بأھلھا" (1) اور بھی بہت سی روایات ہر زمانے میں امام زمانہ کے موجود ہونے کی ضرورت پر دلالت کرتی ہیں

۲: امام مہدیؑ کی محبت

معرفت کا لازمہ محبت ہے یہ اس معنی میں کہ جب تک انسان کسی چیز کے بارے میں مکمل شناخت نہیں رکھتا اور اسکی خصوصیات کے بارے میں صحیح علم نہیں رکھتا اور اسکی عظمت وفضائل اسکے مقام و منزلت سے بے خبر ہو اس وقت اسکے ساتھ اپنے لگاو کا اظہار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسکے اپنے دلی رابطہ اور علاقہ پیدا کر سکتا ہے لیکن اس کے بر عکس انسان جس قدر کسی چیز کی عظمت؛ خصوصیات؛ فضائل اور حقیقت سے واقف ہو جائے تو خود بخود اسکی محبت اسکے دل میں آجاتی ہے،اور اسکی طرف توجہ بڑھتی چلی جاتی ہے

----

(1):- صدوق: کمال الدین ج:2 ص:۱۱4-:اعلام الوری 425 -

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور دلی رابطہ روز بروز اور دن بہ دن بڑھتا اور مظبوط ہوتا جاتا ہے-اور خدا اور رسول (ص) اور ائمہ اطہارؑ کی محبت وہ شمع ہے جو انسان کے تاریک دلوں کو پاک و منور کر دیتا ہے، اور انسانوں کو گناہوں ؛برائیوں سے نجات دیتا ہے کیونکہ معرفت محبت کا ستوں ہے اور محبت گناہوں سے بچنے کا عظیم ذریعہ اور تہذیب وتزکیہ نفس کی شاہراہ ہے لہٰذا وایات معصومین میں زمانہ غیبت کے دوران امام عصر ارواحنا لہ الفدء کی محبت پر خاص توجہ دینے پر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے چناچہ رسول اکرم (ص) فرماتے ہیں : "خداوند متعال نے شب معراج مجھ پر وحی کیا : اے محمدؐ ! زمین پر کس کو اپنی امت پر اپنا جانشین بناکے آیا ہے؟ جبکہ خالق کائنات خود بہتر جانتے تھے، میں نے کہا پروردگارا اپنے بھائی علی ابن ابی طالب کو........اچانک میں نے علی ابی طالب ....اور حجت قائم کو ایک درخشان ستارے کی مانند انکے درمیان دیکھا عرض کیا پروردگارا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ تمھارے بعد ائمہؑ ہیں اور یہ قائم ہے جو میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کردے گا اور میری دشمنون سے انتقام لے گا. اے محمد ! اسے دوستی کرو کیونکہ میں انکو اوران سے دوستی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہوں

پس اگرچہ تمام معصومین کی محبت واجب ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حجت کی محبت خاص اہمیت اور خصوصیت کے حامل ہے اسیلۓ آٹھویں امامؑ اپنے آباء واجداد کے واسطے امام علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں،آپ نے فرمایا: قال لی أخی رسـول الله ....ومن أحبّ ان یلقی الله وقد کمل ایمانه وحسـی اسـلامه فلیتولّ الحجة صـاحب الزّمان المنتظر ..[(1)] "مجھ میرے بھای رسول خدل (ص) نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی سے مکمل ایمان اور نیک اسلام کے ساتھ ملاقات کا خواہاں ہے تو اسے چاہے کہ حضرت حجت صاحب الزمان کی ولایت کے پرچم تلے آجائے اور انھیں دوست رکھے" لہٰذا منتظرین کی دوسری سب سے بڑی ذمہ داری امام عصر ارواحنا لہ فداء کی محبت کو اپنے اندر بڑھانا ہے اور ہمیشہ انکی طرف متوجہ رہنا ہے، اور اسکے لیے مختلف ذریعے بیاں ہوئے ہیں، ہم یہاں پر چند اہم موارد احادیث معصومین کی روشنی میں بیاں کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(1):-کافی: ج1، ص179 اورالغیبۃ، نعمانی ص 141 اور کفایۃ الاثر ص 162-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

الف: امام مہدیؑ کی اطاعت اور تجدید بیعت

امام زمانہ ہ کی محبت کے من جملہ مظاہر اور اثار میں سے ایک؛ حضرتؑ کی اطاعت پر ثابت قدم رہنا اور انکی بیعت کی ہمیشہ تجدید کرنا ہے، اور یہ جاننا چاہیے کہ امام اور رہبر اسکے ہر چھوٹے بڑے کاموں سے مطلع اور اسکے رفتار وگفتار کو دیکھتے ہیں، اسکے اچھے اور نیک کاموں کو دیکھ کر انکے دل میں سرور آجاتا ہے جبکہ اسکے برے اور ناشائستہ کاموں کو دیکھ کر انکو دکھ ہوتا ہے، اور دل غم وغصے سے بھر جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ انکی رضا خدا اور رسول (ص) کی رضا ہے اور انکی کسی پر ناراضگی خدا ورسول (ص) کی ناراضگی ہے، اور میرا ہر نیک عمل ہر اچھی گفتار اور ہر مثبت قدم اطاعت کی راہ میں روز موعود کو نزدیک کرنے میں مؤثر ثابت ہوگا، اسی طرح میرا اخلاص، دین ومذہب اور اہل ایمان کی نسبت میرا احساس مسؤلیت؛ انکے ظہور میں تعجیل کا سبب بنے گا۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ امام زمانہؑ کی اطاعت صرف اور صرف پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت اور انکے لائے ہوئے دین کی مکمل پیروی سے حاصل ہوتا ہے، اور جب تک عملی میدان میں اطاعت نہ ہو محبت ومودت معنی ہی نہیں رکھتا یا اگر اجمالی محبت دل میں ہو تو اسے آخری دم تک اطاعت کے بغیر محفوظ رکھنا بہت ہی دور کی بات ہے چناچہ عربی ضرت المثل مشہور ہے (وانت عاصیُ ُ إنّ المحبَ لمن یحبُّ مطیعُ) یہ ساری نافرمانی اور سر پیچدگی کے ساتھ تم کس طرح اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو جبکہ جو جسے محبت کرتا ہے ہمیشہ اسی کا اطاعت گزار ہوتا ہے۔

اسیلےصادق آل محمد دفرماتے ہیں: مَنْ سُرَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ فَلْيَنْتَظِرْ وَ لْيَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَ مَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ وَ هُوَ مُنْتَظِرٌ فَإِنْ مَاتَ وَ قَامَ الْقَائِمُ بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ أَدْرَكَهُ فَجِدُّوا وَ انْتَظِرُوا هَنِيئاً لَكُمْ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ الْمَرْحُومَةُ(1)

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):-الصراطالمستقیم ج:2ص:149

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جو شخص چاہتا ہے، کہ امام زمانہ کے اصحاب میں سے ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ انتظار کرے اور ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے اور نیک اخلاق اپنائے اسی طرح آپ سے ہی دعائے عہد کے یہ فقرات نقل ہوئے ہیں: "اللھم انّی اُجدد لہ فی صبیحۃ یوم ہذا وماعشت فی ایامی .... "خدایا! میں تجدید (عہد) کرتا ہوں ہے، آج کے دن کی صبح اور جتنے دنوں مین زندہ رہوں اپنے عقد و بیعت کی جو میرے گردن میں ہے میں اس بیعت سے نہ پلٹوں گا اور ہمشہ تک اس پر ثابت قدم ہوں گا، خدایا مجھ کو ان کے اعوان وانصار اور ان سے دفاع کرنے والوں میں سے قرار دئے.....

بلکہ متعدد روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے، کہ اہل بیت اطہارؑ کی نسبت جو عہد و پیمان اپنے ماننے والوں کی گردن پر لیا ہے، وہ چھاردہ معصومینؑ کی اطاعت حمایت اور ان سے محبت کا وعدہ ہے

چنانچہ خود امام زمانہؑ نے جناب شیخ مفید کو لکھے ہوئے نامے میں فرماتے ہیں: " و لو أن أشـياعنا وفقهم الله لطاعته على اجتماع من القلوب فى الوفاء بالعهد عليهم لما تأخر عنهم اليمن بلقائنا و لتعجلت لهم السـعادة بمشـاهدتنا على حق المعرفة و صدقها منهم بنا فما يحبسنا عنهم إلا ما يتصل بنا مما نكرهه و لا نؤثره منهم و الله المستعان و هو حسبنا و نعم الوكيل و صلاته على سيدنا البشير النذير محمد و آله الطاهرين و سلم [1]" اگر ہمارے شیعہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی اطاعت کی توفیق عنایت فرمائے، ایک دل اور متحد ہو کر ہمارے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان کو وفا کرتے تو ہمارے احسان اور ہماری ملاقات کا شرف و فیض ان سے ہرگز مؤخر نہ ہوتے: اور بہت جلد کامل معرفت اور سچی پہچان کے ساتھ ہمارے دیدار کی سعادت انکو نصیب ہوتی، اور ہمیں شیعوں سے صرف اور صرف انکے ایک گروہ کی کردار نے پوشیدہ کر رکھا ہے جو کردار ہمیں پسند نہیں اور ہم ان سے اس کردار کی توقع نہیں رکھتے تھے، پروردگار عالم ہمارا بہترین مددگار ہے اور وہی ہمارے لیے کافی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):- مجلسی بحار انوار، ج52، ص140-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

پس حصرت حجت علیہ السلام کے اس کلام سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل بیت اطہارؑ کے چاہنے والوں سے جس چیز کا عہد وپیمان لیا ہے، وہ انکی ولایت ؛اطاعت؛ حمایت اور محبت ہے۔

اور جو چیز امام زمانہ کی زیارت سے محروم ہونے اور انکے ظہور میں تاخیر کا سبب بنی ہے وہ انکے ماننے والوں کے آنجناب کی اطاعت اور حمایت کے لیے آمادہ نہ ہونا ہے،اور یہی اطاعت اور حمایت ظہور کے شرائط میں سے ایک اہم شرط ہے۔

اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امیر المومنین فرماتے ہیں: ''إعلموا أنّ الأرض لاتخلو من حجة للّله عزوجل ولکنّ الله سـيعمى خلقه عنها بظلمهم وجورهم وإسرافهم على انفسهم[1] جان لو زمین ہر گز حجت خدا سے خالی نہیں ہو سکتی۔لیکن عنقریب پروردگار عالم لوگوں کے ظلم وجور اور اپنے نفسوں پر اسراف کرنے کی وجہ سے انھیں انکی زیارت سے محروم کردئے گا۔

پس ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ منتظرین کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری صاحب العصر والزمان کی اطاعت اور تجدید بیعت ہے اور یہی شرط ظہور اور محبت کی شاہراہ ہے کہ جسکے بغیر حقیقی اور کامل محبت حاصل نہیں ہوتی۔

ب: امام مہدی کی یاد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کے بلند مقام کی شناخت اور انکی مودّت و محبت کو اپنے دل میں پیدا کرنے اور اسے رشد دینے کے لیے،ضروری ہے کہ ہمیشہ آنخضرت کو یاد کریں،اور انکی طرف متوجہ رہیں یعنی بہت زیادہ توجہ کرنا چاہیے اور یقینی طور پر یہ اثر رکھتا ہے، کیونکہ مسلم طور پر اگر کوئی اپنی روح ایک چیز کی طرف متوجہ رکھے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اس چیز کے ساتھ رابطہ برقرار نہ ہو۔

----

(1):- طبرسی-الاحتجاج ج:2ص:499-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اسی طرح اگر آپ نے امام زمانہ کو اپنی توجہ کا مرکز بنا لیا تو خود یہ کثرت توجہ ؛روحی کشش ایجاد کر دیتی ہے البتہ استعداد اور ظرفیت کی حفاظت اور شرائط کے ساتھ توجہ اپنا اثر خود بخود چھوڑتا ہے اور روایات کے تاکید بھی اسی لحاظ سے ہے، کہ یہ توجہ اور یاد لا محالہ متوجہ اور متوجہ الیہ کے درمیان رابطہ پیدا کر دیتی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ یہ رابطہ شدت اختیار کر جاتا ہے اور پہلے سے زیادہ مؤثر ہوتا جاتا ہے اور ہمیں بھی آج سے اسکی تمرین کرنا چاہیے اور کم سے کم چوبیس گنٹھوں میں دو وقت صبح اور رات کے وقت اپنے دل کو حضرت بقیۃ اللہ اعظم ارواحنا لہا الفداء کی طرف متوجہ کریں چنانچہ معصومینؑ نے بھی ایک نماز صبح کے بعد دعا عہد پڑھنے دوسرا نماز مغربین کے بعد اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے السلام علیك فی الیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی ”سلام ہو تجھ پر جب رات کی تاریکی چھا جائے اور جب دن کا اُجالا پھیل جائے[1] اور امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: جو شخص اس عہد نامہ کو چالیس صبح پڑھے گا وہ حضرت قائم علیہ السلام کے مددگاروں میں سے شمار ہوگا اور اگر وہ شخص انکے ظہور سے پہلے مر جائے تو اللہ تعالی اسے امامؑ کی خدمت کے لیے مبعوث کرے گا اور اسے ہر کلمہ کے عوض میں ہزار نیکیاں مرحمت فرمائیگا اور ہزار گناہ محو کرے گا[2] اسی طرح ہر روز جمعہ کو امام زمانہ کی تجدید بیعت کرنا مستحب ہے تاہم آسمانی فرشتے بھی جمعہ کے دن بیت المعمور پر جمع ہوتے ہیں اور ائمہ معصومینؑ کے تجدید بیعت کرتے ہیں۔

اور امام مہدیؑ کے ساتھ اس روحی اور دلی توجہ کو مستحکم کرنے اور انکی یاد کو مؤثر بنانے کے لیے کچھ طریقہ کار بھی ہمیں بتائے ہیں ہم ان میں سے بعض موارد یہاں ذکر کرتے ہیں۔

----

(1):- نعمانی: الغیبۃ، باب 10، ص 141۔

(2):- پیام امام زمانہ: ص ۱۸۸، آیۃ اللہ وحید خراسانی کے امام زمانہ کے متعلق تقریر کا ایک حصہ۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

1: امام مہدیؑ کی نیابت میں صدقہ دینااور نماز پڑھنا

امام زمانہ کی محبت کو بڑھانے اور انکی یاد کو زندہ رکھنے اور اپنی دلی توجہ کو متمرکز کرنے کے لیےایک بہت ہی اہم ذریعہ انکی نیابت میں صدقہ دینااور نماز پڑھنا بلکہ ہر نیک کام جس میں خدا کی رضا ہوانجام دینا ہے۔ہماری ان سے دلبستگی وتوجہ اور انکی اطاعت وپیروی ایسی ہونی چاہیے جس طرح خدا ورسولؐ اور خود امام زمانہؑ اور انکے اجداد طاہرینؑ ہم سے چاہتے ہیں ہم جب بھی نماز حاجت بجالائے یا صدقہ دین تو آنجناب کی حاجتوں کو اپنے حاجتوں پر مقدم اور انکی نیابت میں صدقہ دینے کو اپنے اوپر اور اپنے عزیزوں کے اوپر صدقہ دینے پر مقدم کرنا چاہے،اور اپنے لیےدعا کرنے سے پہلے انکے سلامتی اور تعجیل ظہور کے لیے دعا کرنی چاہیے،اسی طرح ہر نیک عمل جو انکے وفاء کا سبب بنتا ہے اپنے کاموں پر مقدم کرئے تاکہ آنحضرت بھی ہماری طرف توجہ کرئے اور ہم پر احسان کرئے [1] اوراس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرورکائنات (ص) فرماتے ہیں: "کسی بندے کاایمان کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنی ذات سے زیادہ مجھ سے اور اپنی خاندان سے زیادہ میری خاندان کو نہیں چاہتا ہو،اسی طرح اسکے نزدیک اپنی عترت سے زیادہ میری عترت اوراپنی ذات سے زیادہ میری ذات عزیزتر نہ ہو۔اسی طرح متعدد روایات میں ائمہ معصومینؑ کو صلہ دینے کے بارے میں آیا ہے،کہ ایک درہم امام کو صلہ میں دینادوملین درہم دیگر کار خیر میں خرچ کرنے کے برابر ہے؛ یا کسی اور روایت میں .آیا ہے ایک درہم جو اپنے امام کو دے‌ئے اسکا ثواب اُحد کی پہاڑی سے بھی سنگین ہے یا مَيّاحُ دِرْهَمٌ يُوصَـــلُ بِهِ الْإِمَامُ أَعْظَمُ وَزْناً مِنْ أُحُدٍ [2] اسی طرح امام کے نیابت میں حج بجالانے؛ زیارت پر جانے ،اعتکاف پر بیٹھنے ،اور صدقہ دینے کی تاکید کیا گیا ہے۔یقیناان کاموں کاایک اہم مقصداورہدف امام زمانہ کی یاد کو ہر وقت اپنے دل ودماغ میں زندہ رکھنا اوران سے اپنی قلبی وروحی توجہ کو تقویت دینااور ان کی محبت میں اضافة کرنا ہے،دوسری عبارت میں یہ کہ ایک حقیقی منتظر کی خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ ہر چیز میں اپنے امام کو یاد رکھے اورانکو کبھی یاد سے جانے نہ دے‌ئے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(1):- مجلسی: ج ۱۰۲، ص ۱۱۱—مصباح الزائر ص ۲۳۵-

(2):- کشف المحجہ: فصل ۱۵۰، ص ۱۵۱-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2: انکے فراق کی داغ میں ہمیشہ غمگین رہنا.

بعض معصومینؑ بھی امام زمانہؑ کی غیبت کے دوران کو یاد کرتے ہوئے انکے شوق دیدار میں آنسو بھاتے تھے اور ان سے زیارت کی تمنا کرتے تھے ہاں تک امام زمانہ کی فراق میں مہموم و غمگین ہونا مومن کی نشانیوں میں سے شمار کیا ہے جیساکہ امیر المؤمنین اپنے حقیقی چاہنے والوں کی اوصاف اور نشانیاں یوں بیاں فرماتے ہیں

"ومن الدلائل ان يُرى من شـــوقه مثل السـقيم وفى الفؤاد غلائلٌ

ومن الدلآئل ان يرى من أُنســه مســتوحشاَ من كل ما هو مشاغلٌ

ومن الدلآئل ضـحـكه بين الورى والقلب مخزون كقلب الثاكل "

انکی نشانیوں، میں سے ایک یہ ہے کہ شدت شوق کی وجہ سے بیمار جیسے نظر آئیں گے، جبکہ انکا دل درد سے پھٹ رہا ہوگا۔

انکی دوسری نشانی یہ ہے کہ اپنے محبوب کے اُنس میں اس طرح نظر آئیں گے، کہ ہر وہ چیز جو انہیں محبوب سے دور کر دیتی ہے اس سے بھاگ جاتے ہونگے۔

اور تیسری نشانی یہ ہے کہ دیکھنے میں خندان نظر آئیں گے، جبکہ انکا دل اس شخص کی طرح محزون و مغموم ہوگا جسکا جوان بیٹا اس دنیا سے فوت کر گیا ہو۔

لیکن خصوصیت کے ساتھ امام ولی عصرؑ کی فراق وجدائی اور انکے مقدس قلب پر جو مصیبتین گزرتی ہیں انکو یاد کرتے ہوئے آنسو بہانا گریہ وزاری کرنے کی بہت ساری فضیلت بیاں ہوئی ہے، اور واقعی اور حقیقی مؤمن کی

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

نشانیوں میں سے قرار دیا ہے چنانچہ چھٹے امام اس بارے میں فرماتے ہیں: إِيَّاكُمْ وَ التَّنْوِيهَ أَمَا وَ اللَّهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِـــنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَ لَتُمَحَّصُـــنَّ حَتَّى يُقَالَ مَاتَ قُتِلَ هَلَكَ بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ وَ لَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ [1] ''

----

(1): - کلینی: اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۶—اور، ج ا ص ۵۳۸ -

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اے مفضل خدا کی قسم تمھارے امامؑ سالوں سال پردہ غیب میں ہونگے اور تم لوگ سخت امتحان کا شکار ہو گا یہاں تک انکے بارے میں کہا جاے گا کہ وہ فوت کر گیا ہے یا انھیں قتل کیا گیا ہے؟... لیکن مؤمنین انکی فراق میں گریاں ہونگے.......

کسی دوسرے حدیث میں جسے جناب شیخ صدوق نے سدیر صیرفی سے روایت کی ہے،کہتے ہیں : قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ الْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَلَى مَوْلَانَا أَبِی عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع فَرَأَيْنَاهُ جَالِساً عَلَى التُّرَابِ وَ عَلَيْهِ مِسْحٌ خَيْبَرِيٌّ مُطَوَّقٌ بِلَا جَيْبٍ مُقَصَّرُ الْكُمَّيْنِ وَ هُوَ يَبْكِی بُكَاءَ الْوَالِهِ الثَّكْلَى ذَاتَ الْكَبِدِ الْحَرَّى قَدْ نَالَ الْحُزْنُ مِنْ وَجْنَتَيْهِ وَ شَاعَ التَّغَيُّرُ فِی عَارِضَيْهِ وَ أَبْلَى الدُّمُوعُ مَحْجِرَيْهِ وَ هُوَ يَقُولُ سَيِّدِی غَيْبَتُكَ نَفَتْ رُقَادِی وَ ضَيَّقَتْ عَلَيَّ مِهَادِی وَ أَسَرَتْ مِنِّی رَاحَةَ فُؤَادِی[1] ایک دن میں؛ مفضل بن عمیر؛ابو بصیر اور ابان بن تغلب ہم سب مولا امام صادق کی خدمت میں شرفیاب ہوئے تو آپکو اس حالت میں دیکھا کہ آپ فرش کو جمع کرکے خاک پر تشریف فرما ہیں، جُبہ خیبری زیب تن کیے ہوئے ہیں-جو عام طور پر مصیبت زدہ لوگ پہنتے ہیں- ،چہرہ مبارک پر حزن واندوہ کی آثار نمایاں ہیں اور اس شخص کی مانندبے تابی سے گریہ کر رہے ہیں کہ جس کا جوان بیٹا فوت کر چکا ہو ،آنکھوں سے آنسوں جاری ہے،اور زبان پر فرمارہے ہیں اے میرے دل کا سرور تیری جدائی نے میرے آنکھوں سے ننید اڑا لی ہے اور مجھ سے چین چھین لی ہے،اے میرے سردار تیری غیبت نے میری مصیبتوں کو بے انتہا کر دی ہے.......روایت بہت ہی طولانی ہے اور بہت ہی ظریف نکات بھی موجود ہیں جو چاہتے ہیں تو مراجعہ کریں

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

پس ان روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ بھی امام زمان علیہ السلام کی غیبت سے نگران اور انکے شوق دیدار میں بے تاب و گریاں تھے۔

----

(1):- کلینی: اصول کافی، ج١، ص٣٣٦ باب غیبت ---- کمال الدین ج: 2 ص 35: بحارالانوار ج: 51 ص: 219

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

۳: علوم و معارف اہل بیتؑ کو رواج دینا

علوم و معارف اہل بیت علیہم السلام کی نشر و اشاعت اور ترویج؛ حقیقت میں اہل بیت اطہارؑ کے امر کی احیا کرنے کے مصادیق میں سے ہے جس کے بہت تاکید کیا گیا ہے"اور منتظرین کی ایک اہم ذمہ داریوں میں سے بھی ہے جس طرح روایت میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں: تَزَاوَرُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِحْيَاءً لِقُلُوبِكُمْ وَ ذِكْراً لِأَحَادِيثِنَا وَ أَحَادِيثُنَا تُعَطِّفُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا رَشَدْتُمْ وَ نَجَوْتُمْ وَ إِنْ تَرَكْتُمُوهَا ضَلَلْتُمْ وَ هَلَكْتُمْ فَخُذُوا بِهَا وَ أَنَا بِنَجَاتِكُمْ زَعِيمٌ ایک دوسرے کی ملاقات کرو، زیارت پر جاو چونکہ تمھارے ان ملاقاتوں سے تمھارے قلوب زندہ اور ہماری احادیث کی یاد آوری ہوتی ہے،اور ہماری احادیث تمھارے ایک دوسرے پر مہربان ہونے کا سبب بنتی ہیں پس تم نے ان احادیث کو لے لیا اور اس پر عمل کیا تو تم کامیاب ہو جاؤ گے نجات پاؤ گے،اور جب بھی اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہلاک ہو جاؤ گے، پس ان احادیث پر عمل کرو میں تمھاری نجات کی ضمانت دونگا"[(1)] اسی طرح کسی دوسرے حدیث میں ابن شعبہ حرّانی نے چھٹے امامؑ سے نقل کیا ہے آپ منتظرین کی توصیف میں فرماتے ہیں: وفرقة احبّونا وحفظوا قولنا ،واطاعو أمرنا ولم يخالفوا فعلنا فاولئك منّا ونحن منهم[(2)] اور ایک گروہ وہ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے،ہمارے کلام کی حفاظت کرتا ہے،ہمارے امر کی اطاعت کرتا ہے اور ہماری سیرت اور فعل کی مخالفت نہیں کرتا ہے، وہ ہم سے ہے اور ہم ان سے ہیں عصر غیبت میں امام زمانہ کی بہترین خدمت جس کی امام صادق علیہ السلام تمنا کرتے تھے ، علوم اہل بیت کی نشر و اشاعت انکی فضائل و مناقب کو لوگوں تک پہنچانا ہے ، جو حقیقت میں دین خدا کی نصرت ہے جس کے بارے میں پروردگار عالم خود فرماتا ہے وَ لَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

لَقَوِیٌّ عَزِیزٌ (3) بے شک اللہ اسکی مدد کرئے گا جو اسکی نصرت کرئے اور بتحقیق خداوند عالم صاحب قدرت اور
ہر چیز پر غلبہ رکھنے والا ہے

----

(1):-وسائل الشیعۃ ج:16 ص:346 بحارالانوار ج:71 ص:358

(2):-تحف العقول:ص 513:اور بحار انوار:ج75،ص 382-

(3):-سورہ حج ۴۰-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

۴: فقیہ اہل بیتؑ کی اطاعت اور پیروی

امام زمانہؑ کی غیبت سے یہ ہر گز مراد نہیں کہ پروردگار عالم نے اس امت کو اپنے آپ پر چھوڑ دیا ہو یا انکی ہدایت ورہبری کا کچھ انتظام نہیں کیا ہو ؟، یہ اسلئے کہ اگرچہ حکمت الٰھی کی بناپر حجت خدالوگوں کے عادی زندگی سے مخفی ہیں، لیکن آپکی نشانیاں اور آثار اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے (بنفسی انت من مغیبٍ لم یخل منّا ، بنفسی انت من نازحٍ ما نزح عنّا)[1]"قربان ہو جاوں آپ پر پردہ غیبت میں ہیں لیکن ہمارے درمیاں ہے، فدا ہو جاوں آپ پر ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں لیکن ہم سے جدا نہیں ہے"

اسلیئے معصومؑ فرماتے ہیں: وإن غاب عن الناس شخصه فی حال هدنة لم یغب عنهم مثبوت علمه[2] "اگرچہ غیبت کے دوران انکی شخصیت لوگوں کی نظروں سے مخفی ہونگی[3] لیکن انکے علمی آثار اہل بصیرت پر عیاں ہوں گے ۔ یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ خود امام لوگوں کے حالات سے آگاہ ہین اور جو علوم علماء اور فقہاء کے نزدیک احادیث اور سیرت کی صورت میں موجود ہیں اوہ بھی انکے ہی آثار ہین۔ لوگ اگرچہ انکے نورانی چہرے کی زیارت سے محروم ہیں اور مستقیم انکی اطاعت نہیں کر سکتے لیکن انکے نائب عام؛ ولی فقیہ اور علماء کی اطاعت کے ذریعے اپنے امام کی اطاعت کر سکتے ہیں، کہ جنکی اطاعت کا خود معصومین علیہم السلام نے حکم دیا ہے'' ''فَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِناً لِنَفْسِهِ حَافِظاً لِدِينِهِ مُخَالِفاً عَلَى هَوَاهُ مُطِيعاً لِأَمْرِ مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِّ أَنْ يُقَلِّدُوهُ[4]. اور فقہامیں سے وہ فقیہ جو اپنے دین کا پابند ہو، نفس پر کنڑول رکھتا ہو ، نفسانی خواہشات کے تابع نہ ہو، اور اپنے مولاکے فرمان بردار ہو تو انکی اطاعت اور پیروی (تقلید) سب عوام پر واجب ہے۔

----

(1) :- دعای ندبہ کاایک فقرہ۔

(2) :- صافی گلپائی گانی : منتخب الاثر، ص ۲۷۲۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(3):-البتہ واضح رہے یہ غیبت کے پہلی معنی کی بنیاد پر ہے

(4):- مجلسی: بحار الانوار،ج2،ص88-وسائل الشیعۃ ج: 27ص: 13

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

یا خود امام زمانہ علیہ الصلاۃ والسلام اس بارے فرماتے ہیں: أَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا إِلَى رُوَاةِ حَدِيثِنَا فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ وَ أَنَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِم [1] اور درپیش مسائل میں ہمارے احادیث کے جاننے والے (فقہاء) کی طرف مراجعت کریں، جس طرح میں ان پر حجت ہوں اسی طرح وہ تمھارے اوپر میری جانب سے حجت ہیں یعنی اگر حجت خدا غیبت میں ہیں تو لوگوں کو بغیر حجت کے رہا نہیں کیا گیا ہے، بلکہ فقہاء ان پر حجت ہیں انکی پیروی خدا اور رسولؐ کی پیروی ہے۔

فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ عَلَيْنَا رَدَّ وَ الرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّه. " [2] اور ہم نے انھیں تمھارے اوپر حاکم بنایا ہے، پس وہ (فقیہ) جو حکم دیتا ہے وہ ہمارے حکم سے دیتا ہے جو ان سے قبول نہ کرے تو گویا اسنے حکم خدا کی بے اعتنائی کہ ہے، اور ہمیں رد کیا ہے اور جو ہمیں رد کرے اسنے خدا کو رد کیا ہے جو حقیقت میں خدا سے شرک لانے کی حد میں ہے یعنی انکی نافرمانی ہمارے نافرمانی ہے اور ہماری نافرمانی خدا کی نافرمانی اور خدا کی نافرمانی شرک ہے اور اھل بیتؑ نے اپنے ماننے والے شیعوں کو ابلیس اور اسکے کارندوں کی شر سے بچا کر رکھنے اور انکے عقیدتی و ایمانی حدود کی نگہبانی کو علماء، فقہاء کی سب سے بڑی ذمہ داری بتائی ہے اور فرمایا ہے: علماء شیعتنا مرابطون فی الثغر الذی یلی إبلیس و عفاریته یمنعونهم عن الخروج علی ضعفاء شیعتنا و عن أن یتسلط علیهم إبلیس و شیعته النواصب ألا فمن انتصب لذلك من شیعتنا كان أفضل ممن جاهد الروم و الترك و الخزر ألف ألف مرة لأنه یدفع عن أدیان محبینا و ذلك یدفع عن أبدانهم " [3] ہمارے شیعوں کے علماء ان

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

حدود کے محافظ اور نگہبان ہیں کہ جن حدود سے گزر کر شیطان اور اسکے کارندے اور پیروان داخل ہوتے ہیں اور یہ علماء ہمارے کمزور شیعوں پر شیطان کے غلبہ آنے اور انھیں بے ایمانی کی طرف سوق دینے سے بچاتے ہیں،

----

(1):-"""" """"ج 53، ص 181 -الغیبۃ للطوسی ص :۲۹۱

(2):- کلینی :اصول الکافی ج : 1 ص :٦٧- تہذیب الاحکام ج : 6 ص : 21۸

(3):-الصراط المستقیم :ج ٣، ص ۵۵، الاحتجاج ج : 2 ص ۳۸۵ : عوالی اللئالی ج ا ص ۱۸.

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

آگاہ رہو جو شخص ہمارے شیعوں میں سے اس ذمہ داری کو ادا کرے اسکی فضیلت اسلام کے تمام دشمنوں سے جنگ کرنے والے مجاہدین سے ہزار ہزار بار زیادہ ہے چونکہ علماء ہمارے ماننے والے محبین کے دین اور عقیدے کی دفاع اور محافظت کرتے ہیں جبکہ مجاہدین انکے بدن اور جسم کی دفاع کرتے ہیں" اور قیامت کے دن پروردگار عالم کی طرف سے ایک منادی ندادے گا کہاں ہے ہیں ایتام آل محمد کی کفالت کرنے والے جوانکی غیبت کے دوران انکی کفالت کرتے تھے(يُنَادِي مُنَادِي رَبِّنَا عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا الْكَافِلُونَ لِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ(ص) النَّاعِشُونَ لَهُمْ عِنْدَ انْقِطَاعِهِمْ عَنْ آبَائِهِمُ الَّذِينَ هُمْ أَئِمَّتُهُم[1]

پس ائمہ اطہارؑ کے ان نورانی کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر غیبت میں فقہاء ؛ علماء اور خصوصاً ولی امر مسلمین کے انکے نزدیک کیا حیثیت ہے اور انکا کہنا نہ ماننا انکے حق میں جفااور امام کے نزدیک انکے مقام کا خیال نہ رکھنا اس شخص کو کس مقام میں لا کر کھڑا کر دیتا ہے اگر چہ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں ہم میں سے بعض خوستہ یا ناخواستہ دشمن کے غلط پڑوپکنڈوں کی زد میں آکر امام زمانہ کے مطیع نمائندوں کے خلاف ناحق زبان کھولنے اور گستاخی کرنے کی جرئت کرتے ہیں جبکہ شیطان اور پیروان شیطان اپنی تمام تر طاقتوں سمیٹ یہ کوشش کررہیں ہیں کہ انھی پڑوپکنڈوں اور افواہوں کے ذریعے مجھ جیسے کمزور مؤمنین کو علماء سے فقہاء سے دور کیا جائے تاکہ انھیں دین اور ایمان کے دائرے سے نکالنا آسان ہو جائے، اور ہم خود بھی جانتے ہیں کہ جو لوگ علماء اور ولایت فقیہ سے کٹ جاتے ہیں حقیقت میں وہ دین اور صراط مستقیم سے کٹ جاتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں- نعوذ باللہ من ذلک - خدا ہمیں بچاکے رکھے -

پس ان روایات سے معلوم ہوتا ہے عصر غیبت میں منتظرین کی ایک اور اہم ذمہ داری علماء ، فقہاء کی اطاعت اور فرمان برداری اور خصوصیت کے ساتھ ولی امر مسلمین کے فرمان پر لبیک کہنا اور انکے نقش قدم پر چلنا ہے ۔ جو کہ حقیقت میں خط ولایت کے ساتھ متمسک رہنا اور صراط مستقیم پر چلنا ہے- خدایا ہمیں ہر دور میں اپنی حجت کو تشخیص دینے اور انکی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرما- آمین ! ثم آمین !

----

(1) :- الصراط لمستقیم ج : 3 ص ۵

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

۵: برادران ایمانی کے ساتھ ہمدردی اور معاونت

ائمہ معصومینؑ کے ارشادات کے مطابق ہر دور کے امام کو اپنے ماننے والے مؤمنین پر ایک مہربان اور فداکار باپ کی حیثیت حاصل ہے، اور تمام مؤمنین کو انکے فرزندی کا شرف حاصل ہے اور یہی وجہ ہے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کے دوران غیبت میں مؤمنین کو ایتام آل محمد سے پکارا گیا ہے، يُنَادِي مُنَادِي رَبِّنَا عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا الْكَافِلُونَ لِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ ص النَّاعِشُونَ لَهُمْ عِنْدَ انْقِطَاعِهِمْ عَنْ آبَائِهِمُ الَّذِينَ هُمْ أَئِمَّتُهُم (1) اور کسی مؤمن بھائی کے ساتھ احسان وہمدردی، اسکے ساتھ تعاون کرنے کو امام زمانہ کے ساتھ تعاون کرنے اور انکے حق میں ہمدردی سے پیش آنے اسی طرح کسی مؤمن بھائی کے حق کشی، اسکے ساتھ بے دردی وبے اعتنائی سے پیش آنے کو امام زمانہؑ پر ظلم وجفا اور انکے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آنے کے برابر شمار کیا گیا ہے۔

لہٰذا منتظرین کی ایک اور بہت ہی اہم ذمہ داری عصر غیبت میں ہر ممکنہ راستوں سے برادران ایمانی کے معاشتی ،سماجی ،اجتماعی اقتصادی، معنوی اور دیگر مختلف قسم کے مشکلات اور گرفتاریوں کو حل کرنے اور انکی ضروریات پورا کرنے کے لیے جد وجہد کرنا ہے۔ چنانچہ اسی اجتماعی ذمہ داری کی اہمیت اور اس پر عمل کرنے والوں کی خدا و رسول اور انکے حقیقی جانشین کے نزدیک قدر ومنزلت کو بیان کرتے ہوئے جناب شیخ صدوق نے سورہ عصر کے تفسیر میں امام صادق سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: (والعصر انّ الإنسان لفی خسر) میں عصر سے مراد قائم کے ظہور کا زمانہ ہے اور (إنّ الإنسان لفی خسر) سے مراد ہمارے دشمن ہیں اور (إلاّ الذین آمنوا) سے مراد وہ مؤمنین ہیں جنہوں نے ہماری آیات کے زریعے ایمان لائیں ہونگے۔ اور (وعملوا الصالحات)یعنی برادران دینی کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کرتے ہیں (وتواصوا بالحق)یعنی امامت اور (وتواصوا بالصبر)

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):- مستدرک الوسائل: ج17ص318

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

زمانہ فترت یعنی وہی غیبت کازمانہ ہے (جس میں امام غائیب پر عقیدہ رکھتے ہیں اوراس راہ مین پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرتے ہیں) (1) یعنی اس سورہ مبارکہ میں نجات یافتہ مؤمنین سے مراد وہ مؤمنین ہیں جنھون نے دوران غیبت میں اپنے مالی، معنوی اسطاعت کے زریعے پسماندہ، بے کس اور ناتوان مؤمنین کے ہم دم اور فریاد رس رہے ہیں۔

اسی طرح کسی دوسرے حدیث میں امام صادق اور امام کاظم دونوں سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى زِيَارَتِنَا فَلْيَزُرْ صَالِحَ إِخْوَانِهِ يُكْتَبْ لَهُ ثَوَابُ زِيَارَتِنَا وَ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَصِلَنَا فَلْيَصِلْ صَالِحَ إِخْوَانِهِ يُكْتَبْ لَهُ ثَوَابُ صِلَتِنَا (2) ''جو شخص ہم اہل بیت سے تعاون کرنے یا صلہ کرنے سے معذور ہو اسے چاہیے ہمارے چاہنے والوں کے ساتھ نیکی اور تعاون کرے تو اسے ہمارے ساتھ تعاون کرنے اور نیکی کرنے کا ثواب عطا ہوگا،اسی طرح اگر ہماری زیارت سے محروم ہیں تو ہمارے دوستوں اوراللہ کے صالح بندوں کی زیارت کریں تو خدا اسے ہماری زیارت کرنے کا ثواب عطا کرے گا

چنانچہ امام موسی کاظم سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَ هُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَ کی ولایت خدا کی ولایت سے متصل ہے) لیکن اگر اسے رد کرلے جبکہ وہ اس شخص کی حاجت پورا کرنے کی توانائی رکھتا ہو تو پروردگار يْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ حَالاً (3) ''کسی کے پاس اسکا مؤمن بھائی کوئی نہ کوئی حاجت لے کر آئے تو اسے یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ خدا کی طرف سے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

رحمت ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے پس اس حالت میں اگر اسکی حاجت پوری کر دے تو اسے ہماری ولایت کے ساتھ متصل کیا ہے اور بے شک اسے خدا کی ولایت حاصل ہوئی ہے (چونکہ اہل بیت اطہارؑ کی ولایت خدا کی ولایت کا ایک حصّہ ہے لہٰذا جو اہل بیتؑ اطہار کی ولایت کے دائرے میں داخل ہو جائے وہ خدا کی ولایت میں آگیا ہے)

----

(1):- صدوق: اکمال الدین: ج۲، ص ۶۵۶-

(2):- طوسی، تہذیب ج۶، ص ۱۰۴—اور کامل زیارات: ص ۳۱۹-

(3):- کلینی: اصول الکافی ج: 2ص :196

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

لیکن اگر اسے رد کر دے جبکہ وہ اس شخص کی حاجت پورا کرنے کی توانائی رکھتا ہو تو پروردگار عالم اسکے قبر میں آگ سے بنائے ہوئے ایک سانپ کو اس پر مسلط کرئے گا جو قیامت تک اسے ڈنستا رہے گا چاہیے اسے خدا معاف کرے یا نہ کرے اور قیامت کے دن صاحب حاجت اسکا عذر قبول نہ کرے تو اسکی حالت پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہو جائے گی۔

اسی طرح متعدد روایات میں کسی مومن بھائی کی حرمت کا خیال نہ رکھنا اسکے ساتھ نیک برتاؤ سے پیش نہ آنا اور اسکے ساتھ تعاون نہ کرنا ائمہ علیہم السلام کے ساتھ تعاون نہ کرنے اور ان مقدس ذوات کی بے حرمتی کرنے کے برابر جانا گیا ہے چنانچہ ابوہارون نے چھٹے امام سے نقل کیا ہے کہتا ہے: قَالَ قَالَ لِنَفَرٍ عِنْدَهُ وَ أَنَا حَاضِرٌ مَا لَكُمْ تَسْتَخِفُّونَ بِنَا قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ خُرَاسَانَ فَقَالَ مَعَاذٌ لِوَجْهِ اللَّهِ أَنْ نَسْتَخِفَّ بِكَ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِكَ فَقَالَ بَلَى إِنَّكَ أَحَدُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِي فَقَالَ مَعَاذٌ لِوَجْهِ اللَّهِ أَنْ أَسْتَخِفَّ بِكَ فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ أَ وَ لَمْ تَسْمَعْ فُلَاناً وَ نَحْنُ بِقُرْبِ الْجُحْفَةِ وَ هُوَ يَقُولُ لَكَ احْمِلْنِي قَدْرَ مِيلٍ فَقَدْ وَ اللَّهِ أَعْيَيْتُ وَ اللَّهِ مَا رَفَعْتَ بِهِ رَأْساً وَ لَقَدِ اسْتَخْفَفْتَ بِهِ وَ مَنِ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ فِينَا اسْتَخَفَّ وَ ضَيَّعَ حُرْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ''[1] ایک دفعہ امام صادق نے کچھ لوگ جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انکے ساتھ میں بھی تھا، ان سے کہا تمھیں کیا ہو گیا ہے ہماری حرمت کا خیال نہیں رکھتے ہو، تو اہل خراسان کا رہنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ ہم آپکو سبک شمار کرے یا آپکے فرمان میں کسی چیز کی بے اعتنائی کرے، امام نے فرمایا ہاں انھی میں سے ایک تم بھی ہو جو ہمارے لاج نہیں رکھتے، اس شخص نے دوبارا کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپکی لاج نہ رکھوں، فرمایا چپ ہو جاؤ کم بخت کیا تم نے اس شخص کی آواز نہیں سنی تھی اس وقت جب ہم جعفہ کے نزدیک تھے اور وہ تم سے کہ رہا تھا کہ مجھے صرف ایک میل تک اپنے سواری پر بٹھا کرلے چلو خدا کہ قسم میں بہت ہی تھکا ہوں، خدا کی قسم تم نے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سر اُٹھا کر بھی اسکی طرف نہیں دیکھا اس طریقے سے تم نے اسکی بے اعتنای کی ہے اور کوئی شخص کسی مومن کی استخفاف کرے اسنے ہمارے بے اعتنائی کہ ہے، اور خدا کی حرمت ضائع کر دی ہے۔

----

(1):- کلینی: روضۃ الکافی، ج۸، ص ۱۰۲-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اسی طرح کسی دوسرے حدیث میں جابر جعفی امام محمد باقر سے نقل کرتے ہیں: و نحن جماعة بعد ما قضينا نسكنا، فودعناه و قلنا له أوصنا يا ابن رسول الله. فقال ليعن قويكم ضعيفكم، و ليعطف غنيكم على فقيركم، و لينصح الرجل أخاه كنصيحته لنفسه.... ، و إذا كنتم كما أوصيناكم، لم تعدوا إلى غيره، فمات منكم ميت قبل أن يخرج قائمنا كان شهيدا، و من أدرك منكم قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيدين، و من قتل بين يديه عدوا لنا كان له أجر عشرين شهيدا. [1] "کہ ہم نے مناسک حج اکٹھے بجا لانے کے بعد جب امام سے الگ ہونے کو تھے آپ سے عرض کیا اے فرزند رسول ہمارے لیے کوئی نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا تم میں سے جو قوی ہے قدرت ومقام رکھتا ہے اسکی ذمہ داری ہے کمزور لوگوں کی مدد کرے اور جو مالدار ہے فقیروں اور بے کسوں پر ترس کریں انکی نصرت کریں ،اوراپنے مومن بھائی کے ساتھ اس طرح خیر خواہی سے پیش آے جس طرح اپنے نفس کے ساتھ خیر خواہ ہے.....اور اگر تم نے ہماری نصیحت پر عمل کیا تو غیروں میں سے شمار نہیں ہوگے- اب اس حالت میں تم میں سے جو شخص قائم آل محمد کے قیام کرنے سے پہلے مر جائے تو وہ شہید کی موت مرا ہے،اور جو اپنی زندگی میں انھیں درک کرلے اور انکے ساتھ جہاد کرے تو اسے دو شہید کا ثواب عطا کرے گا،اور جو شخص انکے ساتھ ہوتے ہوے ہمارے کسی دشمن کو قتل کرلیں تو اسے بیس ۲۰ شہید کا اجر دیا جائے گا- پس ان روایات سے بخوبی یہ واضح ہوتا ہے کہ منتظرین کی اپنے مومن بھائی کی نسبت کیا ذمہ داری ہے اور اس اجتماعی ذمہ داری کی کیا اہمیت ہے کہ جس کا خیال رکھنا ہم سب کا شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

٦: خودسازی اور دیگر سازی

منتظرین کی ایک اور اہم ذمہ داری خودسازی و اپنے جسم وروح کی تربیت کے ساتھ ساتھ دیگر سازی اور ہم نوع کی تربیت بھی ہے، خودسازی اور دیگر سازی ایک اہم دینی وظیفہ ہونے کے ساتھ بزرگ ترین اور عالی ترین انسانی خدمات میں سے بھی شمار ہوتا ہے

----

(1) :-امالی طوسی، ص ۲۳۲—اور بحار انوار، ۵۲، ص ۱۲۲، ح ۵-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور اسلامی تعلیمات میں بھی حضرت ولی عصرؑ اور انکے جان بہ کف آصحاب تاریخ انسانیت کے پرہیزگار؛ متقی اور صالح ترین افراد ہونگے چنانچہ انکے توصیف میں ارشاد باری تعالی ہوتا ہے: وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ[1] اور ہم نے ذکر کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ہے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے۔

اسی طرح احادیث معصومین میں بھی امام عصرؑ کے آصحاب وہ لوگ ہونگے جنھیں خدا اور رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کی صحیح معرفت حاصل ہوگئی، اخلاق اسلامی سے متخلق؛ نیک کردار کے مالک؛ عملی میدان میں ثابت قدم و پائیدار؛ دستورات دینی کے مکمل پابند اور فرامین معصومینؑ کے سامنے سر تسلم خم ہونگے۔

چنانچہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نہج البلاغہ میں انکے توصیف میں فرماتے ہیں: وَ ذَلِكَ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ إِنْ شَهِدَ لَمْ يُعْرَفْ وَ إِنْ غَابَ لَمْ يُفْتَقَدْ أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَ أَعْلَامُ السُّرَى لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَ لَا الْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ أُولَئِكَ يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُمْ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ وَ يَكْشِفُ عَنْهُمْ ضَرَّاءَ نِقْمَتِهِ.

"[2] اخری زمانہ وہ زمانہ ایسا ہوگا جس میں صرف وہ مؤمن نجات پاسکے گا کہ جو گمنام اور بے شر ہوگا مجمع اسے نہ پہچانے اور غائب ہو جائے تو کوئی اسکی تلاش نہ کرئے یہی لوگ ہدایت کے چراغ اور راتوں کے مسافروں کے لیئے نشانیان منزل ہوں گے نہ ادھر ادُھر لگاتے پھرین گے اور نہ لوگوں کے عیوب کی اشاعت کریں گے؛ ان کے لئے اللہ رحمت کے دروازے کھول دے گا اور ان سے عذاب کی سختیوں کو دور کردے گا

----

(1):-انبیاء: ۱۰۵-

(2):- نہج البلاغہ، خ ۱۰۳، ص ۲۰۰، ترجمہ سید ذیشان حیدر جوادی-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اسی طرح صادق آل محمد سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں: "جو شخص چاہتا ہے کہ حضرت قائمؑ کے اصحاب میں سے ہوں اسے چاہیئے انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ پرہیزگاری اور نیک اخلاق کو پنائے، پھر اگر وہ اس حالت میں انکے قیام سے پہلے مر جائے اور بعد میں ہمارا قائم قیام کرئے تو اسے ایسا اجر دیا جائے گا جیسے اس نے حضرت کو درک کیا ہو. [1]اور خود معصومینؑ کے فرمان کے مطابق مبغوض ترین فرد وہ شخص ہے جو مؤمن اور امام زمانہ کے منتظر ہونے کا دعوا کرے لیکن قول و فعل میں انکے دیے ہوئے دستورات اور دینی قوانین کے مخالفت سمت قدم اٹھائے چنانچہ اسی نقطے کی طرف اشارۃ کرتے ہوئے امام زین العابدین فرماتے ہیں: لَا حَسَبَ لِقُرَشِيٍّ وَ لَا لِعَرَبِيٍّ إِلَّا بِتَوَاضُعٍ وَ لَا كَرَمَ إِلَّا بِتَقْوَى وَ لَا عَمَلَ إِلَّا بِالنِّيَّةِ وَ لَا عِبَادَةَ إِلَّا بِالتَّفَقُّهِ أَلَا وَ إِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ مَنْ يَقْتَدِي بِسُنَّةِ إِمَامٍ وَ لَا يَقْتَدِي بِأَعْمَالِهِ. "[2] کسی کو عربی اور قریشی ہونے کی بناپر دوسروں پر کسی قسم کی فوقیت اور برتری حاصل نہیں ہے سوائے تواضع کے اور کسی کو کوئی کرامت حاصل نہیں ہے الا یہ کہ تقوای اختیار کرے اور کوئی عمل نہیں ہے سوائے نیت کے اور کوئی عبادت نہیں ہے سوائے تفقہ کے (یعنی عبادت درست معرفت کے ساتھ ہے) پس ہوشار رہو! پروردگار عالم کے نزدیک مبغوض ترین شخص وہ ہے جو ہماری ملت اور مذہب پر ہو لیکن عمل میں ہماری پیروی واقتداء نہ کرے۔ اسی طرح امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: إِنَّا لَا نَعُدُّ الرَّجُلَ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ لِجَمِيعِ أَمْرِنَا مُتَّبِعاً مُرِيداً أَلَا وَ إِنَّ مِنِ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَ إِرَادَتِهِ الْوَرَعَ فَتَزَيَّنُوا بِهِ يَرْحَمْكُمُ اللَّهُ وَ كَبِّدُوا أَعْدَاءَنَا بِهِ يَنْعَشْكُمُ اللَّهُ [3]"ہم کسی کو مومن نہیں جانتے جب تک وہ ہماری مکمل پیروی نہ کرئے اور یہ جان لو ہماری پیروی پرہیزکاری اور تقوای اختیار کرنے میں ہے، پس اپنے آپکو زہد و تقوای کے ذریعے زینت دو تاکہ خدا تمھیں غریق رحمت

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

کرئے ،اور اپنے تقوای کے ذریعے ہمارے دشمنوں کو سختی و تنگی میں ڈال دو تاکہ خدا تمھیں عزت کی زندگی عطا کرے۔

----

(1):-غیبة نعمانی: ص ١٠٦

(2):- کلینی: روضة الکافی، ص ٢٣٤، ح ٣١٢-

(3):- کلینی: اصول کافی، ج ٢، ص ٧٨، ح ١٣-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

پس ان روایات اور دوسری متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہم نے ان مقدس ہستیوں کو اپنے مولا ومقتدا قبول کیا ہے تو وہ ذوات بھی ہم سے یہ توقع رکھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہم عمل و کردار میں انکے نقش قدم پر چلیں اسی لیے معصومینؑ فرماتے ہیں: کہ تم ہمارے لئے زینت کا باعث بن جاؤ ننگ وعار کی باعث مت بنو [1]

۷: شبہات اور بدعتوں کا مقابلہ

زمان غیبت میں ہم سب کی خصوصاً علماء اور بیدار طبقے کہ ایک اہم فرائض معاشرے میں خود غرض یا سادہ لوح دوستوں کے ہاتھوں مختلف قسم کے بدعتوں اور ان شبھات کا مقابلہ کرنا ہے جو امام زمان ہ کی غیبت کی وجہ سے انکے بارے میں وجود میں آئی ہیں چنانچہ امام صادق علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں: إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَ الْبِدَعِ مِنْ بَعْدِى فَأَظْهِرُوا الْبَرَاءَةَ مِنْهُمْ وَ أَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَ الْقَوْلَ فِيهِمْ وَ الْوَقِيعَةَ وَ بَاهِتُوهُمْ كَيْلَا يَطْمَعُوا فِى الْفَسَادِ فِى الْإِسْلَامِ وَ يَحْذَرَهُمُ النَّاسُ وَ لَا يَتَعَلَّمُوا مِنْ بِدَعِهِمْ يَكْتُبِ اللَّهُ لَكُمْ بِذَلِكَ الْحَسَنَاتِ وَ يَرْفَعْ لَكُمْ بِهِ الدَّرَجَاتِ فِى الْآخِرَةِ" [2] میرے بعد اہل تردید (یعنی جو ائمہ کی ولایت وامامت کے متعلق شک وتردید کا اظہار کرے) اور اہل بدعت (یعنی دین میں نئی چیز ایجاد کرنے والا جسکا دین سے کوئی ربط نہ ہو) کو دیکھیں تو ان لوگوں سے اپنی برائت وبیزاری کا اظہار کرو، اور اس طرح انکے خلاف پروپگنڈہ کرو کہ آیندہ کوئی اسلام میں اس طرح کی فساد پھلانے کی جرئت نہ کرئے اور لوگ خود بخود ان سے دور ہو جائیں اور انکی بدعتوں کو نہ اپنائیں اگر ایسا کیا تو پروردگار عالم اسکے مقابلے میں تمھیں حسنہ دیا جائے گا اور تمھارے درجات کو بلند کرے گا۔

اسی طرح بعض شبھات دشمنوں نے خود امام زمانہؑ کے بارے میں لوگوں کے حضرت مہدی پر عقیدے کو کمزور کرنے اور اس میں خلل پیدا کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے جیسا کہ آج کل نٹ پر ۱۰ ہزار سے زیادہ شبھات انکے متعلق دیا گیا ہے؛ تو علماء کی ذمہ داری ہے کہ ان شبھات کا مقابلہ کریں

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

----

(1):- کلینی: کافی، ج ۲، ص ۷۷، ح ۹-

(2):- کلینی: اصول کافی، ج ۲، ص ۳۷۵، ح ۴

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور بطوراحسن جواب دیں اور لوگوں کو امام زمانہ ہ کے مقدس وجود کی طرف جذب ہونے کازینہ فراہم کریں لہٰذا ہماری اس اہم زمہ داری اور عصر غیبت میں رونما ہونے والے شبھات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام صادق فرماتے ہیں:..... فإیاکم و الشك و الارتیاب و انفوا عن أنفسکم الشکوك و قد حذرتکم فاحذروا أسأل الله توفیقکم و إرشادکم[1] خبردار شک وریب سے پرہیز کرنا، (یعنی انکے غیبت اور ظھور کے بارے میں) اپنے دلوں سے شکوک وشبھات باہر نکال دو میں نے تم لوگوں کو برحزر کردیا ہے لہٰذا تم لوگ اس قسم کے شک وتردید سے باز رہو (چونکہ اس امر میں شک صراط مستقیم میں شک کے برابر ہے) میں اللہ تعالی سے تمھارے لئے توفیقات اور ہدایت کی دعا کروں گا۔

اسی طرح رسول اکرم (ص) فرماتے ہیں:......... یا جابر إن هذا الأمر أمر من أمر الله و سر من سر الله مطوی عن عباد الله فإیاك و الشك فیه فإن الشك فی أمر الله عز و جل کفر[2] اے جابر.....انکی غیبت اور ظہور میں شک کرنا خدا سے کفر اختیار کرنے کے برابر ہے۔

اور ہم سب جانتے ہیں کی آج کا دور ایسا دور ہے جس میں ایک طرف دشمن مختلف شبہات اور غلط پروپکنڈوں کے ذریعے لوگوں کو عقیدہ انتظار اور اسکی حقیقت سے دوررکھنے اور انکے دلوں میں شک وتردید پیدا کرنے کے درپے ہیں تو دوسری طرف جعلی اور فرصت طلب افراد امام زمانہؑ کے مقدس نام پر مؤمنین کے انکی نسبت صادقانہ عقیدے سے سوءِ استفادہ کرنے اور مختلف قسم کی دکانین کھولنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں لہٰذا علماو اور ذمہ دار افراد کی ذمہ داری ان دونوں حدود پر دشمن کے مقابلہ کرنا ہے

----

(1):-الغیبۃللنعمانی ص 150،ح۸۔

(2):-صدوق اکمال الدین: ج ۱، ص ۲۸۷۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

۸: بے صبری سے پرہیز کرنا

اس میں کوئی شک نہیں کہ عصر غیبت مشکلات اور مصائب کے ہجوم لانے کا زمانہ ہے اور مومنین سے مختلف قسم کی سختیوں اور گرفتاریوں کے ذریعے سے امتحان لیا جائے گا تاکہ اس طرح نیک و بد؛ صادق و کاذب اور مومن و منافق میں تمیز ہو جائے اور یہ ایک سنت الٰہی ہے اس امت یا اس زمان کے لوگوں تک محدود نہیں بلکہ گزشتہ امتوں سے لیا گیا ہے اور آئیند آنے والے نسلوں سے بھی تا قیامت تک مختلف ذریعوں سے امتحان لیا جائے گا۔

چناچہ اسی سنت الٰھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پروردگار عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے: مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ.....⋆ "[1] اللہ تعالی مومنین کو منافقین سے جس حالت میں نا مشخص ہے نہیں رکھا جائے گا، یہاں تک (امتحان کے ذریعے) خبیث اور طیب میں تمیز پیدا ہو جائے۔ اسی طرح سورہ عنکبوت کی آیت نمبر ۲ میں فرماتا ہے: أَ حَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُونَ⋆ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ [2] "کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ صرف اس بات پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ وہ یہ کہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور انکا امتحان نہیں ہوگا ☆ بےشک ہم نے ان سے پہلے والوں کا بھی امتحان لیا ہے اور اللہ تو بہر حال یہ جاننا چاہتا ہے کہ ان میں کون لوگ سچے ہیں اور کون جھوٹے ہیں"

----

(1): - سورہ آل عمران: ۱۷۹۔

(2): - سورہ عنکبوت: ۲۔۳۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور ناطق قرآن علی ابن ابی طالبؑ اسی بارے میں فرماتے ہیں :..... ِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَاذَكُمْ مِنْ أَنْ يَجُورَ عَلَيْكُمْ وَ لَمْ يُعِذْكُمْ مِنْ أَنْ يَبْتَلِيَكُمْ وَ قَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ وَ إِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِين(1) لوگواللہ تعالی کسی پر ظلم نہیں کرتا لیکن کبھی یہ ضمانت نہیں دیا ہے کہ تم سے امتحان بھی نہیں لیا جائے گا، اور خدا سب سے بڑ کر سچا ہے، یوں فرماتا ہے" بے شک ان حوادث اور وقعات میں علامتیں اور نشانیان ہیں اور ہم اچھے اور بُرے سب بندوں سے امتحان لیتے ہیں ۔"

اور انھیں نشانیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام صادق فرماتے ہیں : ہمارے قائم کے ظھور سے پہلے مومنین کے لئے خدا کی جانب سے کچھ نشانیاں ہیں ، عرض ہوا یا ابن رسول اللہ وہ نشانیاں کیا ہیں ؟ فرمایا وہ نشانیاں اس کلام الھی میں ذکر ہوئی ہیں اور اس آیت کی تلاوت کی "وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْ‏ءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَراتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ" (2) اور یقیناً ہم تم سے خوف، بھوک اور اموال، نفوس اور ثمرات کی کمی سے امتحان لیا جائے گا اور اے پیغمبر (ص) آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیں" بے شک تم سے امتحان لیا جائے گا یعنی حضرت قائم کے خروج سے پہلے مومنین سے سلاطین جور سے ترس ، منگائی ، گرانی کی وجہ سے بھوک ؛ گرسنگی ، تجارت میں ورشکستگی و ناگھانی موت اور فصل وکاشت میں نقصان کے ذریعے امتحان لیا جائے گا، پھر فرمایا اے محمد بن مسلم یہ ہے اس آیت کی تاویل جسکی تاویل (وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا وَ ما يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُولُوا الْأَلْباب (3) سوائے خدا اور راسخین فی علم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

----

(1) :- نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۳ اردو ترجمہ سید ذیشان حیدر-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):-بقرہ:۱۵۵-

(3):-آل عمران:۷-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور امام زمانہؑ کے طول غیبت کے دوران مختلف قسم کے سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کی توصیف میں پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیںؐ: قَالَ(ص) طُوبَى لِلصَّابِرِينَ فِي غَيْبَتِهِ طُوبَى لِلْمُقِيمِينَ عَلَى مَحَجَّتِهِمْ أُولَئِكَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ . . .[1] خوش ہیں وہ لوگ جو اس کی غیبت کے زمانہ میں صبر سے کام لیں خوش ہیں وہ لوگ جو اسکی محبت پر ثابت قدم رہیں، ان ہی لوگوں کی تعریف میں اللہ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے، اور وہ لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور متعدد روایات میں انکی غیبت کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں واذیتوں پر بے صبری کرنے سے منع کیا گیا ہے اور قضاء وقدر کے سامنے تسلم ہونے کا حکم دیا ہے جیسا کہ شیخ کلینی نے اپنی سند امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرت نے فرمایا:

كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ وَ هَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ نَجَا الْمُسَلِّمُونَ[2] ظہور کے وقت تعین کرنے والے ہلاکت میں ہوں گے لیکن قضاوقدر الہی کے سامنے تسلیم ہونے والے نجات پائیں گے

۹: جوانوں کی مخصوص ذمہ داری

اسلامی تعلیمات میں جوانی اور جوان طبقے کو خاص اہمیت اور مخصوص مقام حاصل ہے، انکے ساتھ الفت ، عطوفت کے ساتھ پیش آنے اور ہمیشہ اچھی نگاہوں سے دیکھنے پر زور دیا گیا ہے جس طرح رسول اکرم (ص) کا فرمان ہے: اوصیکم بالشباب خیراً فإنّھم ارقّ افئدةً انّ اللہ بعثنی بالحق بشیراً و»نذیراً فحالفنی الشباب وخالفنی الشیوخ. تمھیں وصیت کرتا ہوں ان جوانوں کے بارے میں جو پاک دل ہوتے ہیں، جب اللہ تعالی نے مجھے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا تو یہ جوان تھے جنھوں نے میرے ساتھ دیا جبکہ عمر رسیدہ افراد نے میری مخالفت کی۔

----

(1):- مجلسی: بحار الانوار، ج۵۲، ص ۱۴۳۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):-الکافی ج:1ص:368

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

پس کلام رسول پاک (ص) سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جوانوں کو بری نگاہوں سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ انکے بارے میں نیک سوچ رکھنا چاہیے اور تاریخ اسلام اس بات پر زندہ گواہ ہے کہ جب نبی اکرم (ص) نے ذوالعشیر میں قریش کو توحید اور دین کی طرف پہلی بار دعوت دیا تو جس شخص نے سب سے پہلے آنحضرت (ص) کی دعوت پر لبیک کہا وہ علی ابن ابی طالب ۱۰ سالہ نوجوان تھے جبکہ بزرگان قریش آخری دم تک آپ کے مخالفت کرتے رہیں۔

جوانی کی قدر و قیمت کے لیے یہی کافی ہے کہ خود امام زمانہؑ ظہور کریں گے تو آپ جواں ہونگے جیسا کہ امیر مومنین فرماتے ہے۔مہدیؑ ؒ قریش کے خاندان کا ایک دلیر؛ شجاع اور تیز ہوش جوان ہونگے تیس یا چالیس سے کم عمر میں ظہور کریں گے ۔اسی طرح امام زمانہؑ کا خاص سفیر نفس زکیہ جنہیں رکن مقام کے درمیان شہید کیا جائے گا ایک جوان ہوں گئے۔امام صادق اس بارے میں فرماتے ہیں: امام زمانہ کے ظہور کے وقت انکی طرفسے ایک جوان شخص سفیر کے عنوان سے منتخب ہونگے تا کہ امامؑ کے پیغام کو اہل مکہ تک پہنچائے اور انھیں آنحضرت کی حکومت کے پرچم تلے آنے کی دعوت دے لیکن مکہ کے حکمران اسے رکن و مقام کے درمیان شہید کریں گے [1]
اسی طرح مختلف روایات میں آیا ہے کہ امام عصر کے ۳۱۳ اصحاب میں سے بہت ہی کم افراد کے سب جوان ہونگے ۔چناچہ امیر مومنین فرماتے ہیں ۔امام مہدیؑ کے اصحاب سارے جوان ہونگے ان میں کوئی بھوڑے نہیں ہونگے سوائے آنکھ میں سرمہ اور کھانے میں نمک کی برابر کے : أصحاب المهدی شباب لا كهول فيهم إلا مثل كحل العين و الملح فی الزاد و أقل الزاد الملح[2] اور کتنا ہی کم ہوتا ہے کھانے میں نمک کی مقدار۔

----

(1):۔طوسی الغیبہ، ص ۴۶۴۔

(2):۔طوسی الغیبہ، ص ۴۷۶ اور بحار انوار ج ۵۲، ص ۳۳۳۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام زمانہؑ کے غیبی ندا پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے اکثر جوان ہی ہونگے امامؑ صادق فرماتے ہیں: امامؑ کے ظہور کرنے کے بعد جب انکا آسمانی ندا انکے کانوں تک پہنچ جاے گی تو اس حالت میں لبیک کہیں گے کہ اپنے اپنے چھتوں پر آرام کر رہے ہونگے اور بغیر کسی آمادگی کے حرکت کریں گے اور صبح ہوتے ہوتے اپنے امامؑ کی زیارت سے شرف یاب ہونگے۔ (1)

سوال نمبر 14: کیا عصر غیبت میں حضرت مھدی سے ملاقات ممکن ہے اگر ممکن ہے تو کیسے ؟

جواب : کثرت روایات اور مستند تاریخی حوالے یہ یہ بات ثابت ہے کہ غیبت صغری میں حضرت مھدی کے نائبین خاص کے ذریعہ آپکے ماننے والے آپ سے رابطہ برقرار کیے ہوے تھے اور ان میں سے بعض افراد امام کے حضور میں شرف یاب بھی ہوئے ہین۔ لیکن غیبت کبری میں یہ رابطہ ختم ہو گیا ہے اور امام عصر سے عام طور پر ملاقات کرنا عادتاً ناممکن ہے چونکہ بنا اور وظیفہ آپکے لوگوں کی نگاہوں سے مخفی رہنا ہے لیکن اسکے باوجود عقلاً اور شرعاً دونوں اعتبار سے آپکی دیدار سے مشرف ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے جسکے تقریباً تمام علماء متقدمین اور متاخرین سب متفق ہیں۔ جیساکہ شیخ طوسی قدس سرہ فرماتے ہیں: ہم ممکن سمجھتے ہیں کہ بہت سے اولیا اور انکی امامت کے ماننے والے حضرات انکی خدمت میں پہونچیں اور انکی ہستی سے استفادہ کریں (2) اسی طرح سیّد ابن طاووس علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں: امام کی زیارت کے راستے ہر اس شخص کے لیے کھلا ہوا ہے جسے خدا اپنے بے انتہا احسان اور انکی زیارت عنایت فرمائے (3): اور تاریخ میں بھی انتہائی باوقار افراد اور عظیم الشان علماء کی امام زمانہ سے ملاقات کے واقعات نقل ہوئے ہیں (4)

----

(1):- نعمانی الغیبہ: ص ۳۱۶، باب ۲۰ ح ۱۱۔

(2):- کلمات المحققین: ص 533

(3):- الطرائف: ص 185

(4):- دیکھئے: جنۃ الماویٰ، اور نجم الثاقب، محدث نوری

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

یہاں ضروری ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ملاقات کے بارے میں بحث کے حوالے سے درج ذیل نکات پر توجہ دی جائے:

پہلا نکتہ یہ ہے کہ امام علیہ السلام کی ملاقات کبھی ایسے لوگوں کی نصرت اور مدد کے لئے ہوتی ہے کہ جو پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور تنہائی و بے کسی کا احساس کرتے ہیں۔ مثلاً جیسے کوئی حج کے سفر میں راستہ بھٹک گیا اور امام علیہ السلام یا ان کے اصحاب میں سے کسی صحابی نے اسے سرگردانی سے نجات دی اور امام علیہ السلام سے اکثر ملاقاتیں اسی طرح کی ہوئی ہیں۔

لیکن بعض ملاقاتیں عام حالات میں بھی ہوئی ہیں اور ملاقات کرنے والے اپنے مخصوص روحانی مقام کی وجہ سے امام علیہ السلام کی ملاقات سے شرفیاب ہوئے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ نکتے کے مد نظر توجہ رہے کہ ہر کسی سے امام علیہ السلام کی ملاقات کا دعویٰ قابل قبول نہیں ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں خصوصاً آج کل بعض لوگ امام زمانہ علیہ السلام کی ملاقات کا دعویٰ کرکے اپنی دُکان چمکا کر شہرت اور دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح بہت سے لوگوں کو گمراہی اور عقیدہ و عمل میں انحراف کی طرف لے جاتے ہیں، بعض دعاؤں کے پڑھنے اور بعض ایسے اعمال انجام دینے کی دعوت دیتے ہیں کہ ان میں سے بہت سے اذکار اور اعمال کی کوئی اصل اور بنیاد بھی نہیں ہے۔ امام زمانہ علیہ السلام کے دیدار کا وعدہ دے کر ایسی محفلوں میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں جن کے طور طریقے دین یا امام زمان علیہ السلام کے لئے قابل قبول نہیں اور یوں وہ لوگ امام غائب کی ملاقات کو سب کے لئے ایک آسان کام قرار دیتے ہیں، جبکہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ امام علیہ السلام خداوند عالم کے ارادہ کے مطابق مکمل طور پر غیبت میں ہیں اور صرف ایسے گنتی کے چند افراد ہی کی امام علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے جن کی نجات فقط لطف الٰہی کے اس مظہر یعنی امام عصر کی براہ راست عنایت پر منحصر ہوتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ امام علیہ السلام کی ملاقات صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب امام زمانہ علیہ السلام کی نظر میں کوئی مصلحت اس ملاقات میں ہو،

لہٰذا اگر کسی عاشق امام علیہ السلام کو اس کے تمام تر اشتیاق و رغبت اور بھرپور کوشش کے باوجود بھی امام سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکے تو اس کو مایوسی اور ناامیدی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے اور ملاقات نہ ہونے کو امام علیہ السلام کے لطف و کرم کے نہ ہونے کی علامت قرار نہیں دینا چاہیئے، جیسا کہ جو افراد امام علیہ السلام کی ملاقات سے فیض یاب ہوئے ہیں ان کی ملاقات کو ان کے تقویٰ اور فضیلت کی علامت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ اگرچہ امام زمانہ علیہ السلام کے جمالِ پر نور کی زیارت اور دلوں کے اس محبوب سے گفتگو اور کلام کرنا واقعاً ایک بڑی سعادت ہے لیکن آئمہ علیہم السلام خصوصاً امام عصر علیہ السلام اپنے شیعوں سے یہ نہیں چاہتے کہ ان سے ملاقات کی کوشش میں رہیں اور اپنے اس مقصود تک پہنچنے کے لئے چِلّہ کاٹیں، یا جنگلوں میں مارے مارے پھریں؛ بلکہ آئمہ معصومین علیہم السلام نے بہت زیادہ تاکید کی ہے کہ ہمارے شیعوں کو ہمیشہ اپنے امام کو یاد رکھنا چاہیئے اور ان کے ظہور کے لئے دعا کرنا چاہیئے اور آپ کی رضایت حاصل کرنے کے لئے اپنی رفتار و کردار کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہیئے اور آپ کے عظیم مقاصد کے حصول کے راستے پر قدم بڑھانا چاہیئے تاکہ جلد از جلد بشریت کی اس آخری امید کے ظہور کا راستہ ہموار ہوجائے اور کائنات ان کے وجود سے براہ راست فیضیاب ہو۔ خود امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: "اَکثِرُوا الدعَاءَ بِتعجِیلِ الفرجِ، فانَّ ذٰلکَ فَرَجُکم"[1]

----

(1) :- کمال الدین، ج2، باب 45، ح4، ص239. اس مطلب کو محور کائنات جناب سیفی کی کتاب سے لیا گیا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سوال نمبر 15: انتظار کیا ہے؟ اور اسکا صحیح معنی بیان کیجیے؟

ج: انتظار کا صحیح مفہوم:

لغت کے اعتبار سے انتظار ایک نفسیاتی حالت جو آئندہ اور مستقبل کے لیۓ امیدوار ہونا ہے لیکن اسلامی تعلیمات میں انتظار نہ صرف ایک نفسیاتی حالت کا نام نہیں بلکہ عقیدہ ہے عقیدہ حق وعدالت کے طاقتوں کا ظلم و باطل کے طاقتوں پر مکمل طور پر غالب آنے، تمام انسانی اقدار کا روئے زمین پر برقرار ہونے اور مدینہ فاضلہ یعنی ایک آئیڈیل آفاقی معاشرے کے وجود میں لانے بلاآخر عدل الٰہی اور دین الٰہی کا اس روئے زمین پر آخری حجت خدا کے ہاتھوں جلوہ گر ہونے کا۔

انتظار نظریہ ہے نظریہ آخری زمانہ میں منجی موعود کا ظہور کرنے اور عالم بشریت کو موجودہ حالات سے نجات دینے اور مستضعفین کے ہاتھوں ایک آفاقی اور الٰھی نظام کا قائم کرنے کا ہے۔انتظار عمل اور حرکت ہے ایسا عمل جو جس میں نفس کہ تزکیہ ہو، فردی اور اجتماعی اصلاح ہو یعنی خود سازی کے ساتھ دیگر سازی اور سماج سازی بھی ہو ،اور ایسی حرکت جو منظّم اور انسانی زندگی کے تمام پہلو اور زاویوں سے ہو، اور اس آفاقی نظام کے لیۓ زمینہ فراہم کرۓ اور اس دور کے ساتھ ہم آہنگ اور وہم سو ہوں یہ ہے حقیقت انتظار اسی لیے اہل بیت اطہار علیہم السلام نے واضح الفاظ مین نظریۂ انتظار کے بنیادی رکن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انتظار صرف نفسیاتی حالت کا نام نہیں بلکہ عمل ہے اور وہ بھی بہتریں عمل ہے جیسا کہ فریقین کی جانب سے منقول ہے رسول خدا (ص) نے فرمایا افضل اعمال امتی انتظار الفرج من االلہ [1]۔میری امت کے اللہ تعالی کی جانب سے ظہور وآسائش کا انتظار کرنا بزرک ترین عمل ہے۔یا کسی اور مقام پر آپ یوں فرماتے ہیں۔انتظار الفرج عبادة افضـــــل اعمال اُمّتی انتظار فرج االلہ عزّوجل [2]۔فرج اور آسائش کا انتظار کرنا عبادت ہیں میری امت کے اعمال میں سب کے بہتر عمل اللہ کی طرف سے فرج وکشائش کا انتظار ہے

----

(1):۔کمال الدین: ج ۲ باب نمبر ۵۵ ح۱۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):- کنزل العمال: ج ۳ ص ۳ ۷ ۲ ح ۶۵۰۹-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اوراسی مضمون میں ائمہ معصومینؑ سے بھی بے شمار روایتیں نقل ہوئی ہیں جیساکہ امیر المؤمنین علی فرماتے ہیں۔ انتظروا الفرج ولا تیأســـو من روح الله ،فإنّ أحب الأعما الی الله عزّوجل انتظار الفرج الآخذ بأمرنا معنا غداً فی حظیر القدس ،والمنتظر لأمرنا کالمتشـحط بدمه فی سـبیل الله[1] آسائش اور رہائی کاانتظار کرو خداکی رحمتوں سے کبھی مایوس نہ ہوجاؤ اسلئے کہ پروردگار عالم کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل انتظار فرج ہے اور ہماری ولایت کو مضبوطی سے تھامنے والا کل جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا اور ہماری ولایت وامامت کے انتظار کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو اللہ کے راہ میں اپنے خون سے غلطاں ہو

د: انتظار کا غلط مفہوم اور اسکا منفی نتائج .

ممکن ہے بسا اوقات نظریہ انتظار کو اپنے درست اور اصلی مفہوم میں نہ سمجھنے بلکہ کج فہمی کے شکار ہونے اور اسے غلط معنی اور مفہوم مراد لینے کی وجہ سے یہی انتظار سازندگی و تعمیری روح کو بدل کر تخریبی ویرانگری کا روخ اختیار کرلے اور ایک متحرک انقلابی اور پاک سرش شخص یا معاشرے کو رکود وجمود، مفلوج اور خباثت کی طرف دعوت دے۔

اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو سینکڑوں؛ ہزاروں کی تعداد میں افراد مختلف گروہوں تنظیموں کی شکل میں نظر آئیں گے جنہوں نے عقیدہ انتظار کو الٹا سمجھنے اور اسے غلط مفہوم مراد لینے کی وجہ سے نہ صرف انتظار کو اپنے ترقی وسازندگی کا ذریعہ بنایا بلکہ الٹا یہی انتظار انکے مفلوج ہونے جمود کے شکار ہونے اور اپنے علاوہ سماج کو بھی فساد اور گناہوں کی طرف دعوت دینے کا سبب بنا مثال کے طور پر (انجمن حجتیہ) نامی تنظیم جنہوں نے انقلاب اسلامی ایران سے پہلے انقلاب کے دوران اور انقلاب کے بعد بھی ایران میں ملکی سطح پر لوگوں کو فساد اور گناہوں کی طرف دعوت دیتے تھے اور انکا یہ شعار تھا کہ ہم معاشرے میں جتنا بھی ہو سکے گناہوں کو اور ظلم وبربریت کو عام کر دے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(1):-بحارانوار: ج۵۲ص ۱۲۳ح ۷-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اتنا ہی امام زمانہ کی ظہور میں تعجیل کا زمینہ فراہم ہو گا اور امام جلدی ظہور کریں گے ہم یہاں پر ان گروہوں میں سے ایک دو کی طرف اشارہ کرتے ہیں تا کہ مؤمنین کے لیے اس قسم کے منحرف شدہ گروہوں کو پہچاننے اور ان سے دوری اختیار کرنے میں مدد ثابت ہو جاے۔

پہلا گروہ:-1

لوگوں کے ایک گروہ کا یہ نظریہ ہے کہ عصر غیبت میں ہماری ذمہ داری صرف اور صرف حضرت حجت کے تعجیل فرج کے لیے دعا کرنا ہے اور کسی قسم کی اصلاحی واجتماعی حرکت کو انتظار اور خدائی مصلحت کے خلاف سمجھتے ہیں انکا خیال ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے ہونے دو؛ ہمیں کوئی ربط نہیں امام زمان ہ خود تشریف فرما کر ان سب کو ٹھیک کریں گے،اسے پہلے جو بھی علم اٹھے گا باطل کا علم ہو گا اور لا محالہ دین و شریعت کے خلاف ہو گا لہٰذا اسے اصلاحی اور اجتماعی حرکت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں امام خمینی قدس اللہ (عصر حاضر کی عظیم ہستی) ا نکے رد میں فرماتے ہیں: (کچھ لوگ انتظار فرج کو صرف مسجدوں حسینیوں اور گھروں میں بیٹھ کر امام زمانہ کے ظہور کے لیے خدا کی درگاہ میں دعا کرنے میں دیکھتا ہے اور تکلیف اور ذمداری سمجھتے ہیں ہم سے کوئی ربط نہیں دنیا میں ملتوں پر کیا گزرے،خود امام ظہور کریں گے تو سب کچھ ٹھیک کریں گے) یہ ان لوگوں کی منطق ہے جو حقیقت میں اپنے وظیفے پر عمل کرنے سے گریز کرتا ہے،اسلام انکو قبول نہیں کرتا بلکہ ہماری ذمہ داری ہے کہ انکی آمد کے لیے زمینہ فراہم کریں مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں انشاء اللہ ظہور کریں گے[1] اگر ہماری بس میں ہوتا تو پوری دنیا سے ظلم وجور کو مٹا دیتے ہماری شرعی ذمہ داری تھی لیکن یہ ہماری بس سے باہر ہے،اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت حجت دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے یہ نہیں کہ تم لوگ اپنے شرعی تکلیف سے ہاتھ اُٹھاے بیٹھے اور اپنی ذمہ داری کو انجام نہ دے[2]

----

(1):- مجلّہ مہدی موعود: شمارہ نمبر۱، ص ۱۶-

(2):- مجلّہ مہدی موعود: شمارہ نمبر۱، ص ۱۴-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

بلکہ دوران غیبت میں چونکہ احکام حکومتی اسلام جاری وساری ہیں کسی قسم کی ہرج ومرج قابل قبول نہیں ہے،پس حکومت اسلامی کا تشکیل دینا ہماری ذمہ داری ہے جسکا عقل حکم کرتی ہے،تاکہ کل اگر ہم پر حملہ کرے یا ناموس مسلمین پر ہجوم لانے کی صورت میں دفاع کرسکے اور انھویں روک سکے ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں ،کہ کیا پیغمبر اکرم (ص) نے جن قوانین کی تبلیغ وتبین اور نشروتنفیذ کے لیے ۲۳ سال طاقت فرسا زحمتیں برداشت کی وہ قوانین محدودمدت کے تھیں ؟ یاخدانے ان قونین کے اجرا کرنے کو ۲۰۰ سال تک کے لیے محدود کیا ؟کیاغیبت صغری کے بعد اسلام نے سب کچھ چھوڑ دیا ؟(بے شک) اس طرح کا عقیدہ اور اسکااظہار کرنا اسلام کے منسوخ ہو جانے پر عقیدہ رکھنے اور اسے اظہار کرنے سے زیادہ بدتر ہے، کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتاکہ اب اسلامی مملکتوں کاانکے حدود اور باڈروں کا دفاع کرنا واجب نہیں ہے یامالیات،جزیہ، خمس وزکواۃ اور ٹیکس نہیں لیناچاہیے، یااسلام کے کیفری احکام دیات؛ قصاص سب کی چھٹی ہے[(1)]

دوسرااوربدترین گروہ

اس گروہ کا کہناہے کہ نہ صرف سماج سے ظلم وستم کو ختم کرنا اورگناہوں سے پاک کرنا ہماری ذمہ داری ہے بلکہ ہمیں چاہیے کہ لوگوں کوگناہوں کی طرف دعوت دیں اور جتنا بھی ہوسکے ظلم وبربریت کے دائرے کو بڑاھنے کی کوشش کریں تاکہ امام زمانہ کی ظہورکے لیے زمینہ فراہم ہو جائے،اس گروہ میں بعض خود غرض افراد بھی ہوتے ہیں جو سوچھے سمجھے فساد کی طرف دعوت دیتے ہیں اور بعض ایسے سادہ لوح افراد بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کے غلط افکار کی زد میں آکر منحرف ہوچکے ہوتے ہیں۔انکے رد میں رہبر کبیر امام خمینی فرماتے ہیں: یہ جوکہتے ہیں ضروریات اسلام کے خلاف ہے،یہ کہ ہم خود بھی گناہ انجام دیں اور معاشرے میں بھی گناہوں کو پھلائے تاکہ حضرت حجت جلدی ظہور کرے،.... حضرت حجت ظہور کریں گے تو کس لیے ظہور کریں گے؟ اس لیے ظہور کریں گے کہ دنیا میں عدالت پھیلانے کے لیے ،حکومت کو تقویت دینے کے لیے، فساد کو زمین سے ریشہ کن کرنے کے لیے ظہور کریں گے،

----

(1):- مجلّہ مہدی موعود: شمارہ نمبر۱، ص۱۵-

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

لیکن ہم قرآنی آیات کے خلاف امر بالمعروف اور نہی از منکر بجالانے کی بجائے گناہوں کو پھیلانے کی فکر میں رہیں تاکہ حضرت جلدی ظہور کریں، کیاآنحضرت جب ظہور کریں گے تو یہی کام انجام دینگے؟ ابھی دنیا ظلم وجور سے بھرا ہوا ہے... اگر ظلم وجور کو روک سکتے ہیں تو ہماری ذمہ داری اور تکلیف ہے اسکی روک تھام کریں؛ اور ضرورت اسلام اور قران نے ہماری ذمہ داری ڈال دی ہے کی ہم قیام کرے اور ہر کام انجام دے[1] یقیناً اس قسم کا انتظار جس میں ایک قسم کی حدود و قوانین اور اسلامی مقررات کا تعطیل ہونا لازم آتا ہو اور منتظرین کو گناہوں کی طرف دعوت دے ایسے انتظار خود امام زمانہؑ کے ارشاد کے مطابق ظہور کی راہ میں سب سے بڑا مانع اور سد راہ ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں: و لو أن أشـــياعنا وفقهم الله لطاعته علی اجتماع من القلوب فی الوفاء بالعهد علیهم لما تأخر عنهم الیمن بلقائنا و لتعجلت لهم السـعادة بمشـاهدتنا علی حق المعرفة و صـدقها منهم بنا فما یحبسـنا عنهم إلا ما یتصـــل بنا مما نکرهه و لا نؤثره منهم و الله المســتعان و هو حســبنا و نعم الوکیل و صــلاته علی ســیدنا البشــیر النذیر محمد و آله الطاهرین و ســلم[2]" اگر ہمارے شیعہ اللہ تعالی انھیں اپنی اطاعت کی توفیق عنایت فرمائے، ایک دل اور متحد ہو کر ہمارے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان کو وفا کرتے تو ہمارا احسان اور ہماری ملاقات کا شرف و فیض ان سے ہرگز مؤخر نہ ہوتا: اور بہت جلد کامل معرفت اور سچی پہچان کے ساتھ ہمارے دیدار کی سعادت انکو نصیب ہو گی، اور ہمیں شیعون سے صرف اور صرف انکے ایک گروہ کے کردار نے پوشیدہ کر رکھّا ہے جو کردار ہمیں پسند نہیں اور ہم ان سے اس کردار کی توقع نہیں رکھتے تھے، پروردگار عالم ہمارا بہترین مددگار ہے اور وہی ہمارے لیۓ کافی ہے پس حصرت حجت علیہ السلام کے اس کلام سے یہ بات ے اضح ہو جاتی ہے کہ اہل بیت اطہارؑ کے چاہنے والوں سے جس چیز کے وفا کا عہد و پیمان لیا ہے، وہ انکی ولایت واطاعت ہے اور جو چیز امام زمانہؑ کی زیارت سے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

محروم ہونے اور انکے ظہور میں تاخیر کا سبب بنی ہے وہ انکے ماننے والوں کے آنجناب کی اطاعت اور حمایت کے لیے آمادہ نہ ہونا ہے، اور یہی اطاعت اور حمایت ظہور کے شرائط میں سے ایک اہم شرط بھی ہے

----

(1):- مجلّہ مہدی موعود: شمارہ نمبر ا، ص ۱۵-

(2):-الاحتجاج ج: 2ص: 499

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

عصر ظہور

سوال نمبر 16: کیاامام زمانہ حضرت مہدی منجی عالم بشریت کے ظہور پر شیعہ سنی سب متفقہ عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب: یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا [1] اس انتہائی مشہور ومعروف حدیث کے مطابق۔ جسے بے شمار راویوں نے نقل کیا ہے۔جب دنیا سخت ترین اضطراب اور بے چینی میں مبتلا ہو گئی ہر طرح ظلم و تشدد کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے ؛انسانی معاشرے میں امن وامان ناپید ہو چکی ہو گئی ہر طرح فاسقون فاجروں اور کافروں کا راج اور انکی حکومت ہو گی انسانی اقدار دم توڑ چکی ہوں گئ اور انکی جگہ اخلاق اور اجتماعی برائیوں کا دور دورہ ہو گا کمزور او چھوٹے ممالک اور اقوام کی حمایت و حفاظت کے نام پر وجود میں آنے والے ادارے انکے خلاف انکے ہی نسل کشی و غارت گری کے لیئے استعمال ہونگے خلاصہ یہ کہ جب ہر طرح کی خباثت ؛فحشا وفساد اور منکرات کا رواج ہو گا تو وہ عظیم الشان مصلح عالم روئے زمین پر حق وعدالت کی حکومت کا پر چم لہرائے گا اور چھوٹے بڑے قصبوں ؛ شہروں ؛سے لے کر دور ودراز دیہاتوں تک دنیا کے ہر کونہ کونہ نور اسلام سے جلوہ فگن ہو گا ؛ ذاتی اعراض اور منافع سے پاک الھی قوانین کی حکمرانی ہو گی اور انسانی اقدار پھر سے معاشرہ میں زندہ ہو گی اور کائنات کا خاتمہ جب تک مھدی موعد موجود ظہور نہ کرے اور ظلم جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر نہ دئے نہیں ہو گئ۔

چنانچہ آخری دور میں مصلح عالم حضرت مھدی موعود کے ظہور کے بارے میں اصحاب تابیعین تابعین کے پیروں سے لے کر آج تک کوئی اختلاف نہیں ہے اسیلیے اس اجماع مسلمیں کا اعتراف مہدویت کے منکر ابن خلدوں نے اپنی مقدمہ تاریخ میں بھی کیا ہے

----

(1) :-مازندرانی، محمد صالح بن احمد، شرح الکافی-ج6؛ص235،المکتبۃالاسلامیۃ- تہران، چاپ: اول،1382ق. نقلاعن سنن ابن ابی داود. ترمذی

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

۔ابن خلدوں کہتا ہے:واعلم انّ المشھور بین الکافة من آھل الاسلام علی ممرّ الاعصار انه لابّد فی آخری الذمان من ظھور رجلٍ من اھل البیت یؤید الدین ویظھر العدل ویتبعه المسلمون ویستولی علی الممالک الاسلامیة ویسّمی بالمھدی [1] جان لو ! ہر دور میں یہ بات تمام مسلمانوں کے درمیاں مشہور رہی ہے کہ آخری زمانہ میں حتمی طور پر اھل بیت اطہار کی نسل سے ایک شخص ظہور کرے گا جو دین کی نصرت اور عدل وانصاف کو ظاہر کرے گا تمام مسلمانوں اسکی پیروی کریں گے اور وہ تمام اسلامی ممالک کا حکمران ہو گا اور اسکا نام مھدی ہو گا۔

اسی طرح علامہ مروی قرن 3 کے مشہور اہل سنت عالم اپنی کتاب سوائک الذھب میں یوں تحریر فرماتے ہیں :الذّی اتفق علیه العلماء انّ المھدی ھو القائم فی آخر الوقت وانه یملاء الارض عدلاًوالاحادیث فیه کثیرةُ [2] اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ حضرت مھدی ہی آخری زمانہ میں قیام فرمائیں گے اور زمین کو عدلو انصاف سے بھر دیں گئے جبکہ انکے وجود اور انکے ظھور سے متعلق روایات بہت ذیادہ ہیں۔اسلیے اہل سنت کے بڑے بڑے علماء نے تیس سے زیادہ کتابیں اسی موضوع کے متعلق لکھی ہے۔[3]

سوال نمبر 17: حضرت امام مھدی کے ظھور کی نشانیاں اور شرائط کیا ہیں ؟

جواب : حضرت امام مھدی کے ظھور کی کچھ نشانیاں اور شرائط ہیں جن کو ظھور کے اسباب اور علامات ظھور کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسباب کا مہیا ہونا ظھور میں واقعی طور بر اثر رکھتا ہے اس طرح کہ ان اسباب کے ہموار ہونے سے امام کا ظھور ہو جائے گا اور ان کے بغیر ظھور نہیں ہو سکتا۔

----

(1):- مقدمہ ابن خلدوں ص 367

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):- سوانک الذھب ص 28

(3):- رجوع کریں نوید امن امان؛ صافی گلپائی گانی ص 78

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

لیکن جہاں تک علامات اور نشانیوں کا تعلق ہے تو وہ ظہور میں کوئی اثر نہیں رکھتیں بلکہ صرف ظہور کی نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ ظہور کے زمانہ یا ظہور کے قریب ہونے کو پہچانا جا سکتا ہے۔ پس شرائط اور اسباب کا مہیا ہونا نشانیوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نشانیوں کو تلاش کرنے سے پہلے امام زمانہ کے ظہور کی شرائط پر توجہ دیں اور ہر ایک اپنی اپنی قدرت کے مطابق ان شرائط کے مہیا کرنے میں سہیم بنائے تاہم ہم یہاں امام زمانہ کے ظہور کے کچھ اہم اسباب اور عالملات بیان کرتے ہیں۔

ظہور کی شرائط اور اسباب

اس کائنات میں پروردگار عالم کی سنتوں میں ایک سنت(إن اللہ سبحانہ یجری الأمور علی ما یقتضیہ لا علی ما ترتضیہ [1] ہر چیز کا جب تک اپنی اسباب اور شرائط مہیا نہیں ہوتی وجود میں نہیں آتی مثال کے طور پر اگر کسی زمین میں کوئی سا بیج ڈال دے تو وہ دانہ اس وقت نکل آے گا جب اس کے لیے مناسب آب وہوا اور مٹی مل جاے اسی بنا پر معاشرے کی اصلاح کے لیے یا معاشرے میں انقلاب لانے کے لیے بھی زمینہ فراہم ہونا اور اسکے لیے اسباب مہیا ہو بھی ضروری ہے لہٰذا حضرت مھدی کا عالمی انقلاب اور قیام میں بھی کو معجزہ درکار نہیں ہے بلکہ جب تک اسباب اور شرائط پوری نہ ہو جائیں اس وقت تک واقع نہیں ہوگا۔ اسلیے اما محمد باقر سے کسی شخص نے کہا لوگ کہتے ہیں جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو تمام امور ان کی مرضی کے مطابق خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ امام نے فرمایا: ہرگز ایسا نہیں ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؛ اگر یہ طے ہوتا کہ کسی کے کام خود بخود ہو جایا کری تو پھر ایسا تو رسول اکرم (ص) کے لیے ہوا چاہئے تھا [2] اور امام زمانہ کے عالمی مشن اور نظام کے قیام تین عنصر کی ضرورت ہیں جو کہ ہر انقلاب اور نظام کے قیام اور استحکام کے لیے ضروری ہے۔

----

(1):- غرر الحکم ودرر الکلم/56/222.....ص: 222

(2):- غیبت نعمانی؛ باب 2 ح 15

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

1۔شائستہ قیادت

ہر انقلاب اور قیام میں رہبر اور قائد کی ضرورت سب سے پہلی ضرورت شمار کی جاتی ہے اور انقلاب جس قدر وسیع اور بلند مقصد کا حامل ہوتا ہے اس انقلاب کا رہبر اور قائد بھی ان اغراض و مقاصد کے لحاظ سے عظیم و بلند مرتبہ ہو نا ضروری ہے۔ حضرت مھدی جو انبیاء اور اولیا کے وارث ہیں اس عظیم الشان انقلاب کے رہبر کے عنوان سے حاضر اور زندہ ہیں صرف آپ ہی ایسے رہبر ہیں جو عالم غیب سے رابطہ کی وجہ سے کائنات اور اسکی اشیاء کے باہمی روابط سے مکمل طور پر آگاہی رکھتے ہیں اور اپنے زمانے کے سب سے بابصیرت اور علم لدنی کے مالک ہیں۔ جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں: آگاہ رہو کہ مہدی تمام علوم کے وارث ہیں تمام علوم پر احاطہ رکھتے ہیں۔ (1)

2۔کامل قانون اور دستور

دوسرا عنصر انتہائی ضروری ہے وہ ہے قانون ایک ایسا قانون کہ جس میں تمام معاشرتی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہو اور وہ قانون ایک عادلانہ نظام حکومت کے تحت تمام انفرادی اور اجتماعی حقوق کی ضمانت فراہم کرتا ہو اور معاشرے کی ترقی کی سمت کا رخ اسکی منزل مقصود کی طرف موڑ دے۔ اور وہ قانون اور دستور بھی قرآن سنت اور سیرت اہلبیت کی شکل میں موجود ہے۔

3۔لوگوں کے اطاعت کے لیے آمادگی

کامل قانون اور شائستہ رہبر اس وقت کار آمد ثابت ہوتے ہیں کہ جب امت اسکی اطاعت کرنے لگے اور معاشرے میں لائق انصار اور مددگار موجود ہو ایسے جان نثار مددگاروں کی بھی ضرورت ہے جنکی کی کچھ صفات راویات میں آئی ہیں جیسا کہ پیغمبر اکرم فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنے امام کی اطاعت میں کوشاں رہتے ہیں (2):

----

(1):- نجم الثاقب؛ ص 193

(2):- منتخب الاثر فصل 8؛ باب 1؛ ح 2

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

یا امیر المؤمنین فرماتے ہیں وہ ایسے شیر ہیں جو خود باہر نکل آئے ہیں اور اگر چاہیں تو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں[1]: صادق آل محمد فرماتے ہیں: وہ لوگ رات بھر عبادت کرتے ہیں اور دن میں روزہ رکھتے ہیں حتی کہ گھوڑوں پر سواری کی حالت میں بھی خدا کی تسبیح کرتے ہیں:[2]

اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شرط اب تک فاقد ہے تو ہم سب کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہم خود بھی ذہنی طور پر تیار ہو جائے اور دوسروں کو بھی آمادہ کرے۔

ظہور کی علامات اور نشانیاں

روایات میں امام مھدی کی بابرکت ظہور کے کچھ نشانیاں اور علامات بیاں ہوئی ہے ان نشانیوں کی طرع متوجہ رہنا منتظریں اور مؤمنیں کے ایمان؛ استقامت؛ صبر اور ولولہ میں اضافہ کے باعث بننے کے ساتھ ساتھ دشمنوں "گمراہوں کے لیے خطرے کی گھنٹی بھی ہے تاکہ وہ ان برائیون سے باز آجائیں۔ اھل بیت اطہار سے امام مھدی کے ظہور کی بہت سے نشانیاں ذکر ہوئی ہیں تاہم ان نشانیوں کو دو حتمی اور غیر حتمی میں تقسیم کرسکتے ہیں ابن فضیل نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ظہور کی نشانیاں دو طرح کی ہے ایک حتمی اور دیگر غیر حتمی[3]

1۔ حتمی علامات

حتمی اور قطعی نشانیاں وہ ہیں جنکا نمایاں ہونا ظہور سے پہلے ضروری ہے:

----

(1):-یوم الخالص؛ ص224

(2):-بحار؛ج52؛ج308

(3):-غیبتر نعمانچ باب 81 ص429

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

1۔سفیانی کا خروج

سفیانیکا خروج بہت سی روایات میں بیاں ہونے والی ان حتمی نشانیوں میں سے ہے اسکا تفصیل یہ ہے کہ سفیانی ابوسفیان کی نسل سے ہوگا جو ظہور سے تھوڑی مدت پہلے سرزمین شام سے خروج کرے گا وہ ظالم و جابر ہوگا جس کو قتل وغارت کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی اور اپنے دشمنوں سے بہت ہی بُرا سلوک کرے گا: حضرت امام صادق اس بارے میں بیاں فرماتے ہیں: اگر تم سفیانی کو دیکھوگے تو تم نے گویا سب سے پلید اور بُرے انسان کو دیکھ لیا ہے:

قَالَ: لِلْقَائِمِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ ظُهُورُ السُّفْيَانِيِّ وَ الْيَمَانِيِّ وَ الصَّيْحَةُ مِنَ السَّمَاءِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَ الْخَسْفُ بِالْبَيْدَاءِ۔ (1)

2۔خسف بیداء

خسف بیداء مکہ ومدینہ کے درمیاں ایک صحرائی علاقہ کا نام ہے جہاں سفیانی کا لشکر زمین میں دھنس جاے گا۔ امام صادق فرماتے ہیں۔ حضرت قائم کے ظہور سے پہلے پانچ نشانیاں حتمی ہیں۔۔۔۔۔۔صحراء کا پھٹ جانا ہے

3 یمنی کا قیام

سرزمین یمنی اس صالح اور مومن شخص کا نام ہے جو ظلم وبربریت کے خلاف یمن کے سرزمن پر امام مھدی کے ظہور سے پہلے قیام کریں گے امام محمد باقر فرماتے ہیں: امام مھدی کے قیام سے پہلے بلند ہونے والے پرچموں کے درمیاں یمنی کا پرچم تمام ہدایت کرنے والے پرچموں میں سب سے بہتر ہوگا؛ کیونکہ وہ تمہارے آقا کی طرف دعوت دے گا۔ (2)

----

(1):-الغیبۃ(للنعمانی)/النص/252/باب 14

(2):-غبیت نعمانہ ن؛باب14/ح13/ص264

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

4۔ نفس زکیہ کا قتل

نفس زکیہ سے مراد اس ممتاز اور پاک سرشت شخصیت ہیں جو امام کے ظہور سے پہلے آپ کے مخالفین کے ہاتھوں قتل ہو جائے گی بعض روایات کے مطابق یہ واقعہ امام کے ظہور سے 15 دن پہلے واقع ہوگا حضرت صادق اس بارے میں فرماتے ہیں: قائم آل محمد کے ظہور اور نفس زکیہ کے قتل میں صرف 15 دن رات کا فاصلہ ہوگا:[1]

5۔ صیحہ آسمانی

بعض روایات کے مطابق امام عصر کے ظہور سے پہلے جناب جبرئیل آسمان سے نام مقدس حضرت مہدی لے کے آواز دیں گے کہ جس کو تمام آہل مشرق و مغرب سن لیں گے۔ چنانچہ امام صادق سورہ ق؛ کی آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں: آسمان سے آواز دینے والا حضرت مہدی کو آپ کے نام اور آپ کی ولدیت کے ساتھ پکارے گا[2]

2۔ غیر حتمی علامات

غیر حتمی علامتوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو کسی نہ کسی شرط کے ساتھ مشروط ہیں جب تک وہ شرط تحقق نہ پائے وہ مشروط بھی حتمی نشانیوں میں شمار نہیں ہوتی۔ان غیر حتمی نشانیوں کے متعلق امام صادق سے ایک انتہائی طولانی روایت ہے جس میں 1 سے اوپر علامات بیان ہوئی ہیں رجوع کریں[3]

----

(1):-کمال الدین؛ج2/ باب 57/ح2/ص 554

(2):- معجم احادیث الامام مھدی؛ج3/ص 253

(3):-بحار؛ج52/ص 256

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

امام مھدی کی حکومت

سوال نمبر 18 : امام مھدی کی حکومت کیسی ؟کہاں اور کن کن خصوصیت کے حامل ہو گی ؟

جواب:وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَ عَمِلُواْ الصَّـلِحَتِ لَيَسْـتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْـتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ [1] تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اوراس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں۔ امام مھدی کے اس عالمی انقلاب کے نتیجے میں پروردگار عالم کا حتمی وعدہ روئے زمین پر پہلی بارا تحقق ہوگا ؛اور صفحہ ہستی سے ظلم و ستم ؛برائیوں ؛ تباہیوں ؛ خیانتوں ؛اور ہر قسم کی فکری اور عملیا نحرافات سے مکمل مقابلہ کے بعد (البیعۃ للہ) کی بنیاد پر ایک ایسی الھی نظام اور حکومت تشکیل پائے گی جسکی بنیاد توحید اور مکمل طور پر حق وعدالت پر مبنی ہو گئ ؛ایک ایسی حکومت جو مظھر تام (قائماً بالقسـط)[2] ہو گئ جس میں ذرہ برار ظلم و ستم نہیں ہوگا اسکا دار الحکومت نجف اور کوفہ اور برگ و شاخ پوری دنیا پر چھا جائے گئ اور نفسانی وسوسوں اور شھوتوں کی وجہ سے مردہ انسانیں کو دوبارہ ایک نئ زندہ گی کلے گی تاکہ وہ مسجود ملائکہ کو حقیقی زندگی اور واقعی حیات کی شیرینی چکھائے اور اس الھی حکومت کی خصوصیت کچھ یوں ہو گئ

----

(1):-نور:55

(2):-العمران18

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

1: معنوی ترقی

بے شک دنیا میں جتنے بھی انبیاء ؛اوصیاء اور مصلح آئیں ہیں ان سب کی تمام تر کوششیں لوگوں کی معنوی زندگی کو رشد دے کر انھیں مقام انسانیت تک لے جانے کے لیے تھا اور انسان کو اسی معنوی زندگی کی وجہ ہے ہی انسان کہا ہے اور اسی سے ہی دیگر حیوانات سے جدا ہوتا اور اسی راہ سے ہی انسان کو راز خلقت (جو کہ قرب الھی) ہاتھ آتا ہے جبکہ معنویت کی کمزوری ہر دور میں تمام تر معاشرتی اور فردی بد بختیوں اور خرابیوں کا پیش خیمہ بنی ہے لھذا جسطرح قرآن مجید نے ہمیں خبر دیا ہے: الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُواْ الصَّـلَوٰةَ وَ ءَاتَوُاْ الزَّكَوٰةَ وَ أَمَرُواْ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْاْ عَنِ الْمُنكَرِ وَ لِلَّهِ عَقِبَةُ الْأُمُو *(1) یہ وہ لوگ ہیں، اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت مھدی عجل للہ فرجہ الشریف کی حکومت عدل الھی کے سایے میں ہر جگہ برائیون اور تباھیوں کی جگہ معنویت اور عبودیت لے آئے گئ اور جب معاشرے میں معنویت عام ہو جائے تو خود بخود اس معاشرے میں صدق؛ صفا؛ ایثار ؛ محبت ؛ اچھائی؛ اور نیکی پھیل جائیں گے اور زندگی کے تمام پہلو میں انسانی اقدار کی رونق اور شادابی ہو گئ۔ چنانچہ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت مھدی کے زمانے میں عبادت اور معنویت کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے (2) : نیز فرماتے ہیں انکے دور میں لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے (3)

----

(1):- حج: 41

(2):- احقاق الحق؛ ج 13؛ ص 312

(3):- الغیبۃ طوسی؛ ص 295

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2: کتاب وسنت کی احیای

هُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقّ لِيُظْهِرَهُ عَلىَ الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُون*[1]۔

اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو براہی لگے۔ خداوند عالمیں کا یہ حتمی وعدہ امام مھدی کے دور میں انکے الھی نظام کے زیر سائے میں محقق ہوگا اور سراسر عالم سے بدپرستی اور شرک کے آثار مٹا کر شریعت کے قوانین کو نافذ کیا جائے گا۔ چنانچہ تفسیر عیاشی میں مذکورۃ آیت کی ذیل میں آیا ہے: و الله ما نزل تأويلها بعد و لا ينزل تأويلها حتى يخرج القائم عليه السـلام، فاذا خرج القائم لم يبق كافر بالله العظيم و لا مشـرك بالإمام الأكرة خروجه، حتى لو كان كافر أو مشـرك في بطن صـخرة لقالت:[2] جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو دیکھنے والے دیکھ لیں گئے کہ روئے زمین پر کوئی مشرک نظر نہیں آئے گا دین اسلام ہر جگہ پہونچ چکا ہوگا—آیۃاللہ جوادی آملی فرماتے ہیں: حضرت حجت کے دور میں نہ صرف کفروشر کو بتپرستی کے آثار مت جائے گی بلکہ ہر قسم کے اضافی تشریفات؛ رسومات؛ عادات اور تجمل پرستی کا بھی خاتمہ ہوجاے گا[3]

3: عدالت میں وسعت

جس چیز سے غریب اور کمزور عوام سب سے زیادہ رنجیدہ ہے وہ معاشرے میں اجتماعی زندگی میں عدل وانصاف کا فقدان ہے؛ ہمیشہ سے شکم سیر لوگوں کے ساتھ ایک بہت بڑا گروہ بھوکا رہا ہے اور ہمیشہ سے غریبوں اور کمزوروں کے حقوق طاقتوروں اور مکاروں نے پامال کئے ہیں۔

----

(1):- توبہ: 33

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(2):- تفسیر نورالثقلین، ج2، ص: 212

(3):-امام مھدی موجود موعود ص 257 طبع 3

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

لیکن بشر فطری طور پر زندگی کے ہر پہلو میں عدل وانصاف کے خواہاں ہے اور یہ دیرینہ آرزو امام مھدی کے حق وعدالت پر مبنی حکومت کے زیر سایے میں محقق ہو گی چنانچہ امام حسین فرماتے ہیں: اگر دنیا کی عمر کا ایک دن بھی رہ جائے تو خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کردے گا کہ میری نسل سے ایک شخص قیام کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح ظلم جور سے بھری ہو گئ [(1)]

4: علم معرفت میں ترقی

امام مھدی کی حکومت علماء اور دانشوروں کی سرپرستی اور بذات خود آپکی زیر نگرانی میں تشکیل پائے گئ لھذا آپکی حکومت کا ہر پروگرام علم ومعرفت اور انسانی دانش کی عظیم پیش رفت اور ترقی کا سبب بنے گا؛ روایات بتاتی ہیں کہ علم ودانش کا ادراک اور شعور امام زمانہ کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقائسہ نہیں ہوگا یہاں تک صنعت اور تکنالوجی کے اعتبار سے بھی حیرت انگیز ترقی ہو گی لیکن آج کی ترقی اور امام زمانہ کے دور کے علمی ترقی میں فرق یہ ہو گا کہ آج انسان جتنے ترقی کرتا جارہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور دن بدن اخلاقی اور اجتماعی فسادات کے دلدل میں ڈھوپ رہا ہے جبکہ اس کے برعکس آپ کے دور میں اس نظام عدل الھی کے نفاذ کے نتیجے میں جتنی علم ودانش اور سائنس؛ تکنالوجی ترقی کرتا جائے گا اتنا ہی انسان اخلاق کی بلندی اور انسانی کمالات کے اعلی منزل فائز ہوتا جاے گا۔ حضرت صادق آل محمد اس دور کی علمی ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں: علم ودانش کے 27 حروف ہیں اب تک جو کچھ انبیاء نے پیش کیا ہے وہ دو حرف ہے اور بس جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو باقی 25 حروف کو بھ پیش کریں گے۔ اسی طرح امام محمد باقر اسی نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوے فرماتے ہیں: اما مھدی کے دور میں تمھیں حکمت دیا جاے گا یہاں تک عورتیں گھروں میں کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کیا کریں گے [(2)]

----

(1): - عبدالرزاق المصنف؛ ج 1؛ ص 402 اور الفتن لابن حماد؛ ص 162

(2): - نعمانی ص 239

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

نیزآپ فرماتے ہیں: اذا قام قائمنا وضع یدہ علی رؤوس اورجب ہمارے قائم قیام کریں گے تولوگوں کے سروں پراپناہاتھ رکھیں گئے جسے انکے عقل جمع ہو جاے گئ اور انکااخلاق کامل ہو جاے گا[1] یہ روایت کنایہ ہے اس دور میں عقل اور فکر انسانی کی بے تحاشاترقی کی طرف کہ جو کسی خاص طبقہ کے لے مختص نہیں بلکہ معاشرے کے ہر طبقہ کے لیے ہو گئ۔

5: بدعتوں کامقابلہ

آج کے مادہ پرست دور میں دین دار اور دینی اصولوں کے پابند لوگ بہت کم نظر آتے ہیں اور اکثر لوگ یا تو دین سے ناواقف ہیں یا تو من مانی منگھڑٹ بدعتوں کو دین کاجز قرار دے کر انکے پیچھے پھرتے ہیں؛ جوکہ حقیقت میں خدااور رسول (ص) کے ساتھ جنگ اور اپنے نفس کی خواہشات کے پیروی کرنا ہے[2]۔ لیکن امام مھدی کی دور حکومت میں آپ سنتوں کو دوبارہ زندہ اور بدعتوں کی بساط لپیٹ لیں گئے ؛ امام محمد باقر اس بارے میں فرماتے : وَ لَا يَتْرُكُ بِدْعَةً إِلَّا أَزَالَهَا وَ لَا سُنَّةً إِلَّا أَقَامَهَا[3] کوئی بھی بدعت ایسی نہیں ہو گئ جسکو جڑ سے اکھاڑ نہ پھینکیں اور کوئی بھی سنن ایسی نہیں ہو گئ جسکو زندہ نہ کریں ۔

6: امنیت

آج انسانی معاشرے کے پیکر پر جو سب سے بڑا زخم ہے جسکی وجہ سے بشر ہر جگہ بے چینی اور اضطراب کا شکار ہے وہ زندگی کے مختلف پہلو میں امنیت کا فقدان ہے؛ آج دنیا میں ہر کمزور اور ضعیف خواہ وہ افراد کی شکل میں ہو یا آقوام کی شکل میں ہو یا خطے کی شکل میں مالی اور جانی اور عرض و عزت نفس کی اعتبار سے

----

(1):-بحار؛ج52؛ص332

(2):-مزاان الحکمہ؛ح649

(3):-بحار الانوار (ط-بیروت)/ج55/92/. ص:61

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ہر اعتبار سے شیطانی اور استکباری عالمی طاقتوں کے پاوں کے نیچے دست وپنجہ نرم کر رہا ہے؛ لیکن امام حجت عج کی حکومت کے سائے میں نہ صرف انسانی معاشرے میں امنیت قائم ہوگی لوگوں کی جان ومال وعزت آبرو محفوظ ہو جائے گی بلکہ امنیت اور سالمیت کا دائرہ ھر جاندار اور ذی روح تک پھل جائے گا؛ پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں: زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا تاکہ لوگ اپنی فطرت کی جانب بازگشت کریں نہ کوئی ناحق خون بہے گا اور نہ کسی سوئے کو جگایا جائے گا[(1)]۔ نیز آنحضرت (ص) فرماتے ہیں ایک عورت ظلم وستم ناانصافی سے بے خوف وخطر ہو کر شب کو سفر کرے گئ.[(2)]

7: اقتصادی ترقی اور دولت کا عادلانہ تقسیم

وَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى ءَامَنُواْ وَ اتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ [(3)] اور اگر اہل قریہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرلیتے تو ہم ان کے لئے زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کو ان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا۔ بے شک ایک کامل نظام اور معاشرے کی پہچان صحیح اقتصاد کے اپر ڈپند ہے؛ اگر معاشرے میں مال ودولت اور مادی وسائل سے صحیح فائدہ اٹھایا جائے اور تقسیم دولت میں عدالت کا لحاظ رکھا جائے تو پھر اس معاشرے سے فقر و فاقہ ؛ محرومیت اور تنگ دستی کا خود بخود خاتمہ ہو جائے گا اور لوگ فطری طور پر دین اور معنویت کی طرف توجہ دیں گئے اور تقوای اختیار کرنے لگیں گے اور جب معاشرے با تقوای ہو جائے تو پروردگار عالم کا حتمی وعدہ محقق ہوگا اور زمین آسمان میں برکت اور رحمت کے دروازے کھول دیا جائے گا جیساکہ امیر المؤمنین علی اس نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوے فرماتے ہیں: ولو قام قائمنا لانزلت السماء قطرھا ولاخرجت الرض نباتھا [(4)]

----

(1): - لامامۃ والتبصرۃ ص 121 اور خصال؛ باب 400؛ ص 255

(2): - المعجم الکبیر؛ ج6؛ ص 179

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

(3):- اعراف: 96

(4):- خصال للصدوق ص626

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو حتماً آسمان سے بارشیں ہو گئی اور زمین دانہ اگائے گئی اسی طرح بعض روایات میں آیا ہے: وتظھر لہ الکنوز تمام خزانے انکے لیے ظاہر ہو جائیں گے [1] نیز پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں: وہ مال ودولت کو صحیح تقسیم کریں گے [2] اور معاشرے میں مال کا مساوات کے ساتھ تقسم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی فقیر اور محتاج نہیں رہے گا اور زکاۃ لینے والا تک نہیں ملے گا؛ چنانچہ آنحضرت (ص) اس بارے میں فرماتے ہیں: انکی حکومت میں مال کا ڈھیر لگ جائے گا [3] مذید یہ کہ خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی وبے نیازی سے بھر دے گا اسحد تک کہ حضرت اعلان کریں گے جسیے مال ودولت چاہیے وہ میرے پاس آئے 1 لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔ [4]

8: محرومیں اور مستضعفیں کی نجات

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مھدی کا قیام معاشرے میں عدالت کی برقراری اور سماج سے محرمیت کی بیخ کنی کے لیئے ہی ہوگا۔اسیلیے امیر المؤمنین فرماتے ہیں: حضرت مھدی ظھور کریں گے تو کوئی مسلمان غلام نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت اسے خرید کر آزاد کردیں نیز کوئیقرضدار نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت انکے قرض ادا کردیں گے [5] اسی طرح امام محمد باقر فرماتے ہیں: آپ سال میں دو مرتبہ لوگوں کو بخشش عنایت کریں گے اور مہینہ میں دو دفعہ ان کی روزی انہیں عطا فرمائے گا لوگوں کے درمیاں مساوات قائم کریں گے یہاں تک زکواۃ لینے والا کوئی نیاز مند نہیں ملے گا [6] خلاصہ یہ کہ حضرت حجۃ کی حکومت میں انسان اندرونی اور بیرونی لحاظ سے بے نیاز ہو جاے گا اور دولت کی عادلانہ تقسیم سے خود بخود انکے اندر قناعت آجائے گئی۔امید ہے کہ پرودرگار عالم جلد از جلد وہ دن دیکھنے کی توفیق عطا فرمائیں!

----

(1):-کمال الدین؛ج1 باب32 ح16 (2):-بحار؛ج51 ص81

(3):-مستدرک؛ج4ص558 (4):-المصنف؛عبدالرزاق؛ج1؛ص402

(5):-تفیر عیاشی؛ج1؛ص64 (6):-بحار؛ج52؛ح212

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

رجعت

سوال 19 : کیاامام مھدی کے قیام کرنے کے بعد مردہ لوگوں کے ایک گروہ رجعت کریں گے ؟

جواب : امام مھدی کے عالمی قیام کے بعد قیامت کے آنے سے پہلے لوگوں کے ایک گروہ کااسی دنیامیں پلٹ کر آناضروریات مذہب میں سے شمار ہوتا ہے ' سیّد مرتضی علم الھدی فرماتے ہیں: أنّ الذی تذھب الشـــیع الإمامیه أن الله تعال یعید عند ظھور مام الزمان المھدی ع قوما ممن ان قد تقدم موته من شیعته لیفوزوا بثواب نصرته و معونته و مشاھده دولته و یعید ایضـــا قوما من عدائه لینتقم منھم فیلتذوا بما یشـــاھدون من ظھور الحق و علو لم ھله[1]شیعہ امامیہ کے اعتقادات میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالی امام مھدی کے ظھور کے وقت شیعوں کے ایک گروہ کو جو پہلے مرچکے ہوں گئےانکو دوبارہ پلٹایا جائے گاتاکہ امام زمانہ کی مدد اور نصرت کا ثواب انکے نصیب میں ہونے کے ساتھ ساتھ انکی حکومت کا مشاہدہ کرکے خوش حال ہوں نیز انکے دشمنوں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کرکے دنیامیں بیجھ دیے گاتاکہ انسے انتقام لے سکے : رجعت عالم مادی میں کلی طورپر قیامت کے دن حیات نو سے مشابہت رکھتا ہے اسیلے جناب آلوسی آہل سنت کے مشہور مفسر کہتے ہیں: وکون الاحیاء بعد الاماته والارجاع الی الدنیا من الامور المقدوره له عزّوجل ممّا لا نستطیع فیه کبشـان لاّ انّ الکلام فی وقوعه ... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونااور دنیاکی طرف پلٹنا ایسے امور میں سے ہیں جوخداکی قدرت کے مطابق ہے کہ کوئی بھی شخص اس میں شک وشبہ نہیں رکھتا صرف اسکے واقع ہونے میں بحث ہے ـ لہٰذاایک طرف عقلی نکتہ نظر سے دیکھا

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

جائے تو جس طرح جناب آلوسی فرماتے ہیں رجعت ایک ممکن امر ہے اگر خداوند عالم ارادہ کے لیے تو اسمیں تعجب کی کوئی گنجائش نہیں

----

(1):- بحار الانوار ط- بیروت/ج53/138/ص:138

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

دوسری طرف قرآن کریم نے متعدد آیات میں مختلف مقامات متعدد افراد کے مرنے کے بعد دوبارہ پلٹ کر آنے کا تذکرہ کیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ کی 243 آیت جس پروردگار عالم اپنے رسول کو یوں یاد دھانی کراتا ہے۔ *

الم ترِ الی الذِین خرجوا مِن دِیارِھِم و ھم الوف حذر الموتِ فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم[1] کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے تھے؟ اللہ نے ان سے فرمایا: مر جا، پھر انہیں دبارہ زندہ کر دیا۔

جناب سیوطی فرماتے ہیں: انکی تعداد ستّر ہزار سے بھی زیادہ تھے ان پر موت آنے کے بعد مدت تک ایسی حالت میں پڑھے رہے یہاں تک بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی جنکا نام حزقیل تھا انکا وہاں سے گزر ہوا تو انھوں نے اس حالت کو دیکھ کر عرض کیا بارے الہی اگر ممکن ہے تو انکو دوبارہ زندہ کردے للہ تعالی نے انکی دعا مستجاب کی اور انھیں دوبارہ زندہ کیا اور ایک مدت کے بعد طبیعی اموات سے اس دنیا سے رخصت ہوئے[2] اسی طرح پروردگار عالم حضرت عیسی کے زبانی یوں حکایت کرتا ہے: واحِی الموت باذانِ اللہِ[3]. اور میں اللہ کے حکم سے اور مردے کو زندہ کرتا ہوں: تفاسیر کی مشہور کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت عیسی نے اپنے دوست عاز کو زندہ کیا نیز ضعیف العمر عورت کے فرزند کی زندگی کو پلٹایا اور ایک لڑکی کو بھی زندہ کیا یہ تینوں زندہ ہونے کے بعد بہ قید حیاۃ تھے اور اپنے بعد اپنی یادگار اولاد کی شکل میں چھوڑ گئے[4] اسی طرح ابن عباس کی مشہور روایت آنخضرت (ص) سے جس میں رسول صلعم نے اصحاب کھف کے پلٹ کر آنے کے بارے میں خبر دی ہے[5]

----

(1):-بقرہ:

(2):-درالمنثور ج2ص792/کشاف'ج1ص286

(3):-آلعمران:

(4):-ترسم الجلالس'ج/1ص/73

(5):-الطرائف ج1/ص83)(العمدہ/ص373

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اجمالی فہرست

مقدمہ

مہدویت اور امام مہدی

سوال نمبر 1 : مہدویت کیا ہے اور کہاں سے شروع ہوئی ہے ؟

سوال نمبر 2: عقیدہ مھدویت اور امام مہدی کے درمیان کیا رابطہ ہے ؟

سوال نمبر 3: کیا اہل سنت علماء امام مہدی کے متعلق احادیث کے صحیح اور متواتر ہونے کا قائل ہیں ؟

سوال نمبر 4: کیا مہدویت پر اسلام کے علاوہ دوسرے دینی اور مادی ادیان اور مکاتب فکر بھی عقیدہ رکھتے ہیں کیا دلیل ہے ؟

سوال نمبر 5: کیا اہل سنت علماء میں سے کوئی امام مہدی کے امام حسن العسکریؑ کے بیٹا ہونے اور انکی ولادت کے قائل ہیں ؟

سوال نمبر 6: کیا قرآن کریم میں مھدویت اور امام مھدیؑ کے متعلق کوئی صریح گفتگو ہوئی ؟

سوال نمبر 7: امام مہدیؑ کا پیغمبر اکرم (ص) کے وصی اور خلیفہ ہونے پر کیا دلیل ہے ؟

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

عصر غیبت

سوال نمبر 8: غیبت امام عصر کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہاں سے شروع ہوئی ؟

سوال نمبر 9: فلسفہ غیبت کیا ہے ؟

سوال نمبر 10: اگر حضرت مھدی امام عصر اور حجت خدا ہیں تو امام اور ہادی کو چاہیے لوگوں کے درمیاں رہیں تاکہ لوگ انکی امامت کی سایے میں ہدایت حاصل کر سکے لیکن جو امام مخفیانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو تو ایسے امام اور ہادی کے ہونے سے نہ ہونا بہتر نہیں ہے ؟

سوال نمبر 11: بعض روایات میں امام زمانہ عجل للہ فرجہ کو عصر غیبت میں خورشید پنہان سے تشبیہ دی ہے اس تشبیہ کے کیا راز ہو سکتی ہے ؟

سوال نمبر 12: یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک انسان ہزار سال سے زیادہ زندہ رہے ؟

سوال نمبر 13: غیبت کبری کی دور میں جب حجت خدا غیب کی پردے میں ہیں تو ہماری کیا کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

سوال نمبر 14: کیا عصر غیبت میں حضرت مھدی سے ملاقات ممکن ہے اگر ممکن ہے تو کیسے ؟

سوال نمبر 15: انتظار کیا ہے؟ اور اسکا صحیح معنی بیان کیجیے ؟

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

عصر ظہور

سوال نمبر 16: کیاامام زمانہ حضرت مہدی منجی عالم بشریت کے ظہور پر شیعہ سنی سب متفقہ عقیدہ رکھتے ہیں ؟

سوال نمبر 17: حضرت امام مھدی کے ظہور کی نشانیاں اور شرائط کیا ہیں ؟

امام مھدی کی حکومت

سوال نمبر 18: امام مھدی کی حکومت کیسی ؟کہاں اور کن کن خصوصیت کے حامل ہو گی ؟

رجعت

سوال 19: کیاامام مھدی کے قیام کرنے کے بعد مردہ لوگوں کے ایک گروہ رجعت کریں گے ؟

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com